فضیلتِ اعمال

مصنف

امام ابو عبد اللہ ضیاء الدین محمد بن عبد الواحد بن احمد السعدی

مترجم

محمد عبد الاحد قادری

قادری رضوی کتب خانہ۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور

فضیلتِ اعمال

مصنف

امام ابو عبداللہ ضیاء الدین محمد بن عبدالواحد بن احمد السعدی

مترجم

محمد عبدالاحد قادری

قادری رضوی کتب خانہ۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور

Phone
0333-4383766
042-7213575

نام کتاب: فضیلت اعمال

مصنف: امام ابوعبداللہ ضیاء الدین محمد بن عبدالواجد بن احمد اسعدی (المتوفی: ۶۴۳ ہجری)

مترجم: مولانا محمد عبدالاحد قادری

پروف ریڈنگ: محمد فاروق صدیقی

کمپوزنگ: محمد اشفاق منیر قادری

اشاعت اول: 2006ء ، ۱۴۲۷ ہجری

تحریک: چوہدری ممتاز احمد قادری

ناشر: چوہدری عبدالمجید قادری

صفحات: 240

ہدیہ:

قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور

فون: 042-7213575 0333-4383766

حسن ترتیب

نشان منزل

علامہ محمد منشاء تابش قصوری
مدرس جامعہ نظامیہ لاہور

تذکار مصنف

''انما الا عمال بالنیات''

''ایمان کے بعد اعمال کو اولیت حاصل ہے ایمان کا حسن و جمال اعمال ہیں''

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

قرآن و سنت میں اعمال پر زور دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین امنوا و عملوا الصلحت و اتوا صوا بالحق و اتوا صو ابالصبر

رب کریم فرماتا ہے میرے حبیب! مجھے آپ کے زمانے کی قسم بے شک انسان خسارے میں ہیں مگر وہ جو ایمان لائے اور عمدہ و صالح اعمالا بجا لائے ہیں حق کی تبلیغ کی اور صبر کو اختیار کر لیا۔ وہ خسارے اور نقصان سے محفوظ ہیں۔

یوں بے شمار آیات مبارکہ اور احادیث شریفہ میں اعمال پر زور دیا گیا ہے جن اکابر اسلام نے فضائل پر بکثرت تصانیف سے امت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی رہنمائی فرمائی، ان مقبول ترین شخصیات میں حضرت علامہ مولانا ابوعبداللہ ضیاء الدین محمد بن عبدالواحد المقدسی رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی اسم گرامی تواریخ کے صفحات میں محفوظ ہے۔

حضرت علامہ ضیاء الدین علیہ الرحمۃ ملک شام کے مشہور اہل علم و قلم سے ہیں، جن کی تاریخ ولادت ۵۶۹ جمادی الاولیٰ ہجری/ ۱۱۴۷ء ہے۔ آپ علوم و فنون اسلامیہ کے حصول میں دور دراز کے سفر اختیار فرمائے۔ مصائب و آلام کا بھی سامنا

کرنا پڑا۔ پانچ صد سے زائد اساتذہ کرام سے استفادہ کی سعادت حاصل کی۔

چونکہ آپ شریعت محمدیہ علیہ التحیۃ الثناء کے خود عشق کی حد تک پابندی فرماتے تھے اسی غرض کے پیش نظر انہوں نے نبی کریم ﷺ کے امتیوں کو بھی عمل کی راہ پر گامزن رکھنے کیلئے زیر نظر کتاب ''فضیلت اعمال'' تصنیف فرمائی جس میں تقریباً ۷۰۰ (سات سو) احادیث مصطفیٰ ﷺ کو درج فرمایا جو نہ صرف عوام بلکہ خواص بھی اس نایاب کتاب سے پورا پورا استفادہ کر سکتے ہیں۔

یہ تصنیف لطیف عربی میں تھی جسے حضرت مولانا علامہ الحافظ القاری محمد عبدالاحد قادری زید مجدہٗ نے اسے نہایت سہل اور آسان اردو زبان میں ترجمہ فرمایا۔ موصوف اس سے قبل بھی متعدد کتب کے تراجم فرما چکے ہیں۔ جو بہت مقبول ہوئے۔ ''فضیلت اعمال'' اپنی نوعیت کی واحد کتاب ہے جسے عزیز القدر چودھری عبدالمجید قادری بانی قادری رضوی کتب خانہ داتا گنج بخش روڈ لاہور شائع کرنے کی نعمت عظمیٰ حاصل کر رہے ہیں۔

الحمد للہ تعالیٰ علی منہ و کرمہ، قادری رضوی کتب خانہ بڑی مختصری عمر میں نامور کتب خانوں میں اپنا مقام بنالیا ہے۔ یہ ان کے خلوص کا عمدہ کارنامہ ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا محمد عبدالاحد قادری اور قادری رضوی کتب خانہ کی خدمات کو باریابی کا شرف عطا فرمائے نیز اہل محبت سے خراج تحسین و تبریک حاصل کرتے رہیں۔ آمین ثم آمین

بجاہ طٰہٰ و یٰسین و علیٰ الہ و صحبہ و بارک وسلم

محمد منشا تابش قصوری

۱۹ صفر المظفر ۱۴۲۷ھ

۲۰ مارچ ۲۰۰۶ء (دوشنبہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا لِلْاِ یْمَانِ وَالْاِسْلَامِ وَالصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ نَّبِیِّہِ الَّذِیْ اسْتَنْقَذَ نَا بِہٖ مِنْ عِبَادَۃِ الْاَوْثَانِ وَالْاَ صْنَامِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہِ النُّجَبَاءِ الْبَرَرَۃِ الْکِرَام

ترجمہ: ''تمام تعریفیں اللہ کیلئے جس نے ہمیں ایمان اور اسلام کی ہدایت فرمائی اور درود وسلام ہو اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں بت پرستی سے بچایا اور آپ کے نجیب، متقی اور کریم اہل بیت اور صحابہ پر۔''

وضو کی فضیلت

وضو سے گناہ دھل جاتے ہیں:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اچھی طرح وضو کرے تو اس کے تمام جسم سے گناہ جھڑ جاتے ہیں، حتی کہ ان کے ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ جھڑ جاتے ہیں۔

﴿مسلم﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بندہ مومن جب وضو کرتا ہے اور چہرہ دھوتا ہے تو پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ اس کے چہرے کے گناہ بھی دھل جاتے ہیں جو اس نے آنکھ کے ذریعہ دیکھنے سے کیے ہیں پھر جب دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھ سے جو گناہ کیے ہوتے ہیں، سب پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ ختم ہو جاتے ہیں اور جب پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں سے چل کر جتنے گناہ کیے ہوتے ہیں وہ سب پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ دھل جاتے ہیں۔

تمام جسم کے گناہ ختم:

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو بھی شخص وضو کرنے کیلئے پانی کے قریب ہوتا ہے اور اس پانی سے کلی کرتا ہے اور ناک میں پانی ڈالتا ہے، ناک جھاڑتا ہے تو اس کے چہرہ، منہ اور ناک کے گناہ دھل جاتے ہیں، پھر جب اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق چہرہ دھوتا ہے تو تمام چہرہ کے گناہ داڑھی کے کنارہ سے پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ دھل جاتے ہیں اور جب دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھوتا ہے تو اس کے ہاتھ کے حتیٰ کہ پوروں تک کے گناہ دھل جاتے ہیں پھر جب سر کا مسح کرتا ہے، پانی کے ساتھ سارے بالوں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، پھر دونوں پاؤں دھونے پر پاؤں کے تمام گناہ دھل جاتے ہیں، اگر وضو کے بعد نماز میں کھڑا ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور اس کی شان کے مطابق اس کی عظمت و بزرگی بیان کرتا ہے، اور دل کو خالص اللہ تعالیٰ کیلئے فارغ کر لیتا ہے تو وہ گناہوں سے ایسے پاک اور صاف ہو جاتا ہے جیسا کہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے دن تھا۔

﴿مسلم﴾

بلندی درجات کا عمل:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں گناہوں کو معاف کرنے والے اور درجات کو بلند کرنے والے اعمال نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ضرور ارشاد فرمائیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

(۱) مشقت اور ناگواری کے باوجود اچھی طرح وضو کرنا۔ (۲) مسجد میں کثرت سے آنا جانا۔ (۳) ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔

آپ نے فرمایا: پس تم اس پر جمے رہو، تم اس پر جمے رہو۔

﴿مسلم﴾

وضو کے بعد کلمہ شہادت کی فضیلت

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے اور بعد فراغت وضو یہ دعا پڑھے تو اس کے اعزاز میں جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے:

تشہد یہ ہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَ جْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ

ترجمہ: ''میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور یقیناً حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک لوگوں میں بنا دے۔''

﴿مسلم﴾

اذان اور مؤذن کی فضیلت

مؤذن کی یوم قیامت شہادت:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مؤذن کی آواز انسان اور جنات جس کسی چیز تک پہنچتی ہے، وہ مؤذن کیلئے یوم قیامت گواہی دیں گے۔

﴿بخاری﴾

صف اول اور اذان کی فضیلت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو صف اول اور اذان کا ثواب معلوم ہو جائے تو وہ قرعہ اندازی کے بغیر حاصل نہ ہو سکے تو اس کے حصول کیلئے قرعہ اندازی کریں اور اگر لوگوں کو اول وقت میں نماز پڑھنے کی فضیلت کا علم ہو جائے تو اس کیلئے دوڑ لگائیں، اور اگر نماز فجر وعشاء کے ثواب کا پتہ چل جائے تو اس کیلئے ہر حال میں حاضر ہوں چاہے انہیں سرین کے بل چل کر ہی کیوں نہ آنا پڑے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

شفاعت واجب:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اذان سنکر مندرجہ ذیل کلمات کہے، اس کیلئے یوم قیامت میری شفاعت واجب ہوگئی۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَ نِ لْوَسِيْلَةَ وَ الْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ، بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

ترجمہ: ”اے اللہ! اے اس دعوت کامل اور کھڑی ہونے والی نماز کے مالک تو محمد مصطفیٰ (ﷺ) کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور ان کو اس مقام محمود پر پہنچا دے جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔

﴿بخاری﴾

جہنم سے آزادی کا عمل:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ثواب کی نیت سے سات سال اذان دے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم

سے برأت لکھ دیتا ہے۔

﴿ترمذی﴾

مؤذن کا جواب دینے کی فضیلت:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم مؤذن سے اذان کے کلمات سنو تو تم بھی وہی کلمات کہو اور پھر مجھ پر درود شریف پڑھو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اس پر دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں، پھر میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دعا کرو، اس لیے کہ وسیلہ جنت میں ایک مقام و منصب ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے کسی خاص بندے کو دے گا اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ خاص بندہ میں ہوں گا، پس جو شخص میرے لیے وسیلہ کی دعا کرے گا وہ میری شفاعت کا حقدار ہوگا۔

﴿مسلم﴾

جنت میں داخل ہونے کا عمل:

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جب مؤذن "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہے تو اس کے جواب میں سننے والا بھی "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہے اور "اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کے جواب میں "اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کہے اور "اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہِ" کے جواب میں "اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہِ" کہے اور "حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ" کے جواب میں "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ" اور اسی طرح "حَیَّ عَلَی الْفَلَاح" کے جواب میں بھی "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ" کہے، اور "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کے جواب میں "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" اور "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کے جواب میں "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کہے۔ غرضیکہ مؤذن کے کلمات کا جواب جو بھی صدق دل سے دے گا، وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔

﴿مسلم﴾

گناہوں کی مغفرت کا عمل:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص بھی اذان سن کر یہ کلمات کہے گا اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلاً وَ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا

ترجمہ: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں نے اللہ کو اپنا رب اور محمد ﷺ کو اپنا رسول اور اسلام کو اپنا دین پسند کر لیا۔

﴿مسلم﴾

یوم قیامت لمبی گردن والے:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اذان دینے والے یوم قیامت لمبی گردن والے ہوں گے۔

﴿مسلم﴾

مؤذن کی مغفرت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اذان دینے والے کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے وہاں تک اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور مؤذن کیلئے ہر تر اور خشک چیز گواہی دیگی اور نماز کیلئے جماعت میں حاضر ہونے والے کیلئے پچیس نمازوں کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ اور اس عمل کی وجہ سے دو نمازوں کے درمیان کی خطاؤں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

﴿ابوداؤد﴾

مؤذن کیلئے جنت واجب:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص

نے بارہ سال اذان دی، اس کیلئے جنت واجب ہوگئی اور مؤذن کو ہر روز اذان کے بدلہ میں ساٹھ نیکیاں ملتی ہیں اور اقامت کے بدلہ میں تیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔

﴿ابن ماجہ﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اذان دی جب وہ خاموش ہوگئے تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو بھی شخص مؤذن کے کلمات کے جواب میں وہی کلمات یقین کے ساتھ کہے گا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

﴿نسائی﴾

اذان واقامت کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی۔ (یعنی قبول ہوتی ہے۔)

﴿ابوداؤد، نسائی، ترمذی﴾

تعمیر مسجد کی فضیلت

جنت میں گھر:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے مسجد بنائے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں اس کے مانند گھر بناتا ہے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے ذکر کیلئے مسجد بنائے تاکہ اس میں اس کی یاد ہو،

اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بناتا ہے۔

﴿ابن ماجہ﴾

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص قطاۃ پرندہ کے گھونسلے کے برابر یا اس سے بھی چھوٹی مسجد بنائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بناتا ہے۔

﴿ابن ماجہ﴾

مسجد کی صفائی کرنے کی فضیلت:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے سامنے میری امت کا اجر وثواب پیش کیا گیا حتی کہ مسجد سے کوڑا نکالنے کا اجر بھی پیش ہوا، اور مجھ پر میری امت کے گناہ بھی پیش کیے گئے۔ میں نے اس سے بڑا گناہ نہیں دیکھا کہ آدمی قرآن پاک کی کوئی سورت یا آیت یاد کر کے پھر اسے بھول جائے۔

﴿ابوداؤد﴾

مسجد کی طرف جانے اور باجماعت نماز کی فضیلت

نماز کا انتظار:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدمی کی وہ نماز جو باجماعت پڑھی گئی ہو، اس نماز سے جو گھر یا بازار میں اکیلے پڑھی ہو، پچیس گنا زیادہ اجر وثواب رکھتی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ آدمی جب وضو کرتا ہے اور وضو کو کمال درجہ تک پہنچا دیتا ہے، پھر مسجد کی طرف صرف نماز کے ارادے سے چلتا ہے اور کوئی ارادہ اس کے ساتھ شامل نہیں ہوتا تو جو قدم بھی رکھتا ہے اس کی وجہ سے ایک نیکی بڑھ جاتی ہے، اور ایک خطا معاف ہو جاتی ہے اور پھر نماز پڑھ کر اسی جگہ بیٹھا رہتا ہے

تو فرشتے اس کیلئے مغفرت اور رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور جب تک آدمی نماز کے انتظار میں رہتا ہے اسے نماز کا ثواب ہی ملتا رہتا ہے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

باجماعت نماز:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ باجماعت نماز اکیلے نماز سے ستائیس درجہ زیادہ ہوتی ہے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

دور سے نماز باجماعت کیلئے آنے کی فضیلت:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سے نماز کے بارے میں وہ لوگ اجر وثواب میں بڑھے ہوئے ہوتے ہیں جو جماعت کیلئے جتنی زیادہ دور سے آتے ہیں، اجر میں وہ اتنے ہی زیادہ بڑھے ہوئے ہیں اور جو شخص اس لیے انتظار کرتا ہے تاکہ امام کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھے، اس کا اجر وثواب زیادہ ہے، اس سے جو اکیلا نماز پڑھ کر سو جائے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

تمام رات اللہ کی عبادت:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ جس شخص نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی، گویا اس نے آدھی رات اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور جو نماز فجر بھی باجماعت ادا کرے تو گویا اس شخص نے تمام رات اللہ تعالیٰ کی عبادت کی۔

﴿مسلم﴾

مسجد پیدل جانے کا اجر:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص مسجد سے اتنی دور رہتے تھے کہ میرے علم میں اتنا دور کوئی اور نہیں رہتا تھا مگر کبھی کوئی نماز ان کی باجماعت فوت

نہیں ہوتی تھی، ان سے کہا گیا یا میں نے ہی ان سے کہا کہ آپ گدھا خرید لیں تا کہ سردی اور گرمی میں اس پر سوار ہو کر آیا کریں تو انہوں نے کہا مجھے یہ پسند نہیں کہ میرا مکان مسجد کے ساتھ ہو۔ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ میں مسجد پیدل آؤں اور گھر پیدل واپس جاؤں، تا کہ اس چلنے پر بھی مجھے ثواب ملے۔ یہ سن کر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''یقیناً اللہ تعالیٰ نے تیرے آنے جانے کا اجر و ثواب تیرے لیے جمع کر دیا ہے۔''

﴿مسلم﴾

ہر قدم پر درجہ بڑھ جاتا ہے:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا گھر مسجد سے کافی دور تھا میں نے ارادہ کیا کہ اس کو فروخت کر دوں اور مسجد کے قریب گھر خرید لوں۔ پس حضور نبی کریم ﷺ نے منع کر دیا اور فرمایا کہ تمہارے لیے ہر قدم پر درجہ بڑھا دیا جاتا ہے۔

﴿مسلم﴾

درجات کی بلندی:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے گھر سے وضو کر کے اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر یعنی مسجد کی طرف جائے تا کہ اللہ کے فرائض میں سے کوئی فریضہ ادا کرے تو اس کے پہلے قدم پر خطا معاف کر دی جاتی ہے اور دوسرے قدم پر درجہ بلند کیا جاتا ہے۔

﴿مسلم﴾

جنت میں ضیافت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ جو لوگ صبح و شام مسجد جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کیلئے ہر مرتبہ جنت میں ضیافت کی جاتی ہے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

حج وعمرہ کا ثواب:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے گھر سے باوضو فرض نماز ادا کرنے کیلئے جاتا ہے، اس کا اجر احرام باندھ کر حج کرنے والے کی طرح ہے اور جو شخص نماز چاشت ادا کرنے کیلئے جاتا ہے اور اس کی نیت اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوتی تو اس کو عمرہ کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے اور ایک نماز سے دوسری نماز کے درمیان میں کوئی لغوبات نہ ہو تو اس کا نام علیین میں لکھ دیا جاتا ہے۔

﴿ابوداؤد﴾

تاریکی میں مسجد جانا:

حضرت بریدہ بن الحصیب الاسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رات کی تاریکی میں مسجد کی طرف جانے والوں کو یوم قیامت کامل نور کی خوشخبری سنادو۔

﴿ابوداؤد، ترمذی﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رات کی تاریکی میں مسجد جانے والے اللہ تعالیٰ کی رحمت میں غوطہ لگانے والے ہیں۔

﴿ابن ماجہ﴾

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رات کی تاریکی میں مسجد جانے والوں کو یوم قیامت مکمل نور کی خوشخبری سنادو۔

﴿ابن ماجہ﴾

صف اوّل کی فضیلت

فرشتوں کی صف اوّل:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک دن صبح کی نماز کے بعد حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فلاں ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: نہیں۔ پھر فرمایا: فلاں ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: وہ بھی نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سب نمازوں میں یہ دو نمازیں (فجر و عشاء) منافقین پر بھاری ہیں، اگر تمہیں اس کے بارے میں معلوم ہو جائے اور اس کیلئے تمہیں گھٹنے کے بل چل کر آنا پڑے تو بھی دریغ نہ کرو، اور پہلی صف فرشتوں کی صف اول کی طرح ہے اگر تمہیں اس کی فضیلت کا علم ہو جائے تو تم اس کیلئے دوڑو، اور دو آدمیوں کی جماعت سے نماز اکیلی نماز سے افضل ہے اور تین آدمیوں کی جماعت سے نماز دو آدمیوں کی جماعت سے افضل ہے اور جتنی جماعت کی کثرت ہوگی، وہ اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہوگی۔

﴿ابوداؤد، ابن ماجہ﴾

اگر صف اول کے اجر کا علم ہو:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم لوگوں کو صف اوّل کے اجر و ثواب کا علم ہو جائے تو اس کیلئے قرعہ اندازی کرو۔

﴿مسلم﴾

عورتوں کیلئے صف آخر افضل ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مردوں کی صفوں میں سب سے افضل صف اول ہے اور کم درجہ صف آخر ہے اور عورتوں کی سب سے افضل صف آخر ہے اور کم درجہ اول صف ہے۔

﴿مسلم﴾

عورتوں کیلئے نماز کمرے میں پڑھنا افضل ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عورت کی نماز گھر کے صحن سے گھر کے اندر کمرے میں پڑھنا افضل ہے اور گھر سے گھر کے اندر کوئی کوٹھڑی میں پڑھنا بہتر ہے۔

﴿ابوداؤد﴾

آمین کہنے کی فضیلت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب امام نماز میں آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ ہو جائے گی، تو اس کے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

﴿بخاری، مسلم﴾

"رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ" کی فضیلت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب امام "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" کہے تو تم "اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَ لَکَ الْحَمْدُ" کہو اس لیے کہ جسکی تحمید فرشتوں کی تحمید کے ساتھ ہو جائے گی، اس کے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

﴿بخاری، مسلم﴾

پنج گانہ نماز کی فضیلت

دروازہ پر نہر جاری ہو:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر جاری ہو جس میں روزانہ پانچ مرتبہ وہ غسل کرتا ہو تو

کیا اس کے جسم پر کچھ میل کچیل باقی رہ جائے گی؟

صحابہ کرام نے عرض کیا کہ کچھ بھی میل نہیں رہے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بالکل یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ خطاؤں کو دھو دیتا ہے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

گناہوں کا کفارہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پانچ نمازیں اور جمعۃ المبارک کی نماز سے جمعۃ المبارک کی نماز تک اور رمضان المبارک سے دوسرے رمضان المبارک تک خطاؤں کیلئے کفارہ ہیں، بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے پرہیز کیا جائے۔

﴿مسلم﴾

گناہ معاف:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور فرض نماز کیلئے مسجد کی طرف جائے اور باجماعت نماز ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے اور آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق مکمل وضو کرے اور فرض نمازیں ادا کرے تو درمیان کے گناہوں کو نمازیں ختم کر دیتی ہیں۔

﴿مسلم﴾

حجۃ الوداع میں خطبہ نبوی:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرمایا۔

"اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو، پانچ وقت کی نماز ادا کرو، رمضان المبارک کے روزے رکھو، زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے حاکم کی اطاعت کرو تو

اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔"

﴿ترمذی﴾

جمعۃ المبارک کی فضیلت

بہترین دن:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بہترین دن جس پر آفتاب طلوع ہوتا ہے وہ جمعۃ المبارک کا دن ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن جنت میں داخل ہوئے اور اسی دن جنت سے نکالے گئے اور قیامت بھی جمعہ کے دن ہی قائم ہوگی۔

﴿مسلم﴾

جمعہ کے دن کثرت سے درود پڑھنا:

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے دنوں میں افضل دن جمعہ کا دن ہے، اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور ان کا وصال بھی اسی دن ہوا، اسی دن صور پھونکا جائے گا اور لوگوں کا حشر بھی اسی دن ہوگا۔ اس لیے جمعۃ المبارک کے دن کثرت سے مجھ پر درود پاک بھیجا کرو، کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

راوی کہتا ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہمارا درود پاک آپ ﷺ پر کیسے پیش ہوگا، حالانکہ وصال کے بعد آپ تو مٹی ہو گئے ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام کو حرام کر دیا ہے۔ (یعنی انبیاء کے جسم کو زمین کھا نہیں سکتی۔)

﴿ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ﴾

جمعہ کے دن غسل اور خوشبو لگانا:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور اچھی طرح پاک وصاف ہو اور تیل و خوشبو لگائے پھر مسجد کی طرف جائے اور (صف میں بیٹھے ہوئے) دو آدمیوں کو ہٹائے بغیر جہاں جگہ مل جائے بیٹھ جائے اور حسب طاقت نوافل پڑھے اور امام جب خطبہ پڑھے تو خاموش رہے، تو اس کے اس جمعہ سے اگلے جمعہ تک کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

﴿بخاری﴾

اول وقت میں جمعہ کیلئے جانے کی فضیلت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن اچھی طرح غسل کیا، پھر جمعہ کیلئے گیا اس نے گویا کہ راہِ خدا میں اونٹ ذبح کیا اور جو دوسری گھڑی میں جمعہ کیلئے گیا، اس نے گویا گائے ذبح کی اور جو اس کے بعد جمعہ کیلئے جائے گویا سینگ والا دنبہ ذبح کیا اور جو اس کے بھی بعد جائے، اس نے گویا مرغی صدقہ کی اور جو بالکل تاخیر سے آخری وقت جمعہ کیلئے جائے تو اس نے گویا کہ انڈا راہِ خدا میں صدقہ کیا اور جب خطیب جمعہ کیلئے نکلتا ہے تو فرشتے حاضر ہو کر خطبہ سنتے ہیں۔

﴿بخاری، مسلم﴾

خاموشی سے خطبہ سننا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اچھی طرح وضو کر کے نماز جمعہ کیلئے مسجد کی طرف جائے اور خاموشی سے خطبہ سنے تو اس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ اور مزید تین دن کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جس نے خطبہ کے درمیان کنکریوں کو ٹھیک کیا، اس نے گویا لغو کام کیا۔ (اہل عرب قدیم زمانہ میں پہلے صفوں کی جگہ کنکریاں بچھاتے تھے۔)

ہر قدم پر سال کے روزوں کا ثواب:

حضرت اوس بن ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن خود غسل کرے اور اہل و عیال کو بھی غسل کرائے اور صبح جلدی مسجد میں جائے اور امام کے قریب بیٹھے اور کوئی لغو کام نہ کرے تو اس کا یہ عمل ہر قدم پر ایک سال کے روزے اور قیام کے برابر ہے۔

﴿ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ﴾

جمعہ کے دن مبارک گھڑی:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بے شک جمعہ کے دن ایک ایسی مبارک گھڑی ہے کہ جو بھی مسلمان اس میں نماز پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے خیر و بھلائی کا سوال کرے گا تو اللہ ضرور قبول فرمائے گا اور آپ ﷺ نے اس گھڑی کا اپنے ہاتھ سے بہت معمولی ہونا بتایا۔ (یعنی بہت مختصر مبارک لمحہ ہوتا ہے۔)
﴿بخاری، مسلم﴾

مبارک گھڑی کب ہوتی ہے:

حضرت ابو بردہ بن حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ آپ نے اپنے والد صاحب سے جمعہ کی مبارک گھڑی کے بارے میں حضور نبی کریم ﷺ کی حدیث سنی ہے؟ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! میں نے سنا، آپ فرماتے تھے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ وہ گھڑی جمعہ کے دن امام کے خطبہ شروع کرنے سے نماز مکمل ہونے کے درمیان میں ہے۔

﴿مسلم﴾

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یقیناً جمعہ کے دن ایک ایسی مبارک گھڑی ہے اگر اس میں بندہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی دعا کرے ضرور قبول ہوگی۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! وہ گھڑی کب ہے؟ آپ نے

فرمایا: نماز شروع ہونے سے ختم ہونے تک ہے۔ (جو بھی دعا کا مطلب یعنی جائز دعا)

﴿ابن ماجہ، ترمذی﴾

جمعہ کو جمعہ کہنے کی وجہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بارگاہ نبوی ﷺ میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! جمعہ کے دن کو کس وجہ سے جمعہ کہا جاتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس لیے کہ اسی دن تمہارے باپ حضرت آدم علیہ السلام کی مٹی کو جمع کیا گیا اور اسی دن قیامت قائم ہوگی اور لوگوں کی بعثت بھی اسی دن ہوگی اور جمعہ کے دن کی آخری تین گھڑیوں میں ایک گھڑی ایسی بھی ہے کہ اس میں بندہ جو بھی دعا کرے قبول ہو جاتی ہے۔

﴿احمد﴾

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے بارہ گھنٹے ہیں، اس میں ایک ایسی مبارک گھڑی ہے کہ مسلمان بندہ اس میں اللہ سے جو دعا مانگے گا وہ ضرور عطا کرے گا، اس گھڑی کو دن کے آخری حصہ میں عصر کے بعد تلاش کرو۔

﴿ابوداؤد، نسائی﴾

نماز کی سنتوں کی فضیلت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ فجر کی دو رکعت (سنت) دنیا اور جو کچھ اس میں ہے ان سب سے بہتر ہے۔

﴿مسلم﴾

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص بھی دن اور رات کی بارہ رکعت سنت کی پابندی کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا، نماز ظہر کے فرض سے پہلے چار رکعت اور بعد میں دو رکعت اور مغرب کے بعد دو

رکعت اور عشاء کے بعد دو رکعت اور دو رکعت فجر کے فرض سے پہلے۔

﴿نسائی، ابن ماجہ، ترمذی﴾

ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ظہر کے فرض سے پہلے چار رکعت اور بعد نماز ظہر چار رکعت کی پابندی کرے گا تو اس پر اللہ تعالیٰ جہنم کو حرام فرما دیتا ہے۔

﴿ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ترمذی﴾

نماز چاشت کی فضیلت

نبی کریم ﷺ کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو وصیت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل حضور نبی کریم ﷺ نے تین باتوں کی وصیت فرمائی:

(۱) ہر مہینے میں تین روزے رکھنا۔ (۲) چاشت کی دو رکعت نماز نفل پڑھنا۔ (۳) اور سونے سے پہلے نماز وتر پڑھ لینا۔

﴿بخاری، مسلم﴾

ہر دن جسم کے ہر جوڑ پر صدقہ لازم ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر روز صبح انسان کے جسم کے ہر جوڑ پر صدقہ لازم ہو جاتا ہے۔ صدقہ کی وضاحت کرتے ہوئے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "**سبحان اللہ**" کہنا صدقہ ہے، "**الحمد للہ**" کہنا، "**لا الہ الا اللہ**" کہنا، اور "**اللہ اکبر**" کہنا یہ سب صدقہ کے قائم مقام ہے، اسی طرح امر بالمعروف و نہی عن المنکر صدقہ ہے اور ان سب کے قائم مقام دو رکعت چاشت کی نماز ہے۔

﴿مسلم﴾

نبی کریم ﷺ کی حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کو وصیت:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے محبوب حضور نبی کریم ﷺ نے تین باتوں کی وصیت فرمائی جس کو میں زندگی بھر نہیں چھوڑوں گا۔

(۱) ہر مہینے تین روزے رکھنا۔ (۲) چاشت کی دو رکعت نماز نفل پڑھنا۔

(۳) سونے سے پہلے نماز وتر پڑھنا۔

﴿مسلم﴾

سمندر کی جھاگ کے برابر گناہ معاف:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص چاشت کی دو رکعت نماز نفل کی پابندی کرے گا تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

﴿ابن ماجہ﴾

ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان شخص ہر روز بارہ رکعت سنت پڑھے گا، اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں محل بناتا ہے

﴿مسلم﴾

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص نماز فجر سے فارغ ہوکر اپنی جگہ بیٹھا رہے حتیٰ کہ دو رکعت اشراق کی ادا کرے اور بیٹھنے کے دوران سوائے بھلائی کے کوئی بات نہ کرے تو اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں، اگرچہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔

﴿ابوداؤد﴾

سونے کا محل:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص

چاشت کی بارہ رکعت پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں سونے کا محل تیار کرے گا۔

﴿ابن ماجہ، ترمذی﴾

حضرت نعیم بن ہمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے انسان! دن کے شروع میں تو چار رکعت ادا کرنے سے عاجز نہ بن، شام تک میں تیری کفایت کروں گا۔

﴿ابوداؤد﴾

عصر سے پہلے چار رکعت کی فضیلت:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عصر سے پہلے چار رکعت نماز پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔

﴿ابوداؤد، ترمذی﴾

کثرتِ سجود کی فضیلت

حضرت معدان بن ابی طلحہ الیعمر ی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی۔ میں نے عرض کیا: مجھے ایسا عمل بتایئے جس کو کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ یا یوں عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل مجھے بتایئے۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ خاموش رہے، پھر میں نے یہی سوال کیا۔ تیسری مرتبہ دریافت کرنے پر حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے یہی سوال کیا تھا تو آپ نے جواب میں فرمایا: کہ سجدوں کی کثرت کرو کیونکہ تو ایک مرتبہ سجدہ کرے گا تو تیرا ایک درجہ جنت میں بلند ہوگا اور ایک خطا معاف ہوگی۔ حضرت معدان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میری ملاقات حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ہوئی، ان سے بھی میں نے یہی سوال کیا تو انہوں نے بھی

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی طرح جواب دیا۔

﴿مسلم﴾

کثرت سجدہ درجات بلندی کا سبب ہے:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان شخص خالص اللہ تعالیٰ کیلئے سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک خطا معاف کرتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے۔ اس لیے سجدوں کی کثرت کیا کرو۔

﴿ابن ماجہ﴾

اے ربیعہ! مانگو کیا مانگتے ہو: (فرمان نبوی ﷺ)

حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رات کو حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں رہا کرتا تھا اور آپ کی ضرورت اور وضو کیلئے پانی پیش کیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: مانگو کیا مانگتے ہو؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! جنت میں آپ ﷺ کی رفاقت و صحبت نصیب ہو جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی اور چیز بھی مانگو۔ میں نے یہی عرض کیا: آپ نے فرمایا: اپنی ذات سے سجدوں کی کثرت سے میری اعانت کرو۔

﴿مسلم﴾

حضرت ابو فاطمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بارگاہ نبوت ﷺ میں عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کوئی ایسا عمل بتائیں کہ جس پر میں جما رہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کثرت سے سجدہ کیا کرو، کیونکہ ہر سجدہ پر اللہ تعالیٰ ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک خطا معاف کرتا ہے۔

﴿ابن ماجہ﴾

فائدہ:

کثرت سجدہ سے مراد یہ ہے کہ کثرت سے نوافل پڑھو۔

قیام ماہ رمضان اور شب قدر کی فضیلت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص رمضان المبارک کے روزے ایمان اور ثواب کی نیت سے رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے پہلے گناہ معاف فرما دیتا ہے اور جو شخص شب قدر میں ایمان و ثواب کی نیت سے عبادت کیلئے کھڑا ہو، اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

﴿بخاری، مسلم﴾

نماز تراویح کی فضیلت

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہم نے رمضان المبارک کے روزے رکھے۔ آپ ﷺ نے پورے رمضان المبارک کے مہینہ قیام نہیں فرمایا، یعنی نماز تراویح نہیں پڑھائی جب سات دن باقی رہے، تو ہم نے آپ کے ساتھ نوافل میں تہائی رات تک قیام کیا، پھر چھٹی رات ہم نے آپ ﷺ کے ساتھ قیام نہیں کیا، پھر پانچویں رات آپ ﷺ کے ساتھ ہم نے قیام کیا حتیٰ کہ آدھی رات اس میں ہوگئی...... میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ہم پر مزید قیام رمضان مقرر فرما دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی جب امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو اس کو پوری رات قیام کا ثواب ملتا ہے، پھر چوتھی رات آپ ﷺ کے ساتھ ہم نے قیام نہیں کیا۔ تیسری رات آپ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات اور خاندان والوں اور دوسرے لوگوں کو جمع فرمایا، اور اتنا لمبا قیام کیا کہ ہمیں یہ ڈر ہو گیا کہ وقت ختم ہو جانے کی وجہ سے ہم سحری نہ کر سکیں گے، پھر بقیہ مہینہ آپ ﷺ نے قیام نہیں فرمایا۔

﴿ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ترمذی﴾

فائدہ:

اس حدیث میں جس باجماعت نماز کا ذکر ہے اسکو عام طور پر نماز تراویح کہتے ہیں۔
باجماعت تراویح امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں شروع ہوئی۔

گھر میں نوافل پڑھنے کی فضیلت

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے مسجد میں کھجور کی ٹہنیاں یا چٹائی کا چھوٹا سا کمرہ بنایا، آپ ﷺ تشریف لائے تاکہ اس میں نماز پڑھیں، لوگ آئے اور انہوں نے بھی آپ ﷺ کے پیچھے نماز کی اقتدا کرلی، ایک رات سب لوگ حاضر ہوئے۔ حضور نبی کریم ﷺ تشریف نہیں لائے، بہت تاخیر ہوگئی تو لوگوں کی آوازیں بلند ہونے لگی اور انہوں نے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپ ﷺ ناراضگی کے ساتھ باہر تشریف لائے اور فرمایا تمہاری پابندی سے مجھے ڈر ہوا، یہ نماز فرض نہ ہو جائے اور فرض ہونے کی صورت میں ہوسکتا ہے تم پابندی نہ کرسکو، نوافل گھروں میں پڑھا کرو کیونکہ فرض کے علاوہ نوافل گھروں میں بہتر ہیں۔

﴿بخاری، مسلم﴾

خیر و برکت کیلئے گھر میں نوافل پڑھو:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو فرض نماز مسجد میں ادا کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنی نماز کا کچھ حصہ یعنی نوافل گھر میں پڑھے کیونکہ اللہ تعالیٰ نماز سے گھر میں خیر و برکت فرماتا ہے۔

﴿مسلم﴾

نماز تہجد کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شیطان لعین سوتے وقت تم میں سے ہر ایک کی گردن پر تین گرہ لگاتا ہے اور گرہ کو لگاتے وقت

کہتا ہے رات لمبی ہے، خوب سوؤ، جب بندہ بیدار ہو کر ذکر الٰہی کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، جب وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور جب نماز شروع کرتا ہے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور وہ خوش وخرم صبح کرتا ہے، ورنہ سستی، کاہلی اور بوجھل طبیعت کے ساتھ صبح کرتا ہے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

اللہ اس پر رحم کرے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ رحم کرے اس شخص پر جو خود بھی نماز تہجد کیلئے اٹھے اور اپنے اہل و عیال کو بھی اٹھائے اور نہ اٹھنے پر چہرے پر پانی چھڑکے۔ اللہ تعالیٰ اس عورت پر بھی رحم کرے جو خود بھی نماز تہجد میں اٹھے اور اپنے خاوند کو بھی اٹھائے اور نہ اٹھنے پر چہرہ پر پانی جھڑکے۔

﴿ابوداؤد، ابن ماجہ﴾

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا معمول:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں کوئی اچھا خواب دیکھتا تھا تو وہ آپ کے سامنے بیان کرتا تھا تو مجھے بھی آرزو ہوئی کہ میں بھی کوئی اچھا خواب دیکھوں اور اسے بارگاہ نبوت ﷺ میں بیان کروں اور میں جوان تھا اور میں زمانہ رسالت ﷺ میں مسجد ہی میں سویا کرتا تھا، ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ دو فرشتے مجھے پکڑ کر جہنم کی طرف لے گئے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ جہنم کے کنوئیں کی طرح منڈیر بنی ہوئی ہے اور اس کے دو سینگ ہیں۔ اس میں بعض لوگ ایسے تھے جنہیں میں پہچانتا تھا اور جہنم کو دیکھ کر میں نے ''اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ النَّار'' پڑھا پھر مجھے دوسرا فرشتہ ملا، اس نے مجھ سے کہا تو خوف نہ کر، میں نے یہ خواب اپنی ہمشیرہ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو سنایا۔ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے خواب سن کر فرمایا: عبداللہ! اچھے آدمی ہیں، کاش وہ نماز تہجد

پڑھتے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے فرمان کے بعد میں رات بہت کم سوتا تھا۔ (اور نماز تہجد پڑھتا تھا۔)

﴿بخاری، مسلم﴾

حصول جنت کیلئے اعمال:

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ خوشی میں اور جلدی سے آپ ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہونے لگے تو میں بھی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تاکہ آپ ﷺ کی زیارت کروں، جب میری نظر حضور نبی کریم ﷺ پر پڑی تو میں سمجھ گیا یہ چہرہ جھوٹے کا نہیں ہو سکتا۔ آپ ﷺ نے گفتگو شروع کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ، لوگوں کو کھانا کھلاؤ اور رات کو جب لوگ چین کی نیند سو جائیں تو اٹھ کر نماز پڑھو۔ تو سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

﴿ابن ماجہ، ترمذی﴾

فرائض کے بعد افضل نماز:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ رمضان المبارک کے بعد افضل روزے اللہ تعالیٰ کے مہینہ محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد افضل نماز، نماز تہجد کی ہے۔

﴿مسلم﴾

مغرب وعشاء کے درمیان نوافل کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص نماز مغرب کے بعد چھ رکعت نفل پڑھے گا اس طرح کہ درمیان میں کسی سے گفتگو نہ کرے تو

یہ اس کیلئے بارہ سال کی عبادت کے برابر ہے۔ (ان نوافل کو اوابین کہتے ہیں۔)

﴿ابن ماجہ، ترمذی﴾

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مغرب وعشاء کے درمیان بیس رکعت نماز نفل پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں محل بناتا ہے۔

﴿ابن ماجہ﴾

✪ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ مندرجہ ذیل آیت

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ

﴿سورۂ سجدہ﴾

ترجمہ: ''انکی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خواب گاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں اور امید کرتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے سے کچھ خیرات کرتے ہیں۔''

کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ ان صحابہ کرام کے بارے میں نازل ہوئی، جو مغرب وعشاء کے درمیان جاگتے اور نوافل ادا کرتے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد نماز تہجد ہے۔

﴿ابوداؤد﴾

نماز میں طویل قیام کی فضیلت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بارگاہ نبوت ﷺ میں عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! افضل نماز کون سی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس میں قیام طویل ہو۔ (یعنی قرآن مجید زیادہ پڑھا جائے۔)

﴿مسلم﴾

حضرت عبداللہ بن حبشی خثعمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! اعمال میں سب سے افضل عمل کونسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز میں طویل قیام۔

﴿ابوداؤد﴾

اخیر رات میں وتر پڑھنے کی فضیلت

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص کو اخیر رات میں بیدار نہ ہونے کا خوف ہو۔ اس کو چاہیے کہ وتر شروع رات میں عشاء کی نماز کے بعد ادا کر لے اور جو آخرت رات میں اٹھتا ہو۔ اس کو چاہیے کہ وتر آخر رات میں ادا کرے کیونکہ افضل نماز وہ ہے جو اخیر رات میں پڑھی جائے۔

﴿مسلم﴾

فرض نماز کے بعد ذکر کی فضیلت

افضیلت کیسے حاصل ہوتی ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ فقراء مہاجرین جمع ہو کر بارگاہ نبوت ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! مالدار لوگ بلند درجوں پر فائز ہو گئے اور ہمیشہ رہنے والی نعمت انہیں کے حصہ میں آ گئی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیوں! عرض کیا کہ نماز روزے میں تو یہ ہمارے شریک ہیں کہ ہم بھی یہ عمل کرتے ہیں یہ بھی کرتے ہیں اور مالدار ہونے کی وجہ سے یہ لوگ صدقہ کرتے ہیں، غلام آزاد کرتے ہیں اور ہم ان چیزوں سے عاجز ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے

فرمایا: میں تمہیں ایسی چیز بتاتا ہوں، کہ تم اس پر عمل کر کے اپنے سے پہلوں سبقت کرو اور بعد والوں سے بھی آگے ہو جاؤ اور کوئی شخص تم سے اس وقت تک افضل نہ ہوگا جب تک انہی اعمال کو نہ کرے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ضرور بتا دیجئے۔ ارشاد فرمایا ہر نماز کے بعد "سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر" (۳۳،۳۳،۳۳ بار) پڑھ لیا کرو۔ (ان حضرات نے شروع کر دیا مگر اس زمانہ کے مالدار بھی اسی طرح کے تھے، انہوں نے بھی معلوم ہونے پر شروع کر دیا۔) تو فقراء دوبارہ بارگاہ نبوت ﷺ میں حاضر ہوئے کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے مالدار بھائیوں نے بھی سن لیا اور وہ بھی یہی کرنے لگے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہے عطا فرمائے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

بعد نماز تسبیح:

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ "سبحان اللہ (۳۳ مرتبہ) الحمد للہ (۳۳ مرتبہ) اور (۳۴ مرتبہ) اللہ اکبر" کا ورد کرنے کا حکم دیا گیا۔ ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ تمہیں "سبحان اللہ (۳۳ مرتبہ) الحمد للہ (۳۳ مرتبہ) اور (۳۴ مرتبہ) اللہ اکبر" کا حکم دیا گیا اگر تم اس میں "لا الہ الا اللہ" کو شامل کر کے ہر ایک کو ۲۵،۲۵ مرتبہ پڑھ لیا کرو۔

راوی کہتا ہے میں نے اس کا ذکر حضور نبی کریم ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: تم نے ایسا دیکھا ہے تو کر لو۔

﴿مسند احمد، نسائی﴾

گناہوں کی مغفرت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص ہر نماز کے بعد "سبحان اللہ (۳۳ مرتبہ) الحمد للہ (۳۳ مرتبہ) اور (۳۴

مرتبہ) اللہ اکبر'' یہ کل عدد ننانوے ہوئے اور ایک مرتبہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

پڑھ کر سو کا عدد مکمل کرلے تو اس کے گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے، اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

﴿مسلم﴾

دو باتوں کی پابندی پر جنت کی بشارت:

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان شخص دو باتوں کی پابندی کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا، دونوں باتیں ہیں آسان ہیں مگر اس کے کرنے والے تھوڑے ہیں۔

(۱) ہر نماز کے بعد دس دس مرتبہ ''سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر'' راوی کہتا ہے کہ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ انگلیوں پر شمار فرما رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ پڑھنے میں روزانہ ڈیڑھ سو ہیں اور یہ میزان عمل میں پندرہ سو۔

(۲) اور جب سونے کیلئے بستر پر جائے تو ''سبحان اللہ (۳۳ مرتبہ) الحمد للہ (۳۳ مرتبہ) اور (۳۴ مرتبہ) اللہ اکبر'' پڑھے یہ پڑھنے میں سو ہیں اور عمل کی ترازو میں ہزار ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کون ایسا ہے جو روزانہ ڈھائی ہزار گناہ کرتا ہو۔

صحابہ نے عرض کیا: اس کی پابندی ممکن کیوں نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز میں شیطان آتا ہے اور مختلف باتیں یاد دلاتا ہے جس کی وجہ سے یہ نماز پوری کرتے ہی چلا جاتا ہے اور سوتے وقت بھی شیطان آتا ہے اور ذکر و اذکار سے پہلے ہی اس کو سلا دیتا ہے۔

﴿ابوداؤد، نسائی، ترمذی﴾

شیطان سے بچنے کا عمل:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص فجر کی نماز کے بعد تشہد کی ہیئت پر بیٹھے ہوئے بات کرنے سے پہلے دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے گا تو اس کیلئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ دس گناہ معاف کیے جائیں گے اور دس درجات بلند کیے جائیں گے اور پورا دن شیطان کے فریب اور مکروہات سے محفوظ رہے گا اور شرک کے علاوہ اور کوئی گناہ اس کو نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ

ترجمہ: ''نہیں کوئی معبود اللہ کے سوا وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہی اسی کیلئے ہے اور تمام تعریف اسی کو سزاوار ہے زندگی اور موت وہی دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

﴿نسائی، ترمذی﴾

نیند سے بیدار ہونے پر ذکر کی فضیلت:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص رات کو نیند سے بیدار ہو کر یہ کلمات پڑھے گا اور پھر مغفرت کی، یا اور کوئی دعا کریگا تو وہ ضرور قبول ہوگی اور اگر اٹھ کر نماز پڑھے گا تو وہ بھی قبول ہوگی اور وہ کلمات یہ ہیں:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ.

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.

(ترجمہ اس سے قبل حدیث میں ملاحظہ کریں۔)

﴿بخاری﴾

صبح شام ذکر کی فضیلت

صبح شام کی تسبیح:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دن میں سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے گا:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

تو اس کو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا اور سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور سو برائیاں مٹا دی جائیں گی اور اس دن شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور اس دن اس سے افضل کسی کا عمل نہ ہوگا۔ سوائے اس کے کہ کوئی اس سے زیادہ عمل کرے۔

اور جو دن میں سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے گا: ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ'' تو اس کی سب خطائیں معاف ہو جائیں گی، اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

﴿بخاری، مسلم﴾

غلام آزاد کرنے کا ثواب:

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے گا گویا اس نے اولاد حضرت اسماعیل علیہ السلام کے چار غلام آزاد کیے۔ کلمات یہ ہیں:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

﴿بخاری، مسلم﴾

رحمان کے محبوب کلمات:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں کہ زبان پر ہلکے ہیں، میزان میں بھاری ہیں اور رحمان کو محبوب ہیں۔ اور وہ یہ کلمے ہیں:

سُبۡحَانَ اللهِ الۡعَظِیۡمِ، سُبۡحَانَ اللهِ وَ بِحَمۡدِہٖ

﴿بخاری، مسلم﴾

یوم قیامت افضل عمل والے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح و شام سو، سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے گا: ''سُبۡحَانَ اللهِ وَ بِحَمۡدِہٖ'' تو قیامت کے دن افضل عمل کرنے والوں میں ہوگا، سوائے ان کے کہ جو اس کے مانند یا اس سے زائد ان کلمات کا ورد کرے۔

رسول اللہ ﷺ کے محبوب کلمات:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں یہ کلمات پڑھوں یہ مجھے ساری دنیا کہ جس پر آفتاب نکلتا ہے اس سے زیادہ محبوب ہیں: (رسول اللہ ﷺ کے محبوب کلمات یہ ہیں)

سُبۡحَانَ اللهِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَکۡبَرُ

﴿مسلم﴾

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم بارگاہ نبوت ﷺ میں حاضر تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے کہ ہر روز ایک ہزار نیکیاں حاصل کرے؟ اہل مجلس میں سے کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم سے کوئی بھی ہر روز ایک ہزار نیکیاں کس طرح حاصل کر سکتا ہے؟

تو آپ ﷺ نے فرمایا: سو مرتبہ ''سُبۡحَانَ اللهِ'' کہنے پر ہزار نیکیاں لکھی جاتی

ہیں۔ یا یوں فرمایا: کہ ایک ہزار گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

﴿مسلم﴾

اللہ تعالیٰ کے محبوب کلمات:

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کلمات یہ ہیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

﴿مسلم﴾

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ کلمات "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ" ہیں۔

ذکر کی فضیلت

بہترین ذکر اور دعا:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین ذکر "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" اور بہترین دعا "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" ہے۔

﴿ترمذی﴾

فقراء کی بارگاہ نبوی میں عرض:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بعض صحابہ نے بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ مالدار ساری نیکیاں لے گئے، نماز روزہ میں ہم اور وہ شریک ہیں اور وہ اپنے مال سے اللہ کی راہ میں صدقہ خیرات کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہاری لیے بھی صدقہ کا ثواب رکھا ہے؟ "سبحان اللہ" کہنا، "اللہ اکبر" کہنا اور "الحمد للہ" کہنا۔ یہ سب صدقہ ہے۔ اسی طرح اچھی بات

کا حکم کرنا بری بات سے روکنا بھی صدقہ ہے۔ اور بیوی سے صحبت کرنا صدقہ ہے۔ صحابہ نے تعجب سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کوئی اپنی شہوت کو پورا کرے اس میں بھی اجر ہے؟ آپ نے فرمایا: کہ حرام میں مبتلا ہونے پر گناہ ہوگا یا نہیں؟ ایسے ہی حلال طریقہ سے شہوت پوری کرنے پر ثواب ہوتا ہے۔

﴿مسلم﴾

جہنم سے آزادی کا عمل:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر شخص کو اللہ تعالیٰ نے تین سو ساٹھ جوڑ والا پیدا کیا ہے۔ پس جو شخص اللہ تعالیٰ کی تکبیر کرے، تہلیل کرے اور تسبیح واستغفار کرے اور لوگوں کے راستے سے تکلیف دہ چیزیں پتھر، کانٹا، ہڈی وغیرہ ہٹادے، امر بالمعروف، ونہی عن المنکر کا حکم دے جو شخص یہ سب کام تین سو ساٹھ جوڑوں کے عدد کے مطابق کرے تو اس دن وہ زمین پر جہنم سے آزاد ہو کر چلے گا۔

﴿مسلم﴾

گناہوں کو ختم کرنے والا کلمہ:

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں اور یہ کلمہ کسی گناہ کو باقی نہیں چھوڑتا۔

﴿ابن ماجہ﴾

شاکر پر اللہ راضی ہے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے پر بہت ہی راضی ہوتا ہے جو کھانے پینے پر اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہے اور اس کی تعریف کرتا ہے۔

﴿مسلم﴾

نعمت خداوندی پر "الحمدللہ" کہنا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بندہ کو کوئی نعمت دے اور بندہ اس پر "الحمدللہ" کہے تو بندے کا "الحمدللہ" کہنا اس نعمت سے افضل ہوتا ہے۔ (کیونکہ الحمدللہ کہنے میں اللہ کی تعریف ہے۔)

﴿ابن ماجہ﴾

جنت میں درخت لگانا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے قریب سے حضور نبی کریم ﷺ کا گزر ہوا، دیکھا وہ پودے لگا رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوہریرہ! کیا کر رہے ہو؟ عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! پودے لگا رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تجھے ان پودوں سے افضل عمل نہ بتاؤں؟ عرض کیا: ہاں! یا رسول اللہ ﷺ۔ تو فرمایا:

سُبْحَانَ اللهِ ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ.

ان میں ہر کلمہ کے بدلے جنت میں ایک درخت لگایا جاتا ہے۔

﴿ابن ماجہ﴾

گناہ جھڑ جاتے ہیں:

حضرت دردا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ ، وَاللهُ اَكْبَرُ" پڑھنا لازم کر لو کیونکہ ان کلمات کے ذریعہ گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے خشک درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔

﴿ابن ماجہ﴾

عرش کے گرد چکر لگانے والے کلمات:

حضرت لقمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے جلال میں سے یہ کلمات ہیں:

سُبْحَانَ اللهِ ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ.

یہ کلمات عرش کے گرد چکر لگاتے ہیں اور شہد کی مکھی کی طرح بھنبھناہٹ سے پڑھنے والے کا تذکرہ کرتے ہیں، تم میں سے کون ایسا ہے جو یہ نہ پسند کرتا ہو کہ عرش پر اس کا دائمی ذکر ہو۔

﴿ابن ماجہ﴾

اللہ کے ذکر سے زبان تر رکھو:

حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی نے بارگاہ نبوت ﷺ میں عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! شریعت کے احکام تو بہت سے ہیں، مجھے کوئی ایسی چیز بتا دیجئے جس کو میں اپنا معمول بنا لوں تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ذکر سے ہر وقت اپنی زبان تر رکھو۔

﴿ابن ماجہ، ترمذی﴾

ذاکرین پر رحمت خداوندی:

حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم دونوں اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ ہم نے حضور نبی کریم ﷺ سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ جو جماعت اللہ کے ذکر میں مشغول ہو، فرشتے اس جماعت کو چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں اور رحمت خداوندی ان کو ڈھانک لیتی ہے اور سکینہ ان پر نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ بطور فخر اپنی مجلس میں کرتا ہے۔

﴿مسلم﴾

تسبیحات کی فضیلت

ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ صبح کی نماز کے وقت یا نماز کے بعد میرے پاس تشریف لائے اور میں اپنے مصلیٰ پر بیٹھی ہوئی

تسبیح میں مشغول تھیں، حضور نبی کریم ﷺ چاشت کی نماز کے بعد دوبارہ تشریف لائے تو میں اسی حال میں بیٹھی ہوئی تھی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے دریافت کیا تم اسی حال پر ہو جس پر میں نے چھوڑا تھا۔ عرض کیا: جی ہاں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے یہاں سے جانے کے بعد چار کلمات تین مرتبہ پڑھے اگر ان کو اس سب کے مقابلہ میں تولا جائے تو جو تم نے صبح سے اب تک پڑھا ہے تو وہ غالب آجائیں گے۔

اور وہ چار کلمات یہ ہیں:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ عَدَ دَخَلْقِہٖ وَ رِضٰی نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَا تِہٖ

ترجمہ: ''اللہ کی تسبیح کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں بقدر اس کی مخلوقات کے عدد کے اور بقدر اس کی مرضی اور خوشنودی کے اور بقدر وزن اس کے عرش کے اور اس کے کلمات کی مقدار۔''

﴿مسلم﴾

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک صحابی عورت کے پاس تشریف لے گئے اور میں بھی آپ کے ساتھ تھا تو اس عورت کے سامنے کھجور کی گٹھلیاں یا کنکریاں رکھی ہوئی تھیں، جن پر وہ تسبیح پڑھ رہی تھیں حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں تجھے ایسی چیز بتاؤں جو اس سے زیادہ آسان ہو، یا یہ فرمایا کہ اس سے افضل ہو۔ اس نے عرض فرمایا: تو آپ نے فرمایا: یہ کلمات پڑھو:

سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَ دَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَاءِ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَ دَ مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ

سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَ دَ مَا بَیْنَ ذَالِکَ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَ دَ مَا ھُوَ خَا لِقٌ

ترجمہ: ''اللہ کی تعریف کرتی ہوں بقدر اس مخلوق کے جو اس نے زمین میں پیدا کی۔ اللہ کی تعریف کرتی ہوں بقدر اس مخلوق کے جو اس نے آسمان میں پیدا کی۔ اللہ کی تعریف کرتی ہوں بقدر اس مخلوق کے جو ان دونوں کے درمیان ہے۔ اللہ کی تعریف

کرتی ہوں بقدر اس کے جس کو وہ پیدا کرنے والا ہے۔"

اور ایسے ہی "وَاللّٰہُ اَکْبَرُ مِثْلُ ذٰلِکَ" اور ایسے ہی "وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ مِثْلُ ذٰلِکَ" اور اسی کے مانند "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِثْلُ ذٰلِکَ" اور "وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ مِثْلُ ذٰلِکَ" اسی کے مثل۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میرے سامنے چار ہزار گٹھلیاں پڑی تھیں، جن پر میں تسبیح پڑھا کرتی تھی۔ آپ نے فرمایا: تم نے چار ہزار تسبیح پڑھ لی۔ کیا میں تمہیں جو تم نے پڑھا ہے اس مقدار سے زیادہ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا ضرور۔ آپ نے فرمایا: یہ پڑھا کرو۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ

﴿ابوداؤد، ترمذی﴾

افضل ذکر:

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میرے ہونٹ حرکت کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ابوامامہ کیا پڑھ رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: اللہ کا ذکر کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں تمام رات اور دن ذکر کرنے سے زیادہ اور افضل ذکر نہ بتاؤں؟ عرض کیا ضرور۔ فرمایا: یہ پڑھا کرو:

سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ

ترجمہ: "میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں مخلوق کی مقدار کے بقدر۔"

سُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْاَءَ مَا خَلَقَ

ترجمہ: "اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں مخلوق کے بھر دینے کے بقدر۔"

سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا فِی الْاَرْضِ وَ السَّمَآءِ

ترجمہ: "اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو کچھ زمین و آسمان میں ہے اسکے بقدر۔"

سُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْاَءَ مَا فِی الْاَرْضِ وَ السَّمَآءِ

ترجمہ: ''اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو زمین و آسمان میں اسکے بھر دینے کے بعد۔''

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰى كِتَابِهٖ

ترجمہ: ''اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اس کی کتاب کے شمار کے بقدر۔''

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَیْءٍ

ترجمہ: ''اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں ہر چیز کی مقدار کے بقدر۔''

سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْأَءَ كُلِّ شَیْءٍ

ترجمہ: ''اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں ہر چیز کے بھر دینے کے بقدر۔''

اور اسی کی مانند (سبحان اللہ کے بجائے ہر جگہ)

''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلُ ذٰلِکَ'' اور ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِثْلُ ذٰلِکَ'' اور ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلُ ذٰلِکَ'' کہے۔

﴿مسند احمد، نسائی﴾

چار ہزار نیکیاں:

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ کلمات دس مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو چار ہزار نیکیاں عطا فرمائے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ اِلٰهاً وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّ لَا وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

ترجمہ: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں، وہ اکیلا تنہا معبود ہے وہ بے نیاز ہے نہ اس کی بیوی ہے نہ اولاد اور اس کا کوئی ہم سر ہے۔''

﴿ترمذی﴾

بازار میں کلمہ توحید کی فضیلت:

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا

کہ جو شخص بازار میں جائے اور یہ کلمات پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے دس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے، دس لاکھ گناہ معاف کرتا ہے اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کرتا ہے: وہ کلمات یہ ہیں:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ. وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

ترجمہ: ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہت اسی کیلئے ہے تمام تعریف اسی کیلئے ہے وہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے اور ہمیشہ زندہ ہے ساری بھلائیاں اسی کے ہاتھ میں ہیں اور ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔''

﴿ترمذی، ابن ماجہ﴾

مجلس کی لغو باتوں کا کفارہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی ایسی مجلس میں بیٹھے کہ جس میں کثرت سے لغو باتیں ہوئی ہوں اور مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ کلمات پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس مجلس کی لغزشوں کو معاف فرما دیتا ہے اور وہ کلمات یہ ہیں:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

ترجمہ: ''پاک ہے تیری ذات اے اللہ! اور تمام تعریف تیرے ہی لیے ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔''

﴿ترمذی﴾

استغفار کی فضیلت

جنت میں داخل ہوگا:

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے افضل اور بڑا استغفار یہ ہے جو اس کو شام کو پڑھے اور رات کو موت آجائے تو جنت میں داخل ہوگا اور صبح کو پڑھے اور دن میں فوت ہو جائے تو بھی جنت میں داخل ہوگا اور استغفار کے کلمات یہ ہیں:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَ اَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ وَ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُا الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

ترجمہ: ''اے اللہ! تو ہی میرا پروردگار ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا ہی بندہ ہوں، میں تیرے وعدہ اور عہد پر (قائم) ہوں جتنا مجھ سے ہو سکا میں پناہ مانگتا ہوں، ان (تمام کاموں) کے شر سے جو میں نے کیے اور میرے اوپر جو تیری نعمتیں ہیں ان کا اعتراف کرتا ہوں اور میں اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں۔ پس تو میرے گناہوں کو بخش دے، اس لیے کہ تیرے سوا اور کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا۔''

﴿بخاری﴾

نبی کریم ﷺ کا عمل:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی ایک ہی مجلس میں اٹھنے سے پہلے سو مرتبہ یہ کلمات پڑھتے تھے جنہیں ہم شمار کرتے:

رِبِّ اغْفِرْ لِیْ وَ تُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ

ترجمہ: ''اے میرے رب! تو میری مغفرت فرما اور میری توبہ قبول فرما۔ بے شک تو توبہ قبول کرنے والا مغفرت کرنے والا ہے۔''

﴿ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ترمذی﴾

مبارک شخص:

حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مبارک ہے وہ شخص جو قیامت کے دن اپنے نامہ اعمال میں کثرت سے استغفار پائے گا۔

﴿ابن ماجہ، نسائی﴾

تنگی اور فراخی رزق کا عمل:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص استغفار کو لازم پکڑ لے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے ہر غم سے نجات اور ہر تنگی سے فراخی کا راستہ نکالے گا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق عطا کرے گا جہاں سے اس کو وہم و گمان بھی نہ ہوگا۔

﴿ابوداؤد، ابن ماجہ﴾

استغفار کرنے والا:

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ استغفار کرنے والا گناہ پر اصرار کرنے والوں میں شمار نہ ہوگا اگرچہ دن میں ستر مرتبہ گناہ ہو جائے۔

﴿ابوداؤد، ترمذی﴾

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دن میں ستر بار استغفار کرنا:

حضرت اغر مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے دل پر کوئی چیز چھا جاتی ہے تو میں دن میں سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں۔

﴿مسلم﴾

(نبی کریم ﷺ کا یہ فرمانا کہ میں دن میں ستر مرتبہ استغفار کرتا ہوں، یہ امت کو ترغیب دینے کیلئے تھا۔)

گناہ معاف:

حضرت زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

پڑھے گا تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ میدان جنگ سے ہی کیوں نہ بھاگا ہو۔

﴿ابوداؤد، ترمذی﴾

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب کسی بندہ سے گناہ ہو جائے پھر وہ اچھی طرح سے وضو کرے، اور دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ سے استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ آپ نے اس کی دلیل میں قرآن مجید کی یہ آیت:

وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُ وا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُ وْالِذُنُوْ بِھِمْ وَ مَنْ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ وَ لَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَافَعَلُوْاوَھُمْ یَعْلَمُوْنَ

﴿سورۃ آل عمران﴾

ترجمہ: ''اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں اور گناہ کون بخشے، سوا اللہ کے اور اپنے کیے پر جان بوجھ کر اڑ نہ جائیں۔'' (کنز الایمان)

﴿ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ترمذی﴾

گنتی سے بے شمار گناہ ختم:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو

شخص بستر پر سوتے وقت تین مرتبہ مندرجہ ذیل کلمات پڑھے گا تو اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں یا درختوں کے پتوں کے برابر ہوں یا صحراء کی ریت کے ذروں کے برابر ہوں، یا دنیا کے دن کے عدد کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ

﴿ترمذی﴾

لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ کی فضیلت

جنت کا خزانہ:

حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خطاب کر کے فرمایا: اے عبداللہ! کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: ضرور۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ" جنت کا خزانہ ہے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

جنت کا دروازہ:

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تجھے جنت کے دروازوں میں ایک دروازہ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: ضرور۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ" جنت کا دروازہ ہے۔

﴿ترمذی﴾

ان کلمات کو کثرت سے پڑھو:

حضرت حازم بن حرملہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرا گزر حضور نبی کریم

ﷺ کے قریب سے ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے حازم! "لا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللہ" کی کثرت کرو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

﴿ترمذی﴾

درود شریف کی فضیلت

رحمتوں کا نزول:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا، اللہ تعالیٰ کی اس پر دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

﴿مسلم﴾

سلامتی کا نزول:

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک دن تشریف لائے اور خوشی کے آثار چہرہ مبارک پر تھے، ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! خوشی کے آثار ہم آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک پر دیکھ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور اس نے کہا: اے محمد ﷺ! آپ کا رب کہتا ہے کہ کیا آپ ﷺ اس بات سے خوش نہیں کہ آپ ﷺ پر جو بھی درود بھیجے گا، میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا اور جو سلام پیش کرے گا اس پر دس دفعہ سلامتی اتاروں گا۔

﴿نسائی﴾

خطائیں معاف:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بھی مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا اور اس کی

دس خطائیں معاف فرمائے گا اور اس کے دس درجات بلند فرمائے گا۔

﴿نسائی﴾

بوقت موت تلقین کرنا

مرنے والے کو کلمہ کی تلقین کرو:

حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مرنے والوں کو کلمہ توحید ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کی تلقین کیا کرو۔

﴿مسلم﴾

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنے مردوں کو ان کلمات کی تلقین کیا کرو۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ. سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ.

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

ترجمہ: ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ حلیم و کریم ہے۔ پاک ہے وہ ذات اللہ کی جو رب ہے عرش عظیم کا، تمام تعریف اللہ کیلئے ہے جو رب ہے تمام جہانوں کا۔''

صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! زندہ لوگ مذکورہ کلمات کو پڑھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو بہت ہی اچھی بات ہے۔

﴿ابن ماجہ﴾

آخری کلام کلمہ ہو وہ جنتی ہے:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس کا آخری کلام ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

﴿ابوداؤد﴾

نماز جنازہ، غسل میت اور تکفین کی فضیلت

گناہوں سے پاک:

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی میت کو غسل دیا، کفن پہنایا خوشبو لگائی اور اس کو کندھا دیا اور اس پر نماز جنازہ پڑھی اور میت پر جو نامناسب بات دیکھے اور اس چھپائے تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے گا جیسے آج ہی دنیا میں آیا۔

﴿ابن ماجہ﴾

نماز جنازہ پڑھنے کی فضیلت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی جنازہ میں شرکت کرے اور اس کی نماز پڑھے تو اس کیلئے ایک قیراط کا اجر ہے اور جو دفن میں شریک ہو، اس کیلئے دو قیراط کا اجر ہے، دریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قیراط سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو بڑے پہاڑوں کے برابر۔

﴿بخاری، مسلم﴾

جنازے کے ساتھ جانے کا ثواب:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے جنازہ کی نماز پڑھی، اس کیلئے ایک قیراط کا ثواب ہے اور اگر میت کے دفن میں بھی شریک رہا تو اس کیلئے دو قیراط ثواب ہے اور قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔

﴿مسلم﴾

میت کیلئے دعا کرنا:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ جس میت پر مسلمانوں کی بڑی جماعت نماز پڑھ لے، جن کی تعداد سو تک پہنچ جائے اور وہ سب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میت کیلئے سفارش کریں۔ (یعنی مغفرت و رحمت کی دعا کریں۔) تو ان کی سفارش ضرور قبول ہوگی۔

﴿مسلم﴾

چالیس لوگوں کی جنازہ میں شرکت:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مسلمان مرجائے اور اس پر چالیس ایسے لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوں، نماز جنازہ پڑھ لیں تو اللہ تعالیٰ میت کے حق میں ان کی سفارش قبول فرماتا ہے۔

﴿مسلم﴾

سو آدمی ہونے پر مغفرت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس مسلمان میت پر سو مسلمان نماز جنازہ پڑھ لیں تو اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔

﴿ابن ماجہ﴾

میت کی تعریف کرنا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے قریب سے ایک جنازے کا گزر ہوا۔ صحابہ کرام نے مرنے والے کی تعریف کی۔ یہ سن کر نبی کریم ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: واجب ہوگئی۔ (تھوڑی دیر بعد) دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی برائی کی، اس پر بھی سن کر نبی کریم ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: واجب ہوگئی۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں، پہلا جنازہ گزرنے پر تعریف کی گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ دوسرے جنازے کی برائی کی گئی تب بھی آپ ﷺ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ اس میں کیا حکمت ہے؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے جس کی تعریف کی

اس کیلئے جنت واجب ہوگئی اور تم نے جس کیلئے برائی کی اس کیلئے جہنم واجب ہوگئی، تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔ تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو، تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔

﴿بخاری، مسلم﴾

جنازہ کیلئے تین صفیں بنانے پر مغفرت:

حضرت مالک بن ہبیرہ شامی رضی اللہ عنہ ملک شام کے رہنے والے ایک صحابی ہیں، جب جنازہ آتا تو نمازیوں کو تین صف میں تقسیم کرتے اور نماز جنازہ پڑھتے اور فرماتے: نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب مسلمان میت پر مسلمان تین صف میں نماز جنازہ پڑھتے ہیں تو میت کیلئے جنت (یا مغفرت) واجب ہو جاتی ہے۔

﴿ابوداؤد، ابن ماجہ، ترمذی﴾

چھوٹے بچوں کا فوت ہونا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے فوت ہوجائیں تو اللہ تعالیٰ ان بچوں کے طفیل اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

﴿بخاری، مسلم﴾

تین بچوں کا فوت ہونا:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عورتوں نے بارگاہ نبوت ﷺ میں عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ ہمارے لیے کوئی ایک دن مخصوص فرما دیں کیونکہ ہر وقت آپ کے پاس مردوں کا ازدحام رہتا ہے۔ آپ ﷺ نے وعدہ فرما لیا اور تشریف لے گئے۔ عورتوں کو دین کی تلقین کی اور وعظ فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس عورت کے تین بچے بچپن میں فوت ہو جائیں تو یہ بچے اس عورت کیلئے جہنم کی

آگ سے آڑ ہو جائیں گے۔ ایک عورت نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کسی کے دو ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: دو بھی آڑ ہوں گے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

جنت کے آٹھوں دروازے کھل جائیں گے:

حضرت عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس مسلمان کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو جائیں تو اس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جائیں گے جس سے چاہے داخل ہو جائے۔

﴿ابن ماجہ﴾

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو وہ اس کیلئے جہنم سے مضبوط قلعہ ہوں گے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرے تو دو بچے فوت ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دو بھی۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرا تو ایک ہی بچہ فوت ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک بھی جہنم سے آڑ ہوگا۔

﴿ابن ماجہ، ترمذی﴾

ناتمام بچے کا فوت ہونا اور اسکا والدین کی مغفرت کیلئے رب سے جھگڑنا:

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ناتمام بچہ کے والدین کیلئے اگر جہنم کا فیصلہ ہوگا تو وہ اپنے رب سے جھگڑا کرے گا، تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا اے اپنے رب سے جھگڑنے والے ناتمام بچے جا تو اپنے والدین کو جنت میں داخل کر دے، چنانچہ وہ ان دونوں کو اپنی نال سے کھینچے گا حتی کہ انہیں جنت میں داخل کر دے گا۔

﴿ابن ماجہ﴾

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے ناتمام بچہ اپنی ماں کو اپنی نال سے جنت کی طرف کھینچے گا، اگر اس کی ماں اس پر صبر کرے۔

﴿ابن ماجہ﴾

بوقت مصیبت "اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" پڑھنے کی فضیلت

ان کلمات کی بدولت نعم البدل:

ام المومنین حضرت ام سلمٰی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو بندہ پہلی مصیبت پر یہ دعا پڑھے:

''اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ اٰجِرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلِفْ لِیْ خَیْراً مِّنْھَا''

ترجمہ: ''یقیناً ہم اللہ کیلئے ہیں اور بیشک ہم سب اللہ کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ اے اللہ! میری مصیبت میں مجھے اجر دے اور مجھے اس کا نعم البدل عطا فرما۔''

اللہ تعالیٰ اس کو مصیبت پر اجر سے نوازے گا اور دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کو اس کا نعم البدل عطا فرمائے گا۔ ام المومنین ام سلمٰی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میرے شوہر ابو سلمٰی کی وفات ہوگئی تو میں نے فرمان نبوی ﷺ کے مطابق مذکور دعا پڑھی، اسکی برکت سے میرا نکاح حضور نبی کریم ﷺ سے ہوا، جو بہر حال ابو سلمٰی سے بہتر ہیں۔

﴿مسلم﴾

مصیبت پہنچنے پر اللہ کا بندے سے خطاب:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ

تعالیٰ حدیث قدسی میں فرماتا ہے کہ

اے انسان! اگر تو صدمہ پہنچنے پر صبر کرے اور اجر کی امید رکھتے ہیں تو میں تیرے لیے جنت سے کم اجر پر راضی نہیں ہوں۔''

﴿ابن ماجہ﴾

حضرت سیدنا امام حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس بندہ کو مصیبت پہنچی اور (اناللہ پڑھے) بعد میں جب بھی مصیبت یاد آنے پر ''اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ'' کہے گا تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے صدمہ پہنچنے کے دن جتنا اجر لکھا تھا اتنا ہی اجر پھر لکھتا ہے۔

﴿ابن ماجہ﴾

مصیبت کے وقت مسلمان کی ہمدردی کرنیکی فضیلت

یوم قیامت عزت وکرامت کا جوڑا:

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو مومن شخص مصیبت کے وقت اپنے مومن بھائی کی ہمدردی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن عزت وکرامت کا جوڑا پہنائے گا۔

﴿ابن ماجہ﴾

اس کی مثل اجر وثواب:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بھی مصیبت زدہ کی ہمدردی کرے گا تو اس کے لیے بھی اسی کے مانند اجر و ثواب ہے۔

﴿ابن ماجہ، ترمذی﴾

بیماری اور عیادت کی فضیلت

ستر ہزار فرشتوں کا دعا کرنا:

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کیلئے جاتا ہے تو وہ جنت کے باغات میں چلتا ہے اور جب بیمار کے پاس بیٹھتا ہے تو رحمت خداوندی اس کو ڈھانپ لیتی ہے، اگر صبح گیا ہے تو شام تک اور شام کو گیا تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کیلئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔

﴿ابوداؤد، ابن ماجہ، ترمذی﴾

جنت میں گھر:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بیمار کی مزاج پرسی کرتا ہے تو آسمان سے فرشتہ کہتا ہے تو مبارک ہے، تیرا چلنا مبارک ہے، اور تو نے (اس چلنے پر) اپنے لیے جنت میں گھر بنا لیا ہے۔

﴿ترمذی﴾

جنت کے باغوں میں:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن جب اپنے مسلمان بھائی کی مزاج پرسی کرتا ہے تو وہ جنت کے باغوں میں رہتا ہے۔

﴿مسلم﴾

اللہ کی رحمت میں چلنا:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ بیمار کی عیادت کرنے والا اللہ کی رحمت میں چلتا ہے اور جب بیمار کے پاس بیٹھتا

ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ڈوب جاتا ہے۔

﴿مسند احمد﴾

بیمار کی دعا پر فرشتے آمین کہتے ہیں:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تو کسی بیمار کی عیادت کیلئے جائے تو اس سے اپنے لیے دعا کیلئے کہہ کیونکہ بیمار کی دعا فرشتوں کی دعا کے مانند ہے۔

﴿ابن ماجہ﴾

مومن کیلئے ہر امر میں خیر ہے:

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے اس کا ہر امر اس کیلئے خیر ہی خیر ہے، اگر اس کو خوشی ملے تو شکر کرے، یہ اس کیلئے بہتر ہے اور اس کو مصیبت پہنچے اور صبر کرے تو یہ بھی اس کیلئے باعث خیر ہے اور یہ مومن ہی کیلئے ہے، اس کے علاوہ کسی کیلئے نہیں۔

﴿مسلم﴾

دنیا میں آزمائش سب سے زیادہ کس پر ہوتی ہے:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے بارگاہ نبوی ﷺ میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! لوگوں میں سب سے زیادہ آزمائش والے کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: انبیاء علیہم السلام، پھر نیک لوگ اور پھر عام لوگوں میں سے درجہ بدرجہ ہر شخص کی آزمائش اس کے دین کے بقدر ہوتی ہے، اگر وہ دین میں پختا ہوتا ہے تو اس کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے اور دین میں ضعیف ہے تو آزمائش بھی کم ہوتی ہے اور بندہ پر دنیا میں بلا اور مصیبت آتی رہتی ہے جس کی وجہ سے وہ زمین پر اس حال میں رہتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

﴿ترمذی﴾

ہر قسم کی مصیبت گناہوں کا کفارہ ہے:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مومن شخص کو دنیا میں کسی قسم کی کوئی تکلیف، غم، فکر، دکھ، یہاں تک کہ اس کو کوئی کانٹا بھی چبھتا ہے تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کی خطاؤں کا سے کفارہ بنا دیتا ہے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

مصیبت پر صبر کرنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مومن مرد یا عورت کو دنیا میں اس کے جسم میں، مال میں، اولاد میں جو بھی تکلیف پہنچتی ہے (اس پر صبر کرے) تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس پر کوئی گناہ نہ ہوگا۔

﴿ترمذی﴾

بخار کو برا نہ کہو:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ام سائب یا ام مسیّب کے گھر پر تشریف لے گئے تو وہ کانپ رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ام سائب! کیا بات ہے؟ کیوں کانپ رہی ہو؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! بخار کی وجہ سے۔ اللہ اس کا برا کرے، آپ ﷺ نے فرمایا: بخار کو برا مت کہو، اس سے مسلمان کی خطائیں ختم ہو جاتی ہیں، جیسے آگ کی بھٹی میں لوہے کا زنگ دور ہو جاتا ہے۔

﴿مسلم﴾

درجات کی بلندی اور خطائیں معاف:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کو کانٹا چبھے یا اس سے بھی کم تکلیف پہنچے تو اللہ تعالیٰ اس پر اس کا درجہ بلند کرتا ہے اور خطائیں معاف فرماتا ہے۔

﴿مسلم﴾

دوزخ کی آگ کا بدلہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک بیمار کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے اور فرمایا: خوشخبری ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ امراض دنیا میں مومن بندہ کیلئے میری آگ ہے، میں اس میں مبتلا کرتا ہوں تاکہ قیامت کے دن جہنم کی آگ کا بدلہ ہو جائے۔

﴿ابن ماجہ﴾

بیماری پر صبر کرنا:

حضرت عطا بن ابی رباحؒ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تجھے جنتی عورت بتاؤں؟ میں نے کہا: ضرور۔ فرمایا: یہ کالی عورت بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہوئی اور عرض کیا:

یا رسول اللہ ﷺ! مجھے مرگی کا مرض ہے اور اس میں میرا ستر کھل جاتا ہے، میرے لیے دعا فرمادیں۔ آپ نے فرمایا: اگر تو بیماری پر صبر کرے تو تیرے لیے جنت ہے اور تو چاہے تو تیری صحت کیلئے دعا کردوں۔

اس نے عرض کیا: میں صبر کروں گی، البتہ میرا ستر کھل جاتا ہے، اس کیلئے دعا فرما دیں کہ وہ نہ کھلے آپ ﷺ نے یہ دعا فرمادی۔

﴿بخاری، مسلم﴾

نابینا کیلئے جنت کی بشارت:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس بندہ کو اس کی آنکھوں کے بارے میں مبتلا کرے، (یعنی نابینا کردے) اور وہ اس پر صبر کرے تو اس کو دونوں آنکھوں کے عوض جنت عطا فرماتا ہے۔

﴿بخاری﴾

بینائی جانے پر اجر:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے آشوب چشم مبتلا ہوا تو حضور نبی کریم ﷺ میری عیادت کیلئے تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے زید! اگر تیری آنکھیں چلی جائیں تو؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں صبر کروں گا اور اللہ تعالیٰ سے اجر کی امید رکھوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تب تو اللہ تعالیٰ سے تو اس حال میں ملے گا کہ تجھ پر کوئی گناہ نہ ہوگا۔

﴿مسند احمد، ابوداؤد﴾

بیمار کی نیکیاں:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک دو نہیں کئی مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو شخص کوئی نیک عمل کرتا ہو، اور وہ مرض یا سفر کی وجہ سے وہ نہ کر سکے تو بھی اس کیلئے وہ تمام نیک اعمال لکھے جاتے ہیں جیسا کہ وہ تندرستی میں گھر پر کرتا تھا۔

﴿بخاری﴾

روزوں کی فضیلت

روزہ دار کیلئے انعام ربانی:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ انسان کے ہر اچھے عمل کا ثواب دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھایا جاتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ روزہ اس عام قانون سے علیحدہ ہے وہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا، میرا بندہ میری رضا کیلئے اپنی خواہش نفس اور اپنا کھانا پینا

چھوڑ دیتا ہے۔ روزہ دار کیلئے دو مسرتیں ہیں۔ ایک افطاری کے وقت اور دوسری اپنی رب سے ملاقات کے وقت، اور قسم ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے۔

روزہ آتش جہنم کیلئے ڈھال ہے:

دوسری روایت ہے کہ روزہ آتش جہنم سے ڈھال ہے اور تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو چاہیے کہ وہ بے ہودہ اور فحش باتیں نہ کرے اور شور و غل نہ کرے اور کوئی دوسرا اس سے گالی گلوچ یا جھگڑا کرے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔

﴿بخاری، مسلم﴾

روزہ داروں کیلئے جنت کا خاص دروازہ ہے:

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جنت کے دروازوں میں ایک خاص دروازہ ہے جس کو "باب ریان" کہا جاتا ہے۔ اس دروازے سے قیامت کے دن صرف روزہ داروں کا داخلہ ہوگا، ان کے سوا کوئی اس دروازے سے داخل نہیں ہو سکے گا۔ اس دن پکارا جائے گا کدھر ہیں، وہ بندے جو اللہ کیلئے روزے رکھا کرتے تھے، وہ اس سے جنت میں داخل ہو جائیں گے، جب آخری روزہ دار اس دروازہ سے جنت میں داخل ہو جائے گا تو وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر کوئی اس سے داخل نہیں ہو سکے گا۔

﴿بخاری، مسلم﴾

روزہ کی مثل کوئی عمل نہیں:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہوا، اور عرض کیا: کہ یارسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی ایسے عمل کا حکم فرمائیں جس پر میں مضبوطی سے کاربند رہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: روزہ رکھا کرو، اسکے مثل کوئی بھی عمل نہیں۔

﴿نسائی﴾

جنت کے تمام دروازوں سے پکارا جائے گا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں جوڑا خرچ کریگا۔ اسے جنت کے دروازوں سے آواز دی جاتی ہے اے بندہ خدا! یہ تیرے لیے خیر ہے اور جو نماز کا پابند ہو، اس کو نماز کے دروازے سے آواز دی جائے گی اور مجاہد کو جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا اور روزہ دار کو باب ریان سے پکارا جائے گا اور صدقہ خیرات کرنے والے سخی کو صدقہ کے دروازے سے آواز دی جائے گی۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! کیا کوئی ایسا شخص بھی ہے جو ان تمام دروازوں سے پکارا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اور مجھے امید ہے کہ وہ تم ہو گے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

رمضان المبارک کی فضیلت

جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب ماہ رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

اور مسلم شریف کی روایت کے مطابق جنت کے دروازے بھی کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروزے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔

﴿بخاری، مسلم﴾

شیطان اور سرکش جنات کو قید:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب

رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنات کو جکڑ دیا جاتا ہے اور جہنم کے تمام دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، ان میں سے کوئی دروازہ کھلا نہیں رہتا اور جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اس کا کوئی دروازہ بھی بند نہیں کیا جاتا اور اللہ تعالیٰ کا منادی پکارتا ہے کہ اے خیر اور نیکی کے طالب! قدم بڑھا کے آ اور اے بدی کے شوقین! رک جا آگے نہ بڑھ، اور اللہ کی طرف سے بہت (گنہگار) بندوں کو جہنم سے رہائی دی جاتی ہے اور یہ سب رمضان المبارک کی ہر رات ہوتا ہے۔

﴿ترمذی، ابن ماجہ﴾

تمام گزشتہ گناہ معاف:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگ ماہ رمضان کے روزے ایمان اور ثواب کی نیت سے رکھیں گے، ان کے تمام گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

رمضان المبارک کی افضل رات:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے پاس ماہ رمضان آ رہا ہے۔ یہ بہت مبارک مہینہ ہے۔ اللہ نے اس کے روزے تم پر فرض کیے ہیں، اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور سرکش شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے، اس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اس رات سے محروم رہ گیا گویا ساری ہی خیر سے محروم رہ گیا اور اس کی بھلائی سے محروم نہیں رہتا مگر وہ شخص جو حقیقتاً محروم ہی ہے۔

﴿نسائی﴾

محروم شخص:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رمضان المبارک کا

مہینہ آیا تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے پاس ایک مہینہ آیا ہے جس میں ایک رات ایسی بھی ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے جو شخص اس رات سے محروم رہا گویا ساری ہی خیر سے محروم رہا اور اس کی بھلائی سے محروم نہیں رہتا مگر وہ شخص جو حقیقتاً محروم ہی ہو۔

﴿ابن ماجہ﴾

سحری اور افطار کی فضیلت

سحری میں برکت ہے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

ہمارے اور اہل کتاب کے روزں میں فرق کرنیوالی چیز:

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق کرنے والی چیز سحری کھانا ہے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

افطار میں جلدی کرنا:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تک میری امت کے لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے وہ خیر پر رہیں گے۔

﴿مسلم﴾

اللہ کا محبوب بندہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اپنے بندوں میں مجھے وہ بندہ زیادہ محبوب ہے جو افطار میں جلدی

کرے۔ (یعنی غروب آفتاب کے بعد دیر نہ کرے۔)

﴿ترمذی﴾

برکت کے کھانے کو نہ چھوڑنا:

ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بارگاہِ نبوت ﷺ میں حاضر ہوا اور حضور نبی کریم ﷺ سحری کا کھانا تناول فرما رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ برکت کا کھانا ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے، اس کو نہ چھوڑنا۔

﴿نسائی﴾

رسول اللہ ﷺ کا معمول افطار میں جلدی کرنا:

حضرت ابوعطیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت مسروق ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے یہ (دو صحابہ کا عمل مختلف ہے) ایک افطار میں جلدی کرتے ہیں اور نماز بھی جلدی پڑھتے ہیں اور دوسرے صحابی میں تاخیر کرتے ہیں اور نماز بھی تاخیر سے پڑھتے ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا دونوں میں کون صاحب افطار اور نماز میں جلدی کرتے ہیں۔ ہم نے عرض کیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا بھی یہی معمول تھا۔

﴿مسلم﴾

دین کی بلندی:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دین اسلام ہمیشہ غالب رہے گا جب تک کہ لوگ افطار میں جلدی کرینگے کیونکہ یہود و نصاریٰ اس میں تاخیر کرتے ہیں۔

﴿ابوداؤد﴾

افضل روزہ:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کو میرے بارے میں یہ اطلاع دی گئی کہ میں قسم سے یہ کہتا ہوں کہ میں زندگی بھر ہر دن روزہ رکھوں گا اور رات بھر قیام کرونگا اور آپ ﷺ کے سامنے میں نے اس کا اقرار کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں اس کی طاقت نہیں، اس لیے روزہ بھی رکھو، افطار بھی کرو اور سوؤ بھی اور قیام بھی کرو اور ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھو کیونکہ ایک نیک عمل کا اجر دس گنا ہوتا ہے، اس طرح یہ پوری زندگی روزہ کا اجر وثواب ہوگا۔

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو اور یہ معمول اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کا ہے اور یہ روزہ میں افضل ترین معمول ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اس سے زیادہ کی قوت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: روزہ میں اس سے بہتر کوئی معمول نہیں۔

﴿بخاری، مسلم﴾

اللہ کی محبوب نماز اور روزہ:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو نفلی روزوں میں سے محبوب روزے حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں، وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے اور نفلی نمازوں میں اللہ تعالیٰ کو محبوب نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے، وہ نصف رات آرام فرماتے اور تہائی رات قیام فرماتے تھے۔

﴿مسلم﴾

یوم عاشورا اور یوم عرفہ کے روزوں کی فضیلت

گناہوں کا کفارہ:

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سے پوری زندگی روزے رکھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے نہ روزہ رکھا اور نہ افطار کیا۔ (یعنی ہمیشہ روزہ رکھنے کے بعد پھر وہ اس کی عادت بن جاتی ہے۔) پھر آپ ﷺ سے پوچھا گیا دو دن روزے ایک دن افطار۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی طاقت کون رکھ سکتا ہے؟ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: ایک دن روزہ اور دو دن افطار۔ فرمایا: کاش! ہمیں اللہ اس کی طاقت دیدے۔ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا ایک دن روزہ ایک دن افطار۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ معمول میرے بھائی حضرت داؤد علیہ السلام کا ہے۔ آپ ﷺ سے پیر کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا گیا۔ آپ نے فرمایا: اس دن میری دنیا میں ولادت ہوئی اور اسی دن میری دنیا میں بعثت ہوئی۔ یا یہ فرمایا کہ مجھ پر وحی نازل کی گئی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ہر مہینہ میں تین روزے اور ایک رمضان المبارک سے دوسرے رمضان المبارک کے روزے۔ پوری زندگی روزے رکھنے کے برابر ہے۔ آپ ﷺ سے یوم عرفہ کے روزے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ روزہ اگلے سال اور پہلے والے سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ آپ ﷺ سے یوم عاشورہ (محرم کی دسویں تاریخ) کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

﴿مسلم﴾

رسول اللہ ﷺ یوم عاشورہ اور رمضان المبارک کے روزہ بہت اہتمام فرماتے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے عاشورہ (دسویں محرم) کے روزے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے کسی فضیلت والے دن روزہ کا بہت زیادہ اہتمام کیا ہو۔ سوائے اسی دن عاشورا کے اور سوائے ماہ رمضان المبارک کے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

اگلے اور پچھلے سال کے گناہ معاف:

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے یوم عرفہ (ذی الحجہ کی نویں تاریخ) کا روزہ رکھا۔ اس کے اگلے سال اور ایک سال بعد کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

﴿ابن ماجہ﴾

محرم الحرام کے روزوں کی فضیلت

ماہ رمضان کے بعد افضل روزے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ رمضان المبارک کے بعد افضل روزے اللہ کے مہینہ محرم کے ہیں اور فرض نمازوں کے بعد افضل ترین نماز، تہجد کی نماز ہے۔

﴿مسلم﴾

اللہ کا مہینہ:

حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ آپ مجھے رمضان المبارک کے بعد کس مہینہ میں روزہ رکھنے کا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے اس سے فرمایا کہ میں

بارگاہ نبوی ﷺ میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے اس قسم کا سوال کیا تھا۔ آپ ﷺ نے اس کے جواب میں فرمایا تھا کہ اگر تو رمضان المبارک کے بعد روزے رکھنا چاہتا ہے تو محرم کے مہینہ میں رکھا کر کیونکہ یہ اللہ کا مہینہ ہے، اس میں ایک قوم کی توبہ قبول کی گئی تھی اور دوسری قوم کی توبہ قبول کی جائے گی۔

﴿ترمذی﴾

ماہ شوال کے چھ روزوں کی فضیلت

سال کے روزوں کا ثواب:

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور پھر شوال کے مہینہ میں چھ روزے رکھے تو گویا اس نے سال بھر روزے رکھے۔

﴿مسلم﴾

ایک نیکی کا اجر دس گنا ہے:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے عیدالفطر کے بعد ماہ شوال میں چھ نفلی روزے رکھے تو گویا اس نے پورے سال روزے رکھے کیونکہ ایک نیکی کا اجر دس گنا ہے۔

﴿ابن ماجہ﴾

اللہ کی راہ میں روزہ رکھنے کی فضیلت

رضا الٰہی کیلئے ایک روزے کا ثواب:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اللہ کی راہ میں ایک روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس سے جہنم ستر سال کی مسافت کے برابر دور کر دیتا ہے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

جہنم سے سو سال دور:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا، تو اللہ تعالیٰ اس سے جہنم کو سو سال کی مسافت پر دور کر دیتا ہے۔

﴿نسائی﴾

پیر اور جمعرات کے روزہ کی فضیلت

پیر اور جمعرات کو اعمال پیش ہوتے ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پیر اور جمعرات کے دن اعمال پیش ہوتے ہیں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش ہوں تو میں اس دن روزہ سے ہوں۔

﴿ترمذی﴾

نبی کریم ﷺ پیر اور جمعرات کا روز پسند فرماتے تھے:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھنے کو پسند فرمایا کرتے تھے۔

﴿ترمذی، نسائی، ابن ماجہ﴾

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ہر مہینہ میں پیر، جمعرات اور دوسرے ہفتہ کے پیر کا روزہ رکھا کرتے تھے۔

﴿ابوداؤد، نسائی﴾

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ روزہ رکھنا شروع فرماتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب آپ افطار نہ کریں گے اور بعض دفعہ روزہ چھوڑ دیتے ہیں تو ایسا گمان ہوتا ہے کہ آپ اب روزہ نہ رکھیں گے، البتہ دو دن ایسے ہیں اس میں آپ ضرور روزہ رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کونسے دو دن؟ میں نے عرض کیا: پیر اور جمعرات کے دن۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دو دن ایسے ہیں کہ اس میں رب العالمین کے دربار میں بندہ کے اعمال پیش ہوتے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ میرے اعمال پیش ہوں تو میں اس دن روزہ سے ہوں۔

﴿ابوداؤد، نسائی﴾

ہر مہینہ میں تین روزوں کی فضیلت

ہمیشہ روزے کا ثواب:

حضرت عبداللہ عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر مہینہ میں تین دن کے نفلی روزے ہمیشہ رکھنے کے برابر ہے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

پورے ماہ کے روزوں کا ثواب:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہر مہینہ میں تین دن نفلی روزے رکھے گا تو اس کو پورا مہینہ روزہ رکھنے کا ثواب ملے گا۔

﴿نسائی، ابن ماجہ، ترمذی﴾

نفلی روزوں میں بہتر روزہ:

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نفلی روزوں میں بہتر روزے ہر ماہ میں تین دن کے روزے ہیں۔

﴿نسائی﴾

پوری زندگی کے روزوں کے برابر:

حضرت قرۃ بن ایاس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر مہینہ میں تین دن نفلی روزے پوری زندگی کے روزوں کے برابر ہے۔

﴿سنن سعید بن منصور﴾

ایام بیض کے روزوں کی فضیلت

ہر ماہ تین روزے:

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر مہینہ کے تین نفلی روزے ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے اور وہ ایام بیض میں ہیں۔ (یعنی اسلامی مہینہ کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ)

ایام بیض کے روزے رکھو:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی بارگاہ نبوی ﷺ میں

حاضر ہوا، اور اس نے آپ ﷺ کے سامنے بھنا ہوا خرگوش پیش کیا۔ آپ ﷺ نے تو نہیں کھایا مگر لوگوں کو کھانے کیلئے فرمایا اس اعرابی نے بھی نہیں کھایا۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا تم کیوں نہیں کھاتے؟ اس نے کہا میں ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا اگر تو روزے رکھے تو ہر مہینہ کے ایام بیض کے روزے رکھا کر۔

﴿نسائی﴾

صحابہ کو ہر ماہ تین روزے رکھنے کا حکم:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ہمیں فرمایا کہ ہر مہینہ کے تین دن ایام بیض کے روزے رکھا کر۔

﴿ترمذی، نسائی﴾

حضرت قتادہ بن سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ہمیں ہر ماہ حکم فرمایا کرتے تھے کہ ایام بیض کا روزہ رکھا کرو۔

﴿ابوداؤد، نسائی﴾

عشرہ ذوالحج میں عبادت کی فضیلت

جہاد سے افضل عمل:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دنوں میں سے کسی دن میں بھی اللہ تعالیٰ بندہ کے نیک اعمال اتنے محبوب نہیں جتنا کہ ان دنوں میں یعنی عشرہ ذی الحجہ میں محبوب ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! جہاد سے بھی افضل؟ آپ نے فرمایا: ہاں جہاد سے بھی افضل، البتہ وہ شخص جو اپنی جان و مال لے کر جہاد میں جائے اور شہید ہو جائے۔

﴿بخاری﴾

روزہ اور نوافل کا ثواب:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دنوں میں سے کسی دن میں بھی بندے کا عبادت کرنا اللہ تعالیٰ کو اتنا محبوب نہیں جتنا کہ عشرہ ذی الحجہ میں محبوب ہے، اس عشرہ کے ہر دن کا روزہ سال بھر کے روزوں کے برابر ہے اور اس کی ہر رات کے نوافل شب قدر کے نوافل کے برابر ہیں۔

﴿ابن ماجہ، ترمذی﴾

شعبان المعظم میں روزہ کی فضیلت

ماہ شعبان میں اعمال پیش ہوتے ہیں:

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ سال کے کسی مہینہ میں ماہ شعبان کی طرح کثرت سے روزے نہیں رکھتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ مہینہ جو رجب اور رمضان المبارک کے درمیان ہے، لوگ اس کی فضیلت سے غافل ہیں۔ یہ وہ مہینہ ہے کہ اس میں اعمال اللہ کی بارگاہ میں پیش ہوتے ہیں، مجھے یہ پسند ہے کہ جب میرے اعمال پیش ہوں تو اس وقت میں روزہ سے ہوں۔

﴿نسائی﴾

روزہ میں کن باتوں سے بچنا ضروری ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص روزہ رکھتے ہوئے جھوٹ اور غلط عمل کو نہ ترک کرے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی ضرورت نہیں۔

﴿بخاری﴾

روزہ افطار کرانے کی فضیلت:

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ جس کسی نے کسی روزہ دار کو افطار کرایا تو اس کو روزہ داروں کے ثواب کے برابر ثواب ملے گا، اور اس کی وجہ سے روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی نہیں کی جائے گی۔

﴿ابن ماجہ، نسائی، ترمذی﴾

نفلی روزہ دار کیلئے فرشتے دعا کرتے ہیں:

حضرت ام عمارہ بن کعب انصاری رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے ہاں حضور نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو میں نے کھانا پیش کیا۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: تو بھی کھا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرا روزہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نفلی روزہ دار کیلئے فرشتے رحمت کی دعا کرتے ہیں، جب اس کے سامنے کھایا جائے۔

﴿ترمذی﴾

نفلی روزہ دار کی ہنڈیا تسبیح کرتی ہے:

حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کہ بلال! آؤ کھانا کھاؤ۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میری روزہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہم اپنی روزی کھاتے ہیں اور بلال رضی اللہ عنہ کی روزی جنت میں۔ فرمایا: بلال! سمجھے؟ یقیناً نفلی روزہ دار کی ہنڈیاں تسبیح کرتی ہیں اور فرشتے اس کیلئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں جب اس کے پاس کھایا جائے۔

﴿ابن ماجہ﴾

روزہ دار کی دعا قبول ہوتی ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تین

شخصوں کی دعا رد نہیں ہوتی: (یعنی قبول ہوتی ہے)

(۱) انصاف کرنے والا۔ (۲) روزہ دار کی دعا افطار کے وقت۔

(۳) مظلوم کی دعا۔

مظلوم کی دعا کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کی دعا قیامت کے دن بادل سے اوپر اٹھائے گا اور اس کیلئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ اپنی عزت کی قسم کھا کر فرماتا ہے کہ میں ضروری تیری مدد کروں گا، گو کسی مصلحت سے دیر ہو۔

﴿ابن ماجہ، ترمذی﴾

روزہ دار کی دعا بوقت افطار قبول ہوتی ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ روزہ دار کی دعا افطار کے وقت قبول ہوتی ہے۔

﴿ابن ماجہ﴾

روزہ افطار کیلئے مستحب چیزیں

کھجور اور پانی سے روزہ افطار کرنا:

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے جو افطار کرے اس کو چاہیے کہ کھجور سے کرے، کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کر لے کیونکہ پانی کو اللہ تعالیٰ نے پاک بنایا ہے۔

﴿ترمذی﴾

نبی کریم ﷺ کھجور اور پانی سے افطار فرماتے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ مغرب کی نماز سے

پہلے چند تر کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے تھے اگر تر کھجور نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے افطار فرماتے تھے اور خشک کھجوریں بھی نہ ہوتیں تو چند گھونٹ پانی نوش فرما لیتے تھے۔

﴿ابوداؤد﴾

لیلۃ القدر کی فضیلت

ثواب کی نیت سے عبادت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے عبادت کیلئے کھڑا ہو تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

﴿بخاری، مسلم﴾

شب قدر ماہ رمضان کے آخری سات راتوں ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ نے خواب میں شب قدر کو رمضان المبارک کی آخری سات راتوں میں دیکھا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرا خیال ہے کہ تمہارے خواب آخری ہفتہ میں شب قدر کے بارے میں متفق ہیں۔ پس جو شب قدر کو تلاش کرنا چاہے وہ اس کو رمضان المبارک کی آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

آخری عشرہ کی طاق راتوں میں شب قدر ہے:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ رمضان المبارک کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا، آپ ﷺ بیسویں رمضان المبارک کی صبح کو اپنے معتکف سے باہر تشریف لائے اور ایک خطبہ دیا جس میں فرمایا کہ مجھے شب قدر دکھائی گئی مگر میں بھول گیا۔ یا یہ فرمایا کہ میں بھلا دیا گیا،

اب شب قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

﴿بخاری، مسلم﴾

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

کہ شب قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

﴿بخاری، مسلم﴾

شب قدر کی تعیین اٹھالی گئی:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اس لیے باہر تشریف لائے تا کہ ہمیں شب قدر کی اطلاع دیں مگر دو مسلمانوں میں جھگڑا ہو رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اس لیے آیا تھا کہ تمہیں شب قدر کی خبر دوں مگر فلاں فلاں دو شخصوں میں جھگڑا ہو رہا تھا جس کی وجہ سے اس کی تعیین اٹھالی گئی، کیا بعید یہ اٹھا لینا تمہارے لیے بہتر ہو، لہٰذا اب شب قدر کو نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔

نویں، ساتویں اور پانچویں رات کی تشریح کرتے ہوئے راوی فرماتے ہیں کہ اس سے مراد رمضان المبارک کے نو دن یا سات دن یا پان دن باقی رہے۔ یعنی اکیس، تیئس اور پچیسویں رات۔

﴿بخاری﴾

رمضان میں اعتکاف کی فضیلت

کثرت عبادت:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اپنی کمر مضبوط باندھ لیتے اور ساری رات جاگتے اور گھر

والوں کو بھی جگاتے۔یعنی عبادت کثرت سے کرتے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

رسول اللہ ﷺ کا رمضان المبارک میں معمول:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کا رمضان المبارک میں یہ معمول تھا کہ آپ ﷺ رمضان المبارک کے آخری عشرہ اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

ماہ رمضان میں ازواج مطہرات کا معمول:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی یہی مروی ہے اور یہ بھی فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کا وصال تک اعتکاف کا معمول رہا اور وصال کے بعد ازواج مطہرات کا رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنے کا معمول تھا۔

﴿بخاری، مسلم﴾

زکوۃ کی فضیلت

حصول جنت کیلئے اعمال:

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس کی وجہ سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں اور جہنم سے بچ جاؤں۔لوگوں نے کہا: آدمی کا مال، آدمی کا مال (غالباً وہ مالدار ہوں گے۔) آپ نے فرمایا: کیا اس کا رب اس کا مال ہے؟ اور اس سے مخاطب ہوکر فرمایا تو اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور نماز قائم کر اور زکوۃ ادا کر اور صلہ رحمی کر۔ (جنت میں داخل ہو جائے گا۔)

﴿بخاری، مسلم﴾

دنیا میں جنتی شخص:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے بارگاہ نبوت ﷺ میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیں کہ میں اس کو بجا لا کر جنت میں چلا جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس میں کسی کو شریک نہ کر اور فرض نمازوں کو قائم رکھ اور فرض زکوٰۃ ادا کر اور رمضان المبارک کے روزے رکھ، یہ سن کر وہ کہنے لگا: خدا کی قسم! میں ان اعمال میں اضافہ نہ کروں گا، جب وہ پیٹھ پھیر کر جانے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دنیا میں جنتی دیکھنا چاہتا ہو، وہ اس شخص کو دیکھ لے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

اسلام کی بنیاد:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے:

(۱) کلمہ شہادت کا اقرار کرنا۔ (۲) نماز کو قائم کرنا۔ (۳) اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرنا۔ (۴) بیت اللہ شریف کا حج کرنا۔ (۵) رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل:

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ ایک دن حضور نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیا اور آپ نے تین مرتبہ قسم کھائی کہ قسم ہے مجھے رب ذوالجلال کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ کہہ کر سر جھکا لیا، حاضرین مجلس میں سے ہر ایک نے یہ دیکھ کر سر جھکا لیا اور رونے لگے، ہمیں معلوم نہیں تھا کہ آپ ﷺ کس بات پر قسم کھا رہے ہیں، تھوڑی دیر کے بعد آپ ﷺ نے سر اٹھایا اور چہرہ پر خوشی کے آثار تھے اور آپ ﷺ کی خوشی ہمیں سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب اور پیاری

تھی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص پانچ نمازیں ادا کرے اور رمضان المبارک کے روزے رکھے، اپنے مال کی زکوٰۃ نکالے اور سات بڑے گناہوں سے بچے تو اس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس کو کہا جائے گا: سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جا۔

﴿الترغیب، نسائی﴾

صدقات کی فضیلت

اللہ حلال مال قبول کرتا ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے حلال رزق سے ایک کھجور کے برابر صدقہ خیرات کیا اور اللہ تعالیٰ تو حلال اور پاک مال کو ہی قبول کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس چھوٹے صدقہ کی اپنے ہاتھوں تربیت کرتا ہے۔ جیسا کہ تم میں سے کوئی اپنی بکری کے بچہ کی پرورش کرتا ہے حتیٰ کہ وہ صدقہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

صدقہ کر کے جہنم کی آگ سے بچو:

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ اگرچہ کھجور کا ٹکڑا خیرات کر کے ہی کیوں نہ ہو اور اگر یہ بھی میسر نہ ہو تو اچھی بات کہہ کر جہنم سے بچو۔

﴿بخاری، مسلم﴾

حرام کھانے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے

لوگو! اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک مال کو ہی قبول کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو وہی حکم فرمایا ہے جو اپنے رسولوں کو فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

یٰۤاَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًاؕ-اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ

﴿سورۃ المومنون، آیت ۵۱﴾

ترجمہ: ''اے پیغمبروں پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھا کام کرو، میں تمہارے کاموں کو جانتا ہوں۔'' (کنزالایمان)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ

﴿سورۃ بقرہ، آیت ۱۷۲﴾

ترجمہ: ''اے ایمان والو! کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں اور اللہ کا احسان مانو اگر تم اسی کو پوجتے ہو۔'' (کنزالایمان)

پھر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدمی لمبا سفر کرتا ہے، مشقت کی وجہ سے اس کے بال بکھرے ہوئے، چہرہ غبار آلود ہوتا ہے، وہ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر یارب یارب کرتا ہے حالانکہ اس کا کھانا پینا حرام، اس کا لباس حرام، اس کی غذا حرام، تو ایسے حال میں کہاں اسکی دعا قبول ہوسکتی ہے۔

﴿مسلم﴾

صدقہ دینے میں جلدی کرو:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص بارگاہ نبوت ﷺ میں حاضر ہوا اور دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ! صدقات میں سے کس صدقہ کا اجر زیادہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو صدقہ ایسی حالت میں کرے کہ تندرست ہو، دل میں مال کی حرص ہو، اپنے فقیر ہو جانے کا ڈر ہو، اور مالدار ہونے کی تمنا ہو، اور صدقہ

خیرات میں اتنی تاخیر نہ کر کہ جان گلے کو آجائے۔ (یعنی موت کا وقت قریب ہو جائے۔) اور تو یوں کہنا شروع کرے کہ فلاں کو اتنا اور فلاں کو اتنا حالانکہ اب تو مال فلاں (یعنی وارثوں) کا ہو گیا۔

﴿مسلم، بخاری﴾

سایہ عرش میں جگہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سات قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں ایسے دن جگہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔

۱) انصاف کرنے والا حاکم۔

۲) عبادت گزار نوجوان۔

۳) وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگا رہے۔

۴) وہ دو شخص جن میں اللہ ہی کیلئے محبت ہو، اسی پر ان کا اجتماع ہو اسی پر جدائی ہو۔

۵) وہ شخص جس کو خوبصورت عورت اپنی طرف متوجہ کرے اور کہہ دے میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔

۶) وہ شخص جو پوشیدہ طریقہ سے صدقہ کرے اور آنسو بہنے لگیں۔

﴿بخاری، مسلم﴾

صدقہ اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یقیناً صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے اور برے خاتمہ سے بچاتا ہے۔

﴿ترمذی﴾

صدقہ کیلئے افضل وقت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا

کہ یارسول اللہ ﷺ! کس وقت میں صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: رمضان المبارک میں۔

﴿ترمذی﴾

حسد کرنا کہاں جائز ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حسد دو آدمیوں کے علاوہ کسی کے اوپر جائز نہیں۔

۱) جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو، اور وہ اس کے حق کے راستے میں خرچ کرتا ہو۔

۲) جس کو اللہ تعالیٰ نے علم و حکمت عطا کی ہو اور وہ لوگوں کو سکھاتا ہے۔

﴿بخاری﴾

فائدہ:

اس حدیث میں حسد سے مراد رشک کرنا ہے۔ رشک اور حسد میں فرق یہ ہے کہ دوسرے شخص کیلئے نعمت کے زوال کی تمنا ہو تو یہ حسد ہے اگر نعمت کے حصول کیلئے تمنا اور آرزو ہو تو یہ حسد نہیں ہے۔ دوسرے کیلئے بھلائی کی دعا کرو۔

بہترین صدقہ:

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ (یعنی دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔) اور صدقہ خیرات میں جن کی پرورش کی ذمہ داری تم پر ہو ان سے ابتدا کرو اور بہتر صدقہ تو مالداری کی حالت میں ہے، اور جو اللہ تعالیٰ سے پاک بازی مانگتا ہے اللہ اس کو پاکباز بنا دیتا ہے اور جو غنا طلب کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو غنی کر دیتا ہے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

غنا کے ساتھ صدقہ کرنا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بہترین

صدقہ جودل کے ساتھ ہواور صدقات میں اپنے ذمہ جن کی پرورش ہو، ان سے ابتدا کرو۔

﴿بخاری﴾

پہلے اپنے پر خرچ کرو:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی عذرہ کے ایک صاحب نے اپنا غلام اپنے بعد آزاد کیا۔ (یعنی وصیت کی) حضور نبی کریم ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی، آپ ﷺ نے ان سے دریافت کیا کہ غلام کے علاوہ تیرے پاس اور کوئی مال ہے، اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو غلام مجھ سے کون خریدتا ہے؟ نعیم بن عبداللہ عدوی نے اس کو آٹھ درہم میں خریدا اور قیمت لے کر حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے وہ قیمت ان صاحب کو بلا کر دیدی اور فرمایا: اس میں سے سب سے پہلے اپنی ذات پر خرچ کر پھر کچھ بچ جائے تو اپنے خاندان والوں پر خرچ کر اور پھر بھی بچ جائے تو اپنے عزیز رشتہ داروں پر خرچ کر، اس کے بعد بھی بچ جائے تو پھر ادھر ادھر آگے پیچھے دائیں بائیں یعنی ہر طرح خرچ کر۔

﴿مسلم﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ صدقہ خیرات کیا کرو۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس ایک دینار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو اپنی ذات پر خرچ کر، پھر اس نے عرض کیا: ایک دینار اور بھی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اپنی بیوی پر خرچ کر۔ اس نے کہا: تیسرا دینار بھی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بچوں پر خرچ کرو۔ اس نے کہا: چوتھا دینار بھی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے خادم پر خرچ کر۔ اس نے عرض کیا: پانچواں دینار بھی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو تو اپنی صوابدید پر خرچ کر۔

﴿ابوداؤد، نسائی﴾

خرچ کرنے کی فضیلت

ہر روز فرشتوں کی دعا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر روز لوگ جب صبح کرتے ہیں تو آسمان سے دو فرشتے نازل ہوتے ہیں، ان میں سے ایک یہ دعا کرتا ہے کہ اے اللہ! (تیری راہ میں) خرچ سے منع والے کے مال کو برباد کر۔

﴿بخاری، مسلم﴾

اللہ خرچ کرنے کو محبوب رکھتا ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا: تو خرچ کر، تجھ پر خرچ کیا جائے گا۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ دیتا ہے) اور حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے، شب و روز کے خرچ سے اس میں کمی نہیں ہوتی۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے جب سے آسمان و زمین پیدا کیے وہ خرچ کرتے ہیں پھر بھی جو ان کے ہاتھ میں ہے اس میں کمی نہیں، اور فرمایا: اللہ کا عرش پانی پر ہے اور اس کے دوسرے ہاتھ میں میزان عدل ہے، بلند کرتا ہے اور نیچے کرتا ہے۔

﴿مسلم﴾

سخی اور بخیل:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بخیل اور سخی کی مثال ان دو آدمیوں کے مانند ہے کہ جن پر دو لوہے کی زرہیں ہوں، جس میں ان کے دونوں ہاتھ سینے اور گردن سے جکڑ گئے ہوں۔ سخی جب راہِ خدا میں خرچ کرتا ہے تو زرہ ڈھیلی ہو جاتی ہے جس سے انگلیوں کے پور تک ظاہر ہو جاتے ہیں اور

تنگی کے آثار ختم ہو جاتے ہیں......اور بخیل جب بھی راہِ خدا میں خرچ کا ارادہ بھی کرتا ہے تو زرہ کی ہر کڑی اپنی جگہ سخت ہو کر بدن میں گڑ جاتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی انگلیوں سے گریبان پکڑ کر فرما رہے ہیں کہ تو اس کو کھولنا چاہیے مگر کھول نہیں سکتا۔

﴿بخاری، مسلم﴾

گن گن کر خرچ نہ کرو:

حضرت اسماء بنت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: خرچ کیا کرا اور گن گن کر جمع نہ رکھ، ورنہ تجھے بھی گن گن کر دیا جائے گا اور مال بند کر کے نہ رکھنا، ورنہ تجھ پر بھی بند کر دیا جائے گا۔

﴿بخاری، مسلم﴾

اچھی بات کہنا اور بری سے روکنا صدقہ ہے:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ صدقہ خیرات کیا کرے۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اگر صدقہ کیلئے کوئی چیز نہ ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاتھ سے کمائی کرے جس سے اپنی ذات پر خرچ کرے اور صدقہ بھی کرے۔ عرض کیا: وہ بھی نہ ہو سکے تو آپ ﷺ نے فرمایا: پریشان حال حاجت مند کی مدد کرے۔ عرض کیا: یہ بھی نہ ہو سکے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اچھی بات لوگوں کو بتائے اور بری بات سے لوگوں کو روکے اور اپنے آپ کو برائی سے بچائے، یہ بھی اس کیلئے صدقہ ہے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

صدقہ کی تشریح نبوی وتوضیح:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ روزانہ جب سورج طلوع ہوتا ہے تو انسان پر اس کے ہر جوڑ کے بدلہ میں صدقہ لازم

ہو جاتا ہے۔حضور نبی کریم ﷺ نے صدقہ کی تشریح وتوضیح کرتے ہوئے فرمایا:

☆ دو آدمیوں کے درمیان صلح کرا دینا صدقہ ہے۔

☆ سوار کو سوار ہونے میں مدد کرنا اسی طرح سوار کو سواری پر سامان اٹھا دینا صدقہ ہے۔

☆ اچھی بات کہنا صدقہ ہے۔

☆ نماز کیلئے جانے والا ہر قدم صدقہ کا اجر رکھتا ہے۔

☆ راستہ سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا بھی صدقہ کا ثواب رکھتا ہے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

رشتہ داروں پر صدقہ کرنیکی فضیلت

یتیم رشتہ داروں پر خرچ کرنا صدقہ ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں مسجد میں تھی کہ حضور نبی کریم ﷺ نے عورتوں کو مخاطب کر کے فرمایا: اے عورتو! اللہ کی راہ میں صدقہ کیا کرو، اگرچہ تم کو اپنے زیورات میں سے دینا پڑے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا اپنے مال میں سے اپنے شوہر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور ان یتیموں پر جو خود ان کی گود میں پرورش پا رہے تھے، خرچ کرتی تھی۔ انہوں نے اپنے شوہر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ سے دریافت کرلو کہ میں تم پر اور ان یتیموں پر جو خود میری گود میں پرورش پاتے ہیں اپنے مال میں سے خرچ کروں تو یہ صدقہ صحیح ہوگا؟

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم خود ہی دریافت کرلو۔ یہ سن کر حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں چل پڑی، دروازہ پر پہنچی تو دیکھا کہ ایک انصاری عورت بھی اسی قسم کی بات معلوم کرنے کیلئے کھڑی ہے۔ اتنے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ تشریف لائے، ہم دونوں نے ان سے کہا آپ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض

کیجئے کہ دو عورتیں آپ ﷺ سے یہ پوچھنا چاہتی ہیں کہ اگر وہ اپنے ضرورت مند شوہروں اور ان یتیموں پر جو خود ان کی گود میں پرورش پا رہے ہیں، صدقہ کریں تو کیا یہ صدقہ ادا ہو جائے گا اور حضور نبی کریم ﷺ کو یہ بتانا کہ ہم کون دو عورتیں ہیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان دو عورتوں کا سوال آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: وہ کون دو عورتیں ہیں؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: زینب۔ آپ ﷺ نے پوچھا کون سی زینب؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی زینب۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ (ان کا صدقہ ادا ہو جائے گا) بلکہ ان کو دوگنا ثواب ملے گا۔ ایک رشتہ داری کا دوسرا صدقہ کا ثواب۔

﴿بخاری﴾

اولاد پر خرچ کرنے کا ثواب:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا مجھے ثواب ملے گا اگر (اپنے پہلے شوہر) ابوسلمہ کے بچوں پر خرچ کروں کہ وہ تو میری ہی اولاد ہے۔ (یعنی اپنی اولاد پر خرچ کرنے میں بھی اجر و ثواب ملتا ہے۔) حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ان پر خرچ کرتے رہو، تم کو ان پر خرچ کرنے کا اجر ملے گا۔

﴿بخاری، مسلم﴾

افضل دینار:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ آدمی جو خرچ کرتا ہے، اس میں سب سے افضل دینار وہ ہے جو اپنی اولاد پر خرچ کرے، پھر وہ دینار جو آدمی اپنے جہاد میں سواری کے جانور پر خرچ کرے، پھر وہ دینار جو اللہ کی راہ میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرے۔

﴿مسلم﴾

گھر والوں پر خرچ کرنے کا اجر:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوہریرہ! تو ایک دینار اللہ کے راستے میں خرچ کرے اور ایک دینار غلاموں کیلئے خرچ کرے اور ایک دینار تو کسی مسکین غریب کو صدقہ کرے اور ایک دینار تو اپنے گھر والوں پر خرچ کرے، ان سب سے اجر و ثواب میں بڑھا ہوا دینار وہ ہے جو تو اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے۔

﴿مسلم﴾

اہل و عیال پر خرچ کرنا صدقہ ہے:

حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب مسلمان اپنے اہل و عیال پر ثواب کی نیت سے خرچ کرتا ہے تو وہ اس کے حق میں صدقہ کا اجر رکھتا ہے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

طلاق شدہ بیٹی پر خرچ کرنا:

حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں تجھے بہترین عمل بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ضرور ارشاد فرمائیں۔ فرمایا: وہ صدقہ خیرات ہے جو تو اپنی اس بیٹی پر خرچ کرے جو شادی کے بعد تیرے گھر واپس ہو گئی ہے۔ (طلاق یا بیوہ ہونے کی وجہ سے) اور تیرے سوا اس کیلئے کمانے والا کوئی نہیں۔

﴿ابن ماجہ﴾

اپنوں کو دینے پر زیادہ اجر ہے:

حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ایک جوان باندی کو آزاد کیا اور میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے

اس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو اسے اپنے ماموؤں کو دیدیتی تو تیرے لیے زیادہ اجر وثواب کا باعث ہوتا۔

﴿بخاری، مسلم﴾

دینے کی ابتداء اپنوں سے کرو:

حضرت طارق محاربی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم مدینہ منورہ پہنچے تو دیکھا کہ حضور نبی کریم ﷺ منبر پر کھڑے خطبہ دے رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے خطبہ میں فرمایا: دینے والا ہاتھ اونچا ہوتا ہے اور دینے میں ابتداء ان سے کرو جن کی پرورش تمہارے ذمہ ہے۔ مثلاً ماں، باپ، بہن، بھائی وغیرہ پھر درجہ بدرجہ۔

﴿نسائی﴾

صدقہ کا دوہرا اجر:

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ فقیر مسکین پر صدقہ، صدقہ ہی ہے اور رشتہ دار پر صدقہ کا دوہرا اجر ہے، ایک صلہ رحمی دوسرا صدقہ۔

﴿ترمذی، نسائی﴾

قیمتی باغ رشتہ داروں میں تقسیم:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سب سے زیادہ دولت مند حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ تھے، اور انہیں اپنے باغات اور جائیدادوں میں سب سے زیادہ محبوب ''بیرحاء'' تھا۔ (یہ ایک قیمتی باغ کا نام تھا۔) اور یہ مسجد نبوی کے بالکل سامنے تھا اور رسول اللہ ﷺ اس میں تشریف لے جایا کرتے تھے اور اس کا عمدہ پانی (شوق سے) نوش فرماتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب قرآن پاک کی یہ آیت نازل ہوئی:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ.

ترجمہ: ''تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز

نہ خرچ کرو۔" (کنزالایمان)

تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بارگاہ نبوت ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

"لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ" اور مجھے اپنی ساری جائیداد میں سب سے زیادہ محبوب "بیرحاء" ہے، اس لیے اب وہی میری طرف سے اللہ کیلئے صدقہ ہے۔ مجھے امید ہے کہ آخرت میں مجھے اس کا ثواب ملے گا اور وہ میرے لیے ذخیرہ ہوگا۔ یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ اس کے بارے میں وہ فیصلہ فرما دیں جو اللہ تعالیٰ آپ کے ذہن میں ڈالے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! یہ تو بڑی فائدہ منداور کارآمد جائیداد ہے۔ میں نے تمہاری بات کو سنا۔ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ تم اس کو اپنے ضرورت مند قریبی رشتہ داروں میں تقسیم کرو۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں یہی کروں گا۔ چنانچہ انہوں نے وہ باغ اپنے قریبی رشتہ داروں اور چچازاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔

﴿بخاری، مسلم﴾

عورت اور خاوند کو خرچ کرنے کا ثواب:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب عورت اپنے شوہر کے مال میں سے بغیر بگاڑ کے خرچ کرے تو اس کو خرچ کرنے کی وجہ سے ثواب ملے گا اور اس کے شوہر کو کمانے کی وجہ سے اجر ملے گا اور خزانچی کو بھی اسی طرح ثواب ملے گا اور ایک کی وجہ سے دوسرے کے ثواب میں کمی نہ ہوگی۔ (یعنی ہر ایک کو اپنے عمل کا پورا پورا اجر دیا جائے گا۔)

﴿بخاری، مسلم﴾

امانت دار مسلمان خزانچی:

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: امانت

دار مسلمان خزانچی جو اس کو حکم ہوتا ہے، اس کے مطابق پورا پورا مال خوشدلی کے ساتھ دیدیتا ہے جس کو دینا ہوتا ہے تو اس کا شمار بھی صدقہ کرنے والوں میں ہوتا ہے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

مالک اور غلام کا اجر:

حضرت عمیر مولا ابی اللحم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے آقا گوشت کے ٹکڑے کرنے کیلئے فرمایا: میرے پاس ایک مسکین غریب آ گیا۔ میں نے تھوڑا سا گوشت اسکو دیدیا، میرے آقا کو جب اسکا علم ہوا تو انہوں نے مجھے مارا۔ میں بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہو کر اس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے میرے آقا کو بلا کر پوچھا کہ تو نے اسکو کیوں مارا؟ اس نے کہا: میرا مال میری اجازت کے بغیر دوسروں کو دیدیتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی وجہ سے تو تم دونوں اجر میں شریک ہو۔ دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ میں غلام تھا۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ میں اپنے آقا کے مال میں سے صدقہ کر سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں'' اور تم دونوں کیلئے ثواب نصف نصف ہوگا۔

﴿مسلم﴾

ہر اچھائی صدقہ ہے

آبرو کی حفاظت کیلئے خرچ کرنا:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر نیکی صدقہ ہے۔ آدمی کا اپنے اہل وعیال اور خود اپنی ذات پر خرچ کرنا صدقہ ہے، اور اپنی عزت و آبرو کی حفاظت میں خرچ کرنا بھی صدقہ کا درجہ رکھتا ہے اور مومن (اللہ کی راہ میں) جو بھی خرچ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے کا ضامن ہے، سوا تعمیر اور گناہ میں خرچ کے۔

محمد بن منکدر سے پوچھا گیا آبرو کی حفاظت پر خرچ کرنے سے کیا مراد ہے؟

فرمایا: شاعر کو یا ایسی زبان والے کو دیا جائے، جس سے (بدکلامی کا) خوف ہو۔

﴿دار قطنی﴾

نیکی کا ہر کام صدقہ ہے:

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نیکی کا ہر کام صدقہ ہے۔

﴿مسلم﴾

خندہ سے پیشانی ملاقات:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھو، چاہے اپنے مسلمان بھائی سے خندہ پیشانی سے ہی ملاقات کیوں نہ ہو۔

﴿مسلم﴾

افضل اعمال:

حضرت عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا: یارسول اللہ ﷺ! اعمال میں سب سے افضل عمل کونسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایسا یقین و ایمان رکھنا کہ اس میں شک نہ ہو اور جہاد جس میں خیانت نہ ہو اور مقبول حج۔ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: افضل نماز کونسی ہے؟ ارشاد فرمایا: جس نماز میں رکعت ہو۔ (یعنی تلاوت قرآن زیادہ پڑھا جائے) پوچھا: افضل صدقہ کونسا ہے؟ فرمایا: غریب آدمی کا اپنی محنت کی کمائی سے خرچ کرنا۔ آپ ﷺ سے سوال کیا گیا: افضل ہجرت کونسی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو چھوڑ دے۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: بہترین جہاد کونسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جان و مال سے مشرکین سے جہاد کرنا۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: بہترین شہادت کونسی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس میں اپنا خون بہایا جائے اور گھوڑا بھی زخمی ہو جائے۔

﴿ابوداؤد، نسائی﴾

ایک درہم کا اجر:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بعض دفعہ ایک درہم کا صدقہ ایک لاکھ درہم سے اجر و ثواب میں بڑھ جاتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ کیسے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص کے پاس دو درہم تھے، اس نے ان میں سے ایک درہم صدقہ کر دیا جبکہ دوسرا شخص بہت بڑا مالدار ہے وہ اپنے مال میں ایک لاکھ درہم صدقہ کرتا ہے۔

﴿نسائی﴾

مسلمانوں کے صدقات پر طعن کرنا:

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہمیں حضور نبی کریم ﷺ نے صدقہ کرنے کا حکم دیا تو ہم نے خیرات کیلئے مزدوری کی۔ حضرت ابوعقیل رضی اللہ عنہ نے مزدوری کر کے آدھا صاع صدقہ کیا جبکہ دوسرے شخص صدقہ میں بہت زیادہ مال لے کر آئے۔ یہ سن کر منافقین کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ اس کے تھوڑے صدقہ سے بے نیاز ہے اور یہ دوسرا کہ جس نے بہت مال صدقہ کیا، اس نے تو دکھاوے اور شہرت کیلئے خرچ کیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی:

اَلَّذِیْنَ یَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الصَّدَقٰتِ وَ الَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَیَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ.

﴿سورۂ توبہ﴾

ترجمہ: ''وہ جو عیب لگاتے ہیں ان مسلمانوں کو کہ دل سے خیرات کرتے ہیں، اور ان کو جو نہیں پاتے مگر اپنی محنت سے تو ان سے ہنستے ہیں اللہ ان کی ہنسی کی سزا دے گا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔'' (کنزالایمان)

﴿بخاری، مسلم﴾

مہمان نوازی کا نرالا انداز:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی بارگاہ نبوت ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں پریشان اور بھوکا ہوں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے کھانا لانے کیلئے اپنے گھر آدمی بھیجا۔ گھر میں سے جواب ملا جس خدا نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، اس کی قسم! ہمارے پاس تو پانی کے سوا کھانے کیلئے کچھ نہیں۔ دوسرے گھر میں بھیجا تو وہاں سے بھی یہی جواب ملا۔ الغرض تمام ازواج مطہرات کے گھروں سے یہی جواب ملا کہ گھر میں پانی کے سوا کھانے کیلئے کچھ بھی نہیں......تو حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کہ کوئی شخص ہے جو ان کی اس رات کی مہمانی کرے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ جو کہ انصار میں سے تھے انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں ان کی مہمانی کروں گا اور ان کو گھر لے گئے اور بیوی سے کہا کہ کھانے کیلئے کچھ ہے؟ اس نے کہا: بچوں کیلئے تھوڑا سا ہے اور اس کے سوا گھر میں کچھ بھی نہیں۔ انہوں نے بیوی سے کہا کہ بچوں کو بہلا کر سلا دو اور ہم کھانا لے کر مہمان کے ساتھ بیٹھ جائیں گے اور تو چراغ درست کرنے کے بہانے سے اٹھ کر اسے بجھا دینا، چنانچہ بیوی نے ایسا ہی کیا اور دونوں میاں بیوی اور بچوں نے فاقہ سے رات گزاری۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ جب بارگاہ نبوت ﷺ میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو تمہارا مہمان کے ساتھ رات کا برتاؤ بہت پسند آیا اور اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

وَ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ

﴿سورۃ الحشر﴾

ترجمہ: ''اور اپنی جانوں پر انکو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو۔''

﴿بخاری، مسلم﴾

دودھ پینے کیلئے جانور دینے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بہترین منیحہ ولادت کے قریب دودھ دینے والے جانور کا ہے جو صبح و شام ایک بڑا پیالہ دودھ دے، بے شک اس کا اجر ثواب بہت زیادہ ہے۔

﴿مسلم﴾

صبح شام صدقہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو کسی کو جانور دودھ پینے کیلئے دے تو یہ اس کیلئے اس کے دودھ کے بدلہ میں صبح و شام کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔

﴿مسلم﴾

فائدہ:

اسکا مطلب یہ ہے کہ وہ جانور جو صبح وشام دودھ دے گا تو اس مالک کیلئے صدقہ ہوگا۔

دودھ دینے کا اجر جنت ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: چالیس خصلتیں باعث اجر ہیں جس میں سب سے اعلیٰ دودھ دینے والی بکری کسی کو دودھ کیلئے دینا ہے، جو شخص ثواب کی امید رکھے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے وعدہ کی تصدیق کرتے ہوئے ان میں سے کسی پر عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمادے گا۔

﴿بخاری﴾

حسن بن عطیہ فرماتے ہیں کہ ہم چالیس میں سے دودھ دینے والی بکری کے علاوہ سلام کا جواب دینا، چھینکنے والی کی چھینک کا جواب دینا، راستہ سے تکلیف دینے والی چیز کا ہٹادینا وغیرہ پندرہ خصلتوں تک شمار کر سکے آگے نہیں۔

فائدہ از مترجم:

مندرجہ بالا حدیث کے آخر میں حضرت حسان بن عطیہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول راوی نے نقل کیا ہے کہ ہم ان خصلتوں کی پندرہ سے زیادہ شمار نہ کر سکے۔ مگر عمدۃ القاری میں علامہ عینیؒ لکھتے ہیں کہ ابن بطال علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حسان بن عطیہ کا شمار نہ کر سکنے پر لازم نہیں آتا کہ کوئی دوسرا بھی ان چالیس خصلتوں کو شمار نہیں کر سکا۔ ابن بطالؒ فرماتے ہیں کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ ہمارے زمانہ میں بعض اہل علم حضرات نے ان خصائل کو شمار کیا تو وہ چالیس سے بھی زیادہ تک پہنچ گئے، ان میں مندرجہ ذیل خصلتیں شمار کیں۔

’’(۱) کسی کو دودھ پینے کیلئے جانور وغیرہ دینا، (۲) قطع رحمی کرنے والے سے صلہ رحمی کرنا، (۳) بھوکے کو کھانا کھلانا، (۴) پیاسے کو پانی پلانا، (۵) سلام کا جواب دینا، (۶) چھینکنے والے کا جواب یرحمک اللہ سے دینا، (۷) ہر تکلیف دہ مہر کو راستہ سے ہٹا دینا، (۸) کاریگر کی مدد کرنا، (۹) ناسمجھ کی مدد کرتے ہوئے کام کر دینا، (۱۰) کسی رشتہ دار کو حمل والا جانور دیدینا جو ابھی پیدا نہیں ہوا، (۱۱) کسی کو جوتے کا تسمہ دیدینا، (۱۲) خوف زدہ شخص سے پیار سے بات کرنا کہ مانوس ہو جائے۔ (۱۳) کسی کی بے چینی و پریشانی کو دور کرنا، (۱۴) اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرنا، (۱۵) مسلمان کی پردہ پوشی کرنا، (۱۶) کسی کے آنے پر جگہ کو کشادہ کرنا، (۱۷) کسی مسلمان بھائی کو خوش کرنا، (۱۸) کسی مظلوم کی مدد کرنا، (۱۹) ظالم جابر کو ظلم سے روکنا، (۲۰) کسی کو اصلاح اور خیر کی راہ بتا دینا، (۲۱) نیکی کا حکم دینا، (۲۲) برے کاموں سے منع کرنا، (۲۳) لوگوں کی آپ میں صلح کرانا، (۲۴) اگر دینے کیلئے کچھ نہ ہو تو مسکین کو اچھی بات کہہ کر واپس کرنا، (۲۶،۲۵) درخت لگانا یا کھیتی اگانا اور اس

میں سے پرندوں یا انسان یا جانوروں کا کھانا، (۲۷) مسلمان کیلئے سفارش کرنا، (۲۸) بیمار کی عیادت کرنا، (۲۹) مسلمان بھائی سے مصافحہ کرنا، (۳۰) صرف اللہ کیلئے کسی سے محبت کرنا، (۳۱) اللہ کیلئے مل کر بیٹھنا، (۳۲) اللہ کیلئے کسی حوالے سے مسلمان سے ملاقات کرنا، (۳۳) صرف اللہ کیلئے کسی سے محبت کرنا، (۳۴) پڑوسی کو ہدیہ دینا، (۳۵) کسی عزت دار مسلمان کو ذلیل ہونے کے موقع پر اس پر رحم کرنا، (۳۶) امیر آدمی کے تنگدست ہونے پر رحم کرنا، (۳۷) علماء کو اگر جاہل بے آبرو کرے تو اس کی عزت و آبرو کو بچائے، (۳۸) غیبت کرنے والے کی تردید کرنا، (۳۹) مسلمان کو سلام کرنا، (۴۰) سواری پر سامان لادنے والے شخص کی مدد کرنا۔'' (واللہ اعلم)

زرعی زمین بغیر کرایہ کے دینا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک زمین پر ہوا جس کی کھیتی لہلہا رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کس کی کھیتی ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں شخص کی زمین ہے، اس نے کرایہ پر دی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ بجائے کرایہ کے ویسے ہی دیدیتے تو ان کیلئے کرایہ لینے سے زیادہ بہتر تھا۔

﴿مسلم﴾

کسی کو راستہ بتانا:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی کو دودھ کا جانور ہدیہ کرے یا کوئی قرض ادا کردے یا کسی راستہ گم ہوئے شخص کو راستہ بتادے یا غلام ہدیہ کر کے ان سب کا اجر و ثواب غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

﴿ترمذی﴾

کسی کو تکلیف نہ دینا بھی صدقہ ہے:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

دریافت کیا: یا رسول اللہ ﷺ! بہترین عمل کونسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔ میں نے دریافت کیا: کونسا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کی قیمت زیادہ ہو اور گھر والوں کا محبوب ہو۔ میں نے عرض کیا اگر مجھ سے یہ کام نہ ہو سکے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس قسم کے کام کرنے والوں اور محتاجوں کے ساتھ تعاون کر، اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی طرف سے کسی کو برائی اور تکلیف نہ پہنچانا کیونکہ یہ بھی تیرے لیے صدقہ کے حکم میں ہے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

کاشتکاری کی فضیلت اور کاشتکار کیلئے صدقے کا اجر:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی بھی مسلمان کھیتی کرتا ہے یا کوئی پودا لگاتا ہے تو اس میں سے انسان یا جانور یا پرندے کھالیں تو یہ کھیتی والے کے حق میں صدقہ کا اجر ہے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

درخت لگانا:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان درخت لگائے پھر اس پر سے کوئی بھی کھالے تو وہ اس کیلئے صدقہ ہے۔ اسی طرح اگر اس میں چوری ہو جائے اور درندہ یا پرندہ کھالے یا کسی طرح کوئی اس میں کمی کرے تو سب سے صدقہ کے حکم میں ہے۔

دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ مسلمان جب پودا لگائے یا کاشتکاری کرے اور اس میں سے انسان یا جانور کھالے یا اس میں کسی وجہ سے نقصان ہو جائے تو یہ اس کے حق میں صدقہ ہے۔

﴿مسلم﴾

مرحوم شخص کے قرض کی ادائیگی کی فضیلت

مقروض کی نماز جنازہ نبی کریم ﷺ نہ پڑھاتے:

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم بارگاہ نبوت ﷺ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا۔ صحابہ کرام نے اس پر نماز جنازہ پڑھانے کیلئے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس پر قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے دوسرا سوال کیا اس نے ترکہ میں کوئی مال چھوڑا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا نہیں۔ آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی؟ تھوڑی دیر کے بعد دوسرا جنازہ لایا گیا۔ صحابہ کرام نے اس کی نماز جنازہ پڑھانے کیلئے بھی عرض کیا: آپ ﷺ نے وہی سوال فرمایا اس پر قرض ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: ہاں! یا رسول اللہ ﷺ یہ شخص مقروض ہے تو آپ ﷺ نے وسرا سوال کیا اس نے ترکہ میں کوئی مال چھوڑا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: تین دینار چھوڑے ہیں۔ آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ بھی پڑھائی، پھر تیسرا جنازہ لایا گیا اور اس پر بھی نماز پڑھانے کیلئے آپ ﷺ سے عرض کیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا اس نے پیچھے کوئی مال چھوڑا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: کچھ نہیں چھوڑا۔ آپ ﷺ نے پوچھا اس پر قرض ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: اس پر تین دینار قرضہ ہے۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا: تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھ لو۔ اس پر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ نماز جنازہ پڑھائیں، اس کا قرضہ میرے ذمہ ہے تو آپ ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

﴿بخاری﴾

مرحوم شخص کے قرض کی ادائیگی کا اجر:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کا انتقال ہوگیا ہم نے اس کو غسل دیا کفن دیا، خوشبو لگائی اور اس کو مقام جبریل نامی جگہ جہاں حضور نبی کریم ﷺ کیلئے جنازے رکھے جاتے تھے اس کا جنازہ رکھ دیا اور حضور نبی کریم ﷺ کو نماز جنازہ کیلئے اطلاع دی، آپ ﷺ ہمارے ساتھ پیدل تشریف لائے اور فرمایا کیا تمہارا مرنے والا ساتھی مقروض ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: ہاں، یارسول اللہ ﷺ! اس پر دو دینار قرضہ ہے۔ تو آپ جنازہ سے پیچھے ہٹ گئے، ہم میں سے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اس کے دو دینار کا قرضہ میرے ذمہ۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: وہ دو دینار تیرے ذمہ اور تیرے مال میں صاحب مال کا حق تیرے پر اور مرنے والا دونوں دینار سے بری۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ دوبارہ ملاقات پر حضور نبی کریم ﷺ نے پوچھا: ان دو دینار کا کیا ہوا؟ تو میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے وہ صاحب حق کو ادا کر دیئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اب اس کی قبر ٹھنڈی ہوئی۔

﴿دار قطنی﴾

مرحوم کا قرض ادا کرنا جہنم سے بچنے کا ذریعہ ہے:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے جب جنازہ لایا جاتا تو آپ ﷺ اس کے اعمال کے متعلق نہ پوچھتے تھے بلکہ اس کے قرض کے بارے میں دریافت فرماتے اگر بتایا جاتا کہ اس پر قرضہ ہے تو آپ ﷺ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھاتے اور قرضہ نہ ہوتا تو آپ ﷺ نماز جنازہ پڑھاتے۔ ایک جنازہ لایا گیا آپ ﷺ جنازہ پر نماز کیلئے کھڑے ہوئے تاکہ نماز شروع کریں۔ آپ ﷺ سے دریافت کیا تمہارے ساتھی پر قرضہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! دو دینار قرض ہے۔ آپ ﷺ پیچھے ہٹ گئے اور فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! وہ دو دینار میرے ذمہ اور مرحوم اس سے بری ہے۔ آپ ﷺ آگے بڑھے اور نماز پڑھائی، اور پھر حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں جہنم سے بچائے جیسا کہ تم نے اپنے مرحوم بھائی کی گردن کو جہنم سے چھڑایا۔

اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا جب بھی کوئی مرنے والا مقروض ہوتا ہے تو وہ اپنے قرض کی وجہ سے بندھا رہتا ہے اور اس کا قرضہ ادا کر کے جو بھی (مسلمان) اس کی گردن چھڑاتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی گردن کو جہنم کی آگ سے آزاد کر دے گا۔ مجلس میں سے کسی نے عرض کیا کہ یہ صرف حضرت علی المرتضیٰ کیلئے خاص ہے، یا تمام مسلمانوں کیلئے آپ ﷺ نے فرمایا: تمام مسلمانوں نے کیلئے۔

﴿دار قطنی﴾

ایصال ثواب

صدقہ کا میت کو ثواب ملتا ہے:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص بارگاہ نبوت ﷺ میں آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میری والدہ کا اچانک انتقال ہو گیا ہے اور اس نے کوئی وصیت بھی نہیں کی اگر انہیں بات کرنے کی مہلت ملتی تو ضرور صدقہ کیلئے فرماتیں، اگر میں اسکی طرف سے صدقہ کروں تو اس کو ثواب ملے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

﴿بخاری، مسلم﴾

والدہ کیلئے باغ صدقہ کر دیا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اپنی والدہ کی وفات کے وقت موجود نہ تھے، کہیں باہر گئے ہوئے تھے واپسی پر وہ بارگاہ

نبوت ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میری والدہ فوت ہوگئیں اور میں گھر میں موجود نہ تھا اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کا ان کو فائدہ ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ انہوں نے یہ سن کر عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا مخراقی باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔

﴿بخاری﴾

والدہ کی طرف سے صدقہ کرنا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے والد فوت ہوگئے ہیں اور انہوں نے مال چھوڑا ہے مگر وصیت نہیں کی، کیا میرا ان کی طرف سے صدقہ کرنا ان کیلئے فائدہ مند ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

﴿مسلم﴾

کتے کو پانی پلانے پر مغفرت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک شخص چلا جا رہا تھا، راستے میں اسے شدت سے پیاس لگی کنواں دیکھا تو اس میں اترا اور پانی پی کر باہر آیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ ایک کتا پیاس کی وجہ سے ہانپ رہا ہے اور پیاس کی شدت میں کیچڑ چاٹ رہا ہے۔ اس کو خیال آیا کہ اسکو بھی پیاس کی ایسی ہی تکلیف ہے جیسی کہ مجھے تھی وہ دوبارہ کنوئیں میں اترا اور اپنے چمڑے کا موزہ پانی سے بھرا، اور اس کو منہ سے تھام کر اوپر چڑھا اور باہر آ کر کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ کو اس کا یہ عمل بہت پسند آیا اور اس کی مغفرت فرما دی۔ صحابہ کرام نے حضور نبی کریم ﷺ نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہمارے لیے جانوروں میں بھی اجر و ثواب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر جان میں اجر و ثواب ہے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

میت کیلئے افضل صدقہ:

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میری والدہ فوت ہوگئی ہیں، ان کیلئے کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پانی''، چنانچہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کنواں کھدوایا اور اس کا ثواب اپنی والدہ کیلئے وقف کر دیا۔

﴿ابوداؤد، ابن ماجہ﴾

پانی پلانے کا اجر:

حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ لوگوں کے اونٹ بھٹکے ہوئے میرے حوض پر آجاتے ہیں، اگر میں ان کو پانی پلاؤں تو میرے لیے کیا ثواب ہے؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہاں، ہر تر جگر والے میں اجر ہے۔ (یعنی ہر جانور جو جگر رکھتا ہے کے کھانے پلانے میں اجر ہے۔)

﴿ابن ماجہ﴾

یوم قیامت پانی پلانے پر سفارش:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یوم قیامت اہل جنت کی صفیں قائم ہوں گی، ایک شخص کا کسی پر گزر ہوگا، وہ اس سے کہے گا: تجھے یاد نہیں تو نے مجھ سے (دنیا میں) پانی مانگا تھا اور میں نے تجھے پانی پلایا تھا اس پر وہ اس کی سفارش کرے گا۔ دوسرے شخص کا کسی پر گزر ہوگا وہ کہے گا تجھے یاد نہیں میں نے تجھے وضو کیلئے پانی دیا تھا چنانچہ وہ اس کیلئے سفارش کرے گا۔ (چنانچہ اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔)

﴿ابن ماجہ﴾

بعد وصال اعمال کا فائدہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب

کوئی شخص مرجاتا ہے تو اس کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں مگر تین اعمال ایسے ہیں کہ مرنے کے بعد بھی ان کا ثواب اس کو پہنچتا رہتا ہے۔

(۱) صدقہ جاریہ۔

(۲) وہ علم جس سے مرنے کے بعد فائدہ اٹھایا جائے۔

(۳) نیک اولاد جو مرنے کے بعد دعائے خیر کرے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کو مرنے کے بعد حسب ذیل اعمال کی نیکیاں پہنچتی رہتی ہیں:

☆ عالم کا وہ علم جو اس نے لوگوں کو سکھایا۔

☆ وہ اولاد صالح اور نیک چھوڑی ہو۔

☆ قرآن مجید کو ترکہ میں چھوڑا ہو۔

☆ مسجد بنائی ہو۔

☆ مسافروں کیلئے سرائے (مسافرخانہ) بنایا ہو۔

☆ نہر جاری کی ہو۔

☆ ایسا صدقہ جو اپنی زندگی اور صحت میں دیا تھا، بعد وصال بھی پہنچتا رہے۔ (یعنی اس کے مرنے کے بعد لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں۔)

﴿ابن ماجہ﴾

فضائل صدقات

تین راتوں کا صدقہ قبول:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص کہنے لگا کہ آج رات میں ضرور صدقہ کروں چنانچہ وہ اپنا صدقہ لے کر گھر سے

نکلا، تا کہ کسی کو دے۔ اتفاق سے جس کو دیا وہ بدکار عورت تھی صبح لوگوں میں اس کا چرچا ہوا کہ کسی نے رات کو فلاں بدکار عورت کو صدقہ دیا ہے، اسے معلوم ہوا تو اس نے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر کیا اور ارادہ کیا کہ آج رات پھر صدقہ کروں گا۔ اس رات جس کو دیا وہ دولت مند شخص تھا۔ صبح لوگوں میں چرچا ہوا کہ کسی نے فلاں دولت مند شخص کو صدقہ دیا ہے۔ اس نے اس پر بھی اللہ کا شکر کیا اور تیسری رات پھر اپنا صدقہ لے کر نکلا، تا کہ کسی کو دے اس رات جس شخص کو صدقہ دیا وہ چور تھا۔ صبح لوگوں میں چرچا ہوا کہ کسی نے رات کو چور کو صدقہ دیا ہے۔ تو وہ کہنے لگا: اے اللہ! بدکار عورت، دولت مند شخص، چور سب پر تیرا شکر ہے۔ خواب میں اسے بتایا گیا کہ تیری تینوں راتوں کے صدقات اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو گئے۔ کیا بعید ہے کہ بدکار عورت تیرے صدقہ کی وجہ سے توبہ کر کے پاکدامن ہو جائے اور دولت مند شخص کو غیرت آ جائے کہ وہ خود بھی راہِ خدا میں صدقہ کرے اور چور کو بھی چوری سے توبہ کی توفیق ہو جائے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

کپڑے، کھانا اور پانی کے صدقات کا اجر:

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان بھی کسی ننگے کو کپڑے پہنائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن جنت کا سبز جوڑا پہنائے گا اور جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے پھل کھلائے گا اور اگر کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں مہر لگی ہوئی خالص شراب طہور پلائے گا۔

﴿ابوداؤد، ترمذی﴾

جنتی شخص:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک دن فرمایا: آج کس نے روزہ رکھا ہے؟ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے

پھر آپ نے فرمایا: آج کس نے نماز جنازہ پڑھی ہے؟ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں نے۔ آپ نے دریافت کیا آج کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں نے۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا: آج کس نے مریض کی بیمار پرسی کی ہے؟ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں نے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جس آدمی میں یہ سب باتیں جمع ہو جائیں وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔

﴿مسلم﴾

اسلام میں اچھا برا طریقہ رائج کرنا:

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم بارگاہ نبوت ﷺ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ صبح ہی صبح لوگ ننگے بدن، ننگے پیر، بدن پر چمڑے کا لباس گردنوں میں تلواریں لٹکائے ہوئے آئے جو اکثر بلکہ سب ہی قبیلہ معزسے تھے، ان کو فاقہ زدہ دیکھ کر حضور نبی کریم ﷺ کا چہرہ انور متغیر ہوگیا اور آپ حجرہ مبارک تشریف لے گئے تھوڑی دیر کے بعد باہر تشریف لائے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دینے کا حکم فرمایا، نماز پڑھائی اور پھر خطبہ دیا جس میں آپ ﷺ نے قرآن پاک کی سورۂ نساء اور سورۂ حشر کی آیات تلاوت فرمائیں:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ الخ اور

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ الخ

اور پھر فرمایا ہر شخص صدقہ کرے، اپنے مال میں سے، کپڑے سے، اناج اور کھجور سے، آپ نے یہاں تک فرمایا کہ کچھ نہ ہو تو کھجور کا ٹکڑا ہی صدقہ کرو۔ یہ سن کر ایک انصاری اٹھے اور اتنا بڑا وزنی تھیلا لائے کہ جس کو وہ اٹھا نہ سکتے تھے، یہ دیکھ کر لوگ آگے پیچھے صدقہ خیرات لائے۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ تھوڑی دیر میں غلہ اور کپڑے کے ڈھیر لگ

گئے اور میں نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا تو خوشی کے مارے آپ ﷺ کا چہرہ مبارک چمک رہا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جو بھی اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے، اس کو اس کا اجر ملے گا اور اس کے بعد اس اچھے طریقہ پر جو بھی عمل کرے گا اس کا بھی اجر ملے گا اور اس کی وجہ سے ان کے ثواب میں کسی قسم کی کمی نہ ہوگی اور جو اسلام میں برا طریقہ نکالے اس کو تو اس کا گناہ ہوگا ہی اور اس کے بعد جو بھی اس پر چلے گا اس کا بھی گناہ اس کو ہوگا اور اس کی وجہ سے ان کے گناہ میں کسی قسم کی کمی نہیں ہوگی۔

﴿مسلم﴾

بادل کا باغ کو سیراب کرنا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک شخص ایسی زمین پر چل رہا تھا کہ جس میں پانی کا نام ونشان نہ تھا، اچانک اس نے بادل میں سے ایک آواز سنی کہ فلاں شخص کے باغ کو سیراب کرو، پھر وہ بادل ایک جانب بڑھا اور یک پتھریلی زمین پر برسا، وہ پانی چھوٹی چھوٹی نالیوں میں سے ایک بڑے نالے میں جمع ہوکر آگے چلا۔ وہ شخص پانی کے پیچھے پیچھے چلا گیا دیکھا کہ ایک آدمی اپنے باغ میں کھڑا بیلچے سے باغ میں پانی پھیلا رہا ہے۔ اس شخص نے اس سے دریافت کیا کہ اے اللہ کے بندے! تیرا نام کیا ہے؟ اس نے وہی نام بتایا جو اس نے بادل میں سے سنا تھا، باغ والے نے کہا: اے بندہ خدا! تو میرا نام کیوں پوچھتا ہے؟ اس نے جواب دیا جس بادل کا یہ پانی ہے میں نے اس میں سے یہ آواز سنی تھی جس میں تیرا نام لے کر کہا کہ فلاں کے باغ کو سیراب کر تو مجھے بتا کہ باغ میں ایسا کونسا عمل کرتا ہے؟ اس شخص نے جواب دیا جب تو نے مجھ سے دریافت کیا ہے تو سن میں اس کی پیداوار کو دیکھتا ہوں کہ جو اس باغ سے نکلتی ہے پھر اس کی تہائی پیداوار کو اللہ کی راہ میں خیرات کرتا ہوں اور ایک تہائی میں اور میرے بچے کھاتے ہیں اور ایک تہائی پھر اسی باغ میں لگا دیتا ہوں۔

﴿مسلم﴾

بھیک مانگنا اور کسی سے سوال کرنا منع ہے

بہترین عطا صبر ہے:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سے انصار کے کچھ لوگوں نے طلب کیا، آپ نے ان کو عطا فرمایا۔ انہوں نے پھر مانگا، آپ ﷺ نے پھر عطا کیا اور اتنا دیا کہ آپ ﷺ کے پاس جو تھا وہ سب ختم ہوگیا، پھر آپ نے فرمایا کہ میرے پاس جو کچھ ہوتا ہے میں اس کو تم سے چھپا کر اپنے پاس جمع نہیں رکھتا۔ جو شخص بھی پاکدامنی چاہے گا اللہ تعالیٰ اس کو پاکدامن بنائے گا اور جو غنا طلب کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو غنا سے نوازے گا اور جو بھی اللہ تعالیٰ سے صبر مانگے گا اللہ تعالیٰ اس کو صبر عطا کرے گا اور کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہترین اور وسیع عطا صبر سے بڑھ کر نہیں دیا گیا۔

﴿بخاری، مسلم﴾

کسی سے سوال نہ کرو:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے قسم کھا کر فرمایا کہ تم میں سے کوئی رسی لے کر جنگل سے اپنی پیٹھ پر لکڑیاں لا کر بیچے، یہ اس کیلئے اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے کہ کوئی دے اور کوئی نہ دے۔

﴿بخاری﴾

دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں: تم میں سے کوئی صبح جنگل جائے اور اپنی پیٹھ پر لکڑیاں لائے، اس کو بیچ کر اس میں سے صدقہ بھی کرے اور لوگوں سے سوال سے بھی مستغنی رہے۔ یہ سوال کرنے سے بہتر ہے کچھ لوگ دیں اور کچھ نہ دیں۔

﴿مسلم﴾

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں تم

سے کوئی رسی لے کر لکڑیاں کا گٹھرا اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے اور اسکے بیچ کر اپنا گزارہ کرے، یہ اس کیلئے لوگوں سے سوال کرنے سے بہتر ہے کہ کچھ لوگ دیں اور کچھ نہ دیں۔

﴿مسلم﴾

اوپر والا ہاتھ نیچے والے سے بہتر ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے اور خیرات کرنے اور سوال سے بچنے کا تذکرہ فرما رہے تھے۔ اسی ذیل میں آپ ﷺ نے فرمایا: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اوپر والا ہاتھ دینے والا ہے اور نیچے والا ہاتھ سوال کرنے والا ہے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

برکت والا مال:

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے مجھے عطا کیا، میں نے پھر مانگا۔ آپ ﷺ نے پھر مجھے عطا فرمایا، پھر میں نے آپ ﷺ سے سوال کیا۔ آپ ﷺ نے پھر عطا کر دیا۔ پھر فرمایا: یہ مال سرسبز اور لذیذ ہے پس جو شخص اس کو طیب نفس سے حاصل کرے تو اس کو اس میں برکت دی جاتی ہے اور جو شخص اس کو نفس کی لالچ سے حاصل کرے تو اس کو اس میں برکت نہیں دی جاتی اور اس کی حالت اس شخص کی طرح ہوتی ہے جو کہ کھائے اور سیر نہ ہو۔ اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

کسی سے سوال نہ کرنا:

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سات آٹھ یا نو آدمی حضور نبی کریم ﷺ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کے رسول کی بیعت نہیں کرو گے؟ اور قریب ہی کے زمانہ میں ہم بیعت کر چکے تھے۔ ہم نے

عرض کیا: کیا رسول اللہ ﷺ! ہم نے تو بیعت کر لی ہے۔ (یعنی اسلام لے آئے ہیں۔) تھوڑی دیر بعد پھر آپ نے یہی ارشاد فرمایا کہ تم اللہ تعالیٰ کے رسول کی بیعت نہیں کرو گے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم تو اسلام پر بیعت کر چکے ہیں پھر کس بات پر بیعت کریں؟ آپ نے فرمایا: اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو گے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے، اور پانچ وقت کی نماز ادا کرو گے، اور اللہ کی اطاعت کرو گے، اور ایک بات آہستہ سے یہ فرمائی کہ لوگوں سے کسی قسم کا سوال نہ کرو گے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے اس کے بعد ان مجلس والوں کو دیکھا کہ ان میں سے کسی کا کوڑا بھی سواری سے نیچے گر جاتا تو وہ کسی سے نہ کہتا کہ وہ اس کو اٹھا دے۔

﴿مسلم﴾

حاجت اللہ سے طلب کرو:

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص فقر و فاقہ میں مبتلا ہو جائے پھر وہ اس کا انسانوں پر اظہار کرے تو اس کے اس فاقہ کو بند نہیں کیا جائے گا اور جس شخص نے اپنی حاجت کو اللہ رب العزت سے طلب کیا تو بہت جلد اللہ تعالیٰ اس کو غنا سے نوازے گا یا تو جلدی کی موت سے یا جلدی کے غنا سے۔

﴿ابو داؤد، ترمذی﴾

جنت کی ضمانت:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص میرے ساتھ اس بات کا عہد کرے کہ میں لوگوں سے سوال نہیں کروں گا تو میں اس کیلئے جنت کا ضامن ہوں۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں اس کا عہد کرتا ہوں چنانچہ اس کے بعد حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے کسی سے سوال نہ کیا؟

﴿ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ﴾

سوال کرنا انسان کے چہرے پر ایک زخم ہے:

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سوال کرنا ایک زخم ہے جس سے انسان اپنے چہرے کو زخمی کرتا ہے مگر یہ کہ انسان کسی حاکم سے سوال کرے یا کسی ایسی چیز کا سوال کرے جس کے بغیر چارہ کار نہ ہو۔

﴿ابن ماجہ، نسائی﴾

سوال کی برائی:

حضرت عائذ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بارگاہ نبوت ﷺ میں ایک شخص آیا۔ اور اس نے سوال کیا آپ نے اس کو عطا فرمایا، جب وہ واپس جانے لگا اور دروازے کی دہلیز پر قدم رکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تمہیں سوال کی برائی کا پتہ چل جائے تو کوئی بھی کسی کے پاس کچھ مانگنے نہ جائے۔

﴿نسائی﴾

احترام والدین کی فضیلت

اللہ کے ہاں محبوب عمل:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب عمل کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا: نماز کو وقت پر ادا کرنا۔ میں نے عرض کیا: اس کے بعد کونسا عمل محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: والدین کے ساتھ بھلائی کرنا۔ پھر میں نے عرض کیا: اس کے بعد کون سا عمل محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

راوی کہتے ہیں کہ اگر میں سوال کرتا تو آپ اور بھی جواب دیتے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

حسن سلوک کا زیادہ حق دار کون:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص بارگاہ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے حسن سلوک کا زیادہ حق دار کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری ماں۔ اس نے عرض کیا: پھر کون۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری ماں۔ اس نے عرض کیا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری ماں۔ اس نے عرض کیا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (چوتھی مرتبہ) فرمایا: تیرے باپ۔

﴿بخاری، مسلم﴾

جہاد سے افضل والدین کی خدمت ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں جہاد میں جانا چاہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کی خدمت کر، تیرے لیے یہی جہاد ہے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

خاک آلود ہو اس کی ناک:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خاک آلود ہو اس شخص کی ناک خاک آلود ہو، اس کی ناک۔ عرض کیا گیا کون یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے والدین میں سے ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل ہوا۔

﴿مسلم﴾

خدمت کے مستحق:

حضرت معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میری نیکی کا کون زیادہ مستحق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تیری والدہ۔ میں نے عرض کیا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیری والدہ۔ میں نے عرض کیا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیری والدہ۔ میں نے پھر عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے والد۔ اور پھر درجہ بدرجہ تیرے دوسرے عزیز واقارب۔

﴿ترمذی﴾

اللہ کی رضا والد کی خوشی میں ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا والد کی خوشی میں ہے اور والد کی ناراضگی میں اللہ کی ناراضگی ہے۔

﴿ابوداؤد، ترمذی﴾

والد جنت کا دروازہ ہے:

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا: میں شادی شدہ ہوں اور میرے والدہ مجھے میری بیوی کو طلاق دینے کیلئے کہہ رہے ہیں۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ باپ جنت کے دروازوں میں سے درمیانی دروازہ ہے تو چاہے تو اس کو باقی رکھ یا ضائع کردے۔

﴿ترمذی﴾

بھلائی اور نیکی کا حق دار کون ہے؟

حضرت کلیب بن منفعہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بارگاہ نبوت ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! بھلائی اور نیکی کا زیادہ حق دار کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے والدین، بہن، بھائی اور تیرے وہ غلام جس کا تو والی ہے۔ ان کا حق واجب ہے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک اللہ کے ہاں پہنچنے والا ہے۔

﴿ترمذی﴾

بعد وصال والدین کے حقوق:

حضرت ابواسید مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم بارگاہ نبوت ﷺ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ قبیلہ بنوسلمہ کا ایک شخص آیا اور اس نے سوال کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! کیا میرے ماں باپ کے مجھ پر کچھ ایسے حقوق بھی ہیں جو ان کے مرنے کے بعد مجھے ادا کرنے چاہیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! ان کیلئے دعا کرنا، استغفار کرنا اور ان کے بعد ان کے عہد و پیمان کو پورا کرنا اور تو صلہ رحمی کیے بغیر والدین کے ساتھ بھلائی کو پہنچ نہیں سکتا اور ماں باپ کے دوستوں کی عزت و احترام کرنا۔

﴿ابوداؤد، ابن ماجہ﴾

والدین تیرے لیے جنت بھی ہیں اور جہنم بھی:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! اولاد پر والدین کا کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ دونوں تیری جنت بھی ہیں اور جہنم بھی۔ (یعنی اگر تو والدین کی خدمت کرے گا تو جنت میں جائے گا اور اگر نافرمانی کرے گا تو جہنم میں جائے گا۔)

﴿ابن ماجہ﴾

خالہ کے ساتھ بھلائی کا حکم:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خالہ ماں کے برابر ہے۔

﴿ترمذی﴾

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! مجھ سے ایک بڑا گناہ ہوگیا ہے کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیری ماں زندہ ہے؟ اس نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تیری خالہ ہے؟ اس نے عرض کیا: ہاں۔ آپ ﷺ

نے فرمایا: اس کے ساتھ نیکی اور بھلائی کا برتاؤ کر، تیری توبہ قبول ہو جائے گی۔

﴿ترمذی﴾

صلہ رحمی کی فضیلت

رزق میں برکت:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس بات کو پسند کرے کہ اس کے رزق میں برکت ہو اور اس کی عمر دراز ہو تو اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

جنت سے محروم:

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (یعنی عزیز و اقارب سے رشتہ توڑنے والا۔)

﴿بخاری، مسلم﴾

رحمٰن اور رحیم:

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ میں "رحمٰن" ہوں اور وہ "رحم" (رشتہ داری) اپنے نام "رحمٰن" کے مادہ سے نکال کر اس کو "رحم" کا نام دیا ہے۔ پس جو اس کو جوڑے گا میں اس کو جوڑوں گا اور جو اس کو توڑے گا میں اس کو توڑ دوں گا۔

﴿ابوداؤد، ترمذی﴾

تعلق قائم رکھنا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ

تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا کیا اور جب اس سے فارغ ہوا تو رحم (رشتہ داری) کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ یہ جگہ اس شخص کے کھڑے ہونے کی ہے جو قطع رحمی سے تیری پناہ مانگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں کیا تو اس پر راضی ہے کہ جو تجھے جوڑے گا میں اس کو جوڑوں گا اور جو تجھ سے تعلق توڑے گا اس سے میں بھی قطع تعلق کروں گا۔ رحم نے کہا: میں راضی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس یہ مقام تیرے لیے ہے پھر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو:

فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَ تُقَطِّعُوْآ اَرْحَامَكُمْ

﴿سورۂ محمد﴾

ترجمہ: ''تو کیا تمہارے یہ لچھن (انداز) نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو۔''

﴿بخاری، مسلم﴾

لفظ رحم:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ لفظ رحم (یعنی حق قرابت) مشتق ہے۔ رحمٰن سے اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا جو تجھے جوڑے گا میں اسے جوڑوں گا اور جو تجھے توڑے گا میں اس کو توڑوں گا۔

﴿بخاری﴾

صلہ رحمی کرنے والا کون:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ احسان کے بدلہ میں احسان کرنے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اس سے رشتہ ختم کیا جائے تو وہ اس کو جوڑے۔ (یعنی تعلق کو قائم کرنے کی کوشش کرے۔)

﴿بخاری﴾

اللہ تیری مدد کرتا ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے رشتہ دار ایسے ہیں کہ میں ان کے ساتھ سلوک کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ تعلق توڑتے ہیں اور میں ان سے احسان کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ برائی سے پیش آتے ہیں، میں حسن سلوک سے کام لیتا ہوں، وہ میرے ساتھ جہالت سے پیش آتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر معاملہ ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے بیان کیا تو گویا تو ان کو گرم راکھ کھلاتا ہے اور تیرے ساتھ ہمیشہ اللہ کی مدد ہے وہ ان کی تکلیفوں اور برائی کو ختم کرنے والا ہے جب تک تم اسی صفت پر قائم رہو گے۔

﴿مسلم﴾

رحمٰن رحم کرتا ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رحم کرنے والوں پر رحمٰن بھی رحم کرتا ہے تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ رحم (حق قرابت) اللہ کے نام رحمٰن سے مشتق ہے جس نے اس کو جوڑا، اللہ تعالیٰ اسکو اپنے ساتھ جوڑے گا اور جس نے قرابت کو توڑا اللہ تعالیٰ اس کو توڑے گا۔

﴿ابوداؤد﴾

رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرو:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنے حسب ونسب کو پہچانو تا کہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرسکو کیونکہ صلہ رحمی خاندان والوں کے ساتھ رہنے کا ذریعہ ہے اور مال میں برکت کا سبب ہے اور درازی عمر کا ذریعہ ہے۔

﴿ترمذی﴾

بیوہ، یتیم، بیٹی اور بہن کی کفالت کی فضیلت

جہاد کا اجر:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کسی بیوہ اور مسکین حاجت مند کیلئے دوڑ دھوپ کرنے والا بندہ (اجر و ثواب میں اللہ کے نزدیک) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے اور راوی کہتا ہے کہ میرا گمان ہے کہ یہ بھی فرمایا تھا کہ اس شب بیدار کی طرح ہے جو (عبادت اور شب بیداری میں) سستی نہ کرتا ہو اور اس روزہ دار کی طرح ہے جو ہمیشہ روزہ رکھتا ہو، یعنی کبھی ناغہ نہ کرتا ہو۔

﴿بخاری، مسلم﴾

جنت میں قرب مصطفیٰ ﷺ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنے یا پرائے یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح میرے قریب ہوگا اور راوی نے شہادت کی انگلی اور بیچ والی انگلی ملا کر اشارہ کر کے بتایا۔

﴿مسلم﴾

یتیم کی کفالت جنت کا ذریعہ ہے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے جس بندے نے مسلمان میں سے کسی یتیم بچے کو لے لیا اور اپنے کھانے پینے میں اس کو شریک کر لیا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ الا یہ کہ اس نے ایسا کوئی جرم کیا ہے کہ جو نا قابل معافی ہے۔

﴿ترمذی﴾

جنت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ساتھ ہوں گے اور اپنے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی سے اشارہ کر کے بتایا۔

﴿بخاری﴾

لڑکیوں سے حسن سلوک:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک عورت آئی اور اس کے ساتھ اس کی دو لڑکیاں تھیں اس نے مجھ سے کھانا مانگا اور میرے پاس ایک کھجور کے علاوہ کچھ نہ تھا۔ میں نے وہی کھجور اس کو دیدی چنانچہ اس نے کھجور کو اپنی دو لڑکیوں میں تقسیم کر دیا، پھر کھڑی ہوئی اور چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد حضور نبی کریم ﷺ تشریف لائے میں نے واقعہ ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی بھی ان لڑکیوں کے بارے میں آزمائش میں مبتلا ہو جائے اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے، تو یہ لڑکیاں اس کیلئے جہنم کی آگ سے پردہ اور آڑ بن جائیں گی۔

﴿بخاری، مسلم﴾

لڑکیوں کی پرورش کرنے والا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو بھی بندہ بچیوں کی پرورش کرے۔ یہاں تک کہ وہ بڑی ہو جائیں تو قیامت کے دن میں اور وہ ایسے ہوں گے اور آپ نے اپنی سب انگلیاں ملا دیں۔

﴿مسلم، ترمذی﴾

ترمذی کی روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ جو بھی بندہ دو بچیوں کی پرورش کرے گا، میں اور وہ جنت میں اس طرح داخل ہوں گے اور آپ نے دونوں انگلیاں ملا کر اشارہ فرمایا۔

بہنوں سے حسن سلوک کرنا:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس کی تین لڑکیاں ہوں یا تین بہنیں وہ ان کے ساتھ اچھا معاملہ کرے اور حسن سلوک سے پیش آئے تو وہ یقیناً جنت میں داخل ہوگا۔

دوسری روایت میں ہے کہ دو لڑکیاں یا دو بہنیں ہوں اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے اور ان کے بارے میں اللہ سے ڈرے تو اس کیلئے جنت ہے۔

﴿ترمذی، ابوداؤد﴾

لڑکی کو لڑکے پر ترجیح دو:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کے ہاں لڑکی پیدا ہو نہ تو اس کو زندہ دفن کرے، نہ اس کو حقیر جانے اور نہ ہی اس پر کسی اپنے لڑکے کو ترجیح دے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔

﴿ابوداؤد﴾

بیوہ کا اپنے بچوں کی خاطر دوسری شادی نہ کرنا:

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں اور ''سفعاء الخدین'' عورت قیامت کے دن اس طرح ساتھ ہوں گے اور آپ نے اپنی شہادت اور درمیانی انگلی ملا کر اشارہ فرمایا۔

''سفعا الخدین'' کی تشریح کرتے ہوئے آپ نے فرمایا: وہ خوبصورت اور شریف عورت کہ جس کا شوہر مر جائے اور وہ اس کے یتیم بچوں کی پرورش کی خاطر خود کو شادی سے روکے رکھے، حتی یہ بچے بڑے ہو کر مستقل طور پر اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں۔

﴿ابوداؤد﴾

یتیم بچے کے سر پر ہاتھ پھیرنا:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی یتیم بچہ کے سر پر خالص اللہ کیلئے پیار سے ہاتھ پھیرا تو اس کا ہاتھ سر کے جتنے بالوں پر پھرا ہر ہر بال کے بدلہ اس کیلئے نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جس نے اپنی پرورش میں رہنے والی یتیم بچی یا بچے کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو میں اور وہ آدمی جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح قریب قریب ہوں گے اور آپ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی ملا کر فرمایا۔ (یعنی جنت میں رسول اللہ ﷺ کا قرب نصیب ہوگا۔)

﴿مسند احمد﴾

لڑکیاں والد کیلئے جہنم سے آڑ بن جائیں گی:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کی تین بچیاں ہوں وہ ان کے بارے میں صبر سے کام لے اور ان کو اچھی طرح کھلائے پلائے اور حسب طاقت ان کو اچھا لباس پہنائے تو یہ بچیاں قیامت کے دن اس کیلئے جہنم سے آڑ ہو جائیں گی۔

﴿ابن ماجہ﴾

لڑکیاں والد کیلئے جنت کا ذریعہ ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس آدمی کی دو لڑکیاں ہوں اور وہ ان کی پرورش میں ان کے ساتھ بہترین سلوک کرے تو وہ اس کو ضرور جنت میں داخل کرائیں گی۔

﴿ابن ماجہ﴾

تین یتیموں کی پرورش:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا

کہ جو شخص تین یتیموں کی پرورش کرے گا وہ گویا ثواب کے اعتبار سے ایسا ہے کہ رات بھر قیام کیا اور دن بھر روزہ رکھا اور سارا دن تلوار نکالے اللہ کی راہ میں رہا۔ میں اور وہ آدمی دونوں جنت میں بھائی بھائی ہوں گے۔ (یعنی بھائیوں کی طرح ساتھ ہوں گے) جیسا کہ یہ دو انگلیاں ساتھ ہیں اور شہادت اور بیچ والی انگلی کو ملا کر اشارہ کیا۔

﴿ابن ماجہ﴾

قرض دینے کی فضیلت

قرض دینا صدقہ کے برابر ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان کسی مسلمان کو دو مرتبہ قرض دے تو یہ اس کیلئے صدقہ کرنے کے برابر ثواب ہے۔

﴿ابن ماجہ﴾

قرض دینا صدقہ سے افضل ہے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے شب معراج جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ صدقہ کا اجر و ثواب دس گنا ہے اور قرض دینے کا اجر اٹھارہ گنا ہے، میں نے حضرت جبریل علیہ السلام سے کہا: کیا وجہ ہے کہ قرض صدقہ سے افضل ہے؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: اس لیے کہ مانگنے والا کبھی اپنے پاس چیز موجود ہونے کے باوجود سوال کرتا ہے جبکہ قرض خواہ اشد ضرورت کے بغیر قرض نہیں مانگتا۔

﴿ابن ماجہ﴾

تنگدست کو مہلت دینا یا معاف کر دینا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے

زمانہ میں ایک شخص تھا جو لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور اس نے غلاموں کو یہ کہہ رکھا تھا کہ اگر کوئی تنگدست ہو تو اس کو معاف کر دیا۔ شاید اللہ تعالیٰ اس وجہ سے ہمیں بھی معاف کر دے چنانچہ بعد وصال جب اس کی ملاقات اللہ تعالیٰ سے ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اسے معاف فرما دیا۔

﴿بخاری، مسلم﴾

یوم قیامت کی ہولناکی سے بچنے کا عمل:

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے اپنے کسی قرض دار کو طلب کیا، وہ غریب ادائیگی کی طاقت نہ ہونے کی وجہ سے چھپ گیا، کچھ دنوں بعد جب اس سے ملاقات ہوئی تو اس نے کہا کہ میں اس وقت تنگدست ہوں؟ انہوں نے کہا: اس پر قسم کھاؤ اس نے اس بات پر قسم کھائی تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کو یوم قیامت کی ہولناکی اور عذاب سے بچائے تو اس کو چاہیے کہ تنگدست کو مہلت دے یا بالکل ہی معاف کر دے۔

﴿مسلم﴾

حکایت:

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے زمانہ میں ایک شخص تھا، بعد وصال اللہ تعالیٰ کے ہاں حساب کیلئے حاضر ہوا تو اسکے اعمال میں کوئی نیکی نہ تھی سوائے اسکے کہ وہ صاحب ثروت ہونے کی وجہ سے لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور اپنے غلاموں کو یہ حکم دے رکھا تھا کہ تنگدست کو معاف کر دیا کرو۔ حاضر ہونے پر اللہ نے فرمایا کہ ہم معاف کرنے کے زیادہ حقدار ہیں لہٰذا اسکو معاف کر دو۔

﴿مسلم﴾

قرض معاف کرنے پر مغفرت:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص

فوت ہوگیا اور وہ جنت میں داخل ہوگیا۔ اس سے پوچھا کہ تو دنیا میں کیا عمل کرتا تھا؟ فرشتوں نے بتایا: یا اس نے کہا کہ میں تاجر تھا اور تنگدست کو مہلت دیدیا کرتا تھا، بلکہ وصول کرنے میں معاف بھی کر دیتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس عمل پر اس کی مغفرت فرمادی۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضور نبی کریم ﷺ سے سنی ہے۔

﴿مسلم﴾

سایہ خداوندی میں جگہ:

حضرت ابوبشر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں اور اپنی دونوں انگلیاں آنکھوں پر رکھ کر کہا کہ میں نے اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا اور اپنے دونوں کانوں سے سنا اور دل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: دل نے اس کو یاد کر کے محفوظ کرلیا۔ رسول اللہ ﷺ نے، فرمایا جو شخص بھی کسی تنگدست کو مہلت دے یا اس کو معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ یوم قیامت اس کو اپنے سایہ میں جگہ دے گا۔

﴿مسلم﴾

مقروض کو مہلت دینے پر صدقہ کا اجر:

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی تنگدست کو مہلت دے تو اس کو (مہلت کے دنوں کے برابر) روزانہ صدقہ کرنے کا اجر حاصل ہوگا اور جس نے اسے مہلت دی قرض کی ادائیگی کا وقت آنے کے بعد تو اسکو روزانہ اتنی مقدار خیرات کرنے کا ثواب ملے گا۔ (یہ ابن ماجہ کے الفاظ ہیں)

مسند احمد کے الفاظ یہ ہیں کہ جس نے تنگدست کو قرض کی ادائیگی کا وقت آنے سے پہلے مہلت دی تو اس کو قرض کی مقدار خیرات کرنے کا ثواب ملتا ہے اور جو وقت آنے کے بعد مہلت دے اس کو قرض کی دوگنی مقدار خیرات کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

﴿مسند احمد، ابن ماجہ﴾

حج کی فضیلت

افضل اعمال:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بارگاہ نبوت ﷺ میں عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ! اعمال میں سب سے افضل عمل کونسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ عرض کیا گیا پھر کونسا عمل ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا۔ عرض کیا گیا: اس کے بعد پھر کونسا عمل ہے؟ حج مبرور یا مقبول حج۔

﴿بخاری، مسلم﴾

گناہوں سے پاک:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص خالص اللہ کیلئے حج کرے پھر اس میں نہ تو بیہودہ باتیں کرے، نہ گناہ کرے تو وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو کر جائے گا جیسا کہ آج ہی پیدا ہوا ہے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

مقبول حج کا بدلہ جنت ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ حج اور عمرہ دونوں ملا کر کرو کہ یہ دونوں مفلسی اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جیسا کہ آگ کی بھٹی لوہے اور سونے چاندی کے میل کو دور کر دیتی ہے اور مقبول حج کا بدلہ جنت ہی ہے۔

﴿نسائی، ترمذی﴾

حج و عمرہ کرنے والے اللہ کے وفد ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حج

کرنے والا اور عمرہ کرنیوالا اللہ تعالیٰ کا وفد ہیں، اگر وہ دعا مانگیں تو اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول کرے گا اور اگر وہ مغفرت طلب کریں تو اللہ ان کے گناہوں کی مغفرت فرمائے گا۔

﴿ابن ماجہ﴾

حج و عمرہ کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے اور حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے وفد ہیں اگر وہ دعا کریں تو قبول ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ سے سوال کریں تو اللہ تعالیٰ انہیں عطا فرمائے گا۔

﴿ابن ماجہ﴾

گناہوں کا کفارہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک عمرہ سے دوسرا عمرہ درمیانی گناہوں کیلئے کفارہ ہے اور نیکی والے حج کا بدلہ تو بس جنت ہی ہے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

اللہ کے تین وفد:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے وفد تین ہیں:

(۱) جہاد کرنے والے۔ (۲) حج کرنے والے۔ (۳) اور عمرہ کرنے والے۔

﴿نسائی﴾

حج و عمرہ میں متابعت کرو:

حضرت سیدنا عمر بن فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حج و عمرہ میں متابعت کرو کیونکہ ان دونوں میں متابعت فقر و فاقہ اور گناہوں کو

مٹا دیتی ہے جیسا کہ آگ لوہے کے میل کو دور کر دیتی ہے۔

﴿ابن ماجہ﴾

تلبیہ کی فضیلت

حج کا شعار:

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھیوں کو حکم دو کہ وہ تلبیہ میں آواز بلند کریں کیونکہ تلبیہ حج کا شعار ہے۔

﴿ابن ماجہ﴾

ہر مخلوق لبیک کہتی ہے:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب سلمان بندہ

"لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ"

کہتا ہے تو اس کی دائیں بائیں طرف جو بھی اللہ کی مخلوق ہوتی ہے خواہ بے جان پتھر اور درخت یا مٹی کے ڈھیلے ہوں وہ بھی اس بندہ مومن کے ساتھ لبیک کہتی ہیں، اس طرح یہ سلسلہ زمین کے انتہا تک چلتا رہتا ہے۔

﴿ترمذی، ابن ماجہ﴾

افضل حج:

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ اعمال میں یعنی حج میں کونسا حج افضل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس میں

اچھی طرح لبیک کہی جائے اور قربانی کا خون بھی اچھی طرح بہایا جائے۔

﴿ترمذی، ابن ماجہ﴾

گناہوں سے پاک:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ محرم (احرام باندھنے والا) اللہ تعالیٰ کیلئے دن میں قربانی کرتا ہے اور شام میں تلبیہ پڑھتا ہے یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو جائے تو وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔

﴿ابن ماجہ﴾

وقوف عرفہ کی فضیلت

جہنم سے آزادی کا دن:

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی دن ایسا نہیں ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن سے زیادہ اپنے بندوں کیلئے جہنم سے آزادی اور رہائی کا فیصلہ کرتا ہو۔ اس دن اللہ تعالیٰ اپنی خاص صفت رحمت کے ساتھ (عرفات میں جمع ہونے والے) اپنے بندوں کے بہت ہی قریب ہوتا ہے اور ان پر فخر کرتا ہے اور فرشتوں سے کہتا ہے کہ دیکھو! میرے یہ بندے کس مقصد کیلئے یہاں جمع ہوئے ہیں۔

﴿مسلم﴾

عرفہ اور مزدلفہ میں دعا کی فضیلت

امت کی مغفرت اور شیطان کا چلانا:

حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کیلئے عرفہ کے دن شام کو مغفرت کی دعا کی۔ اللہ رب العزت نے فرمایا میں سب کی مغفرت کر دوں گا، سوائے ظالم کے اور فرمایا: میں ظالم سے مظلوم کا بدلہ ضرور لوں گا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا: اے رب کریم! تو یہ بھی کر سکتا ہے اور مظلوم کو جنت سے...... اس کے ظلم کا بدلہ عطا فرما اور ظالم کو معاف کر دے مگر عرفہ کی شام یہ دعا قبول نہ ہوئی۔ مزدلفہ کی صبح کو رحمۃ العلمین ﷺ نے پھر اسی دعا کو امت کے حق میں دہرایا تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی یہ دعا امت کے حق میں قبول فرمالی اور آپ ﷺ کو راضی کر دیا۔

راوی کہتا ہے کہ پھر رحمۃ العلمین ﷺ نے تبسم فرمایا۔ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں ایسے موقع پر تو عادت شریفہ ہنسنے کی نہیں ہے؟ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو ہمیشہ ہنسائے کس وجہ سے آپ ﷺ ہنسے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے دشمن ابلیس کو جب پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول کر لی اور میری امت کی مغفرت فرما دی ہے تو سر پر مٹی ڈالتا واویلا کرتا ہوا ہلاکت و بربادی پکارنے لگا، مجھے اس کی گھبراہٹ پر ہنسی آگئی۔

﴿ابن ماجہ﴾

حجر اسود اور رکن یمانی کے استلام کی فضیلت

حجر اسود کی یوم قیامت گواہی:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
یوم قیامت حجر اسود اس حالت میں لایا جائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جس سے وہ دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا اور گواہی دے گا اس شخص کے حق میں جس نے اس کو حق کے ساتھ بوسہ دیا ہوگا۔

﴿ترمذی، ابن ماجہ﴾

حجر اسود کو انسانوں کے گناہوں نے سیاہ کر دیا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حجر اسود جب جنت سے دنیا میں اتارا گیا تھا تو وہ دودھ سے زیادہ سفید تھا لوگوں کی خطاؤں نے اسے سیاہ کر دیا ہے۔

حجر اسود کا بوسہ خطاؤں کو مٹا دیتا ہے:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا کہ ہم نے دیکھا کہ آپ رکن یمانی اور حجر اسود ان دو ہی کا استلام کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ان دونوں کو چھونا خطاؤں کو مٹا دیتا ہے۔

﴿نسائی﴾

حجر اسود اور مقام ابراہیم جنت کے یاقوت ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
حجر اسود اور مقام ابراہیم جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان

کے نور کو چھپا دیا ہے، اگر ان کا نور چھپایا نہ ہوتا تو ان دونوں کی روشنی سے مشرق و مغرب روشن ہو جاتے۔

﴿ترمذی﴾

رکن یمانی پر ستر فرشتے مقرر ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ رکن یمانی پر ستر فرشتے مقرر ہیں جو شخص وہاں جا کر یہ دعا پڑھے تو وہ اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ. رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّار.

ترجمہ: ''اے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا۔''

جو رکن اسود کو ہاتھ لگاتا ہے وہ رحمٰن کے دست کو ہاتھ لگاتا ہے۔

﴿ابن ماجہ﴾

بیت اللہ کے طواف کی فضیلت

غلام آزاد کرنے کا ثواب:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے بھی کعبۃ اللہ کا طواف کیا اور دو رکعت واجب طواف پڑھی تو یہ غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

﴿ابن ماجہ﴾

طواف کرنے کا اجر:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص

بھی کعبۃ اللہ کے سات چکر لگائے اور اس میں ان کلمات کا ورد کرے:

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

اور دوسری کوئی گفتگو نہ کرے تو اس کی دس خطائیں معاف ہو جائیں گی اور اس دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس درجات بلند ہوں گے اور جس نے دوران طواف گفتگو کی تو وہ طواف کی حالت میں اللہ کی رحمت کے دریا میں چلتا ہے جیسا کہ آدمی پانی میں چلتا ہے۔

﴿ابن ماجہ﴾

گناہوں سے پاک:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے بھی کعبۃ اللہ کے پچاس طواف کیے وہ گناہوں سے ایسے پاک صاف ہو جاتا ہے جبکہ آج ہی پیدا ہوا ہے۔

﴿ترمذی﴾

گناہوں کا کفارہ:

حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رکن یمانی اور حجر اسود پر استلام کیلئے لوگوں سے مزاحمت کرتے تھے۔ میں نے عرض کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ ان دونوں رکنوں پر استلام کیلئے لوگوں سے کیوں مزاحمت کرتے ہیں، حالانکہ صحابہ کرام میں سے کسی کو ایسا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں میں کرتا ہوں کیونکہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رکن یمانی اور حجر اسود کو چھونا گناہوں کیلئے کفارہ ہے اور آپ ﷺ سے میں نے یہ بھی سنا کہ کعبۃ اللہ کا طواف ایک ہفتہ کرے تو اس کیلئے غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے اور میں نے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: طواف میں جو قدم اٹھایا اور رکھا

جاتا ہےتو اللہ تعالیٰ ہر ہر قدم پر ایک خطا معاف فرماتا ہے اور ایک نیکی لکھتا ہے۔

﴿ترمذی﴾

طواف کرنا نماز کی طرح ہے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کعبۃ اللہ کے گرد طواف نماز کی طرح ہے، البتہ طواف میں تم گفتگو کر سکتے ہو مگر سوائے خیر کے اور کوئی بات نہ کرو۔

﴿ترمذی﴾

بارش میں طواف کی فضیلت:

حضرت ابوعقال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے بارش کی حالت میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ طواف کیا جب ہم نے طواف کر لیا اور مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز ادا کر لی تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا: نئے سرے سے عمل کرو تمہاری مغفرت کر دی گئی ہے۔ ہم سے حضور نبی کریم ﷺ نے یہی فرمایا تھا جبکہ ہم نے آپ ﷺ کے ساتھ بارش میں طواف کیا تھا۔

﴿ابن ماجہ﴾

حجاج کا مزدلفہ میں جمع ہونا:

حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے مزدلفہ کی صبح کو فرمایا: اے بلال! لوگوں کو کہو کہ وہ خاموش رہیں کیونکہ مزدلفہ میں جمع ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تم پر فخر کر رہا ہے، پس گنہگاروں کو تمہارے نیکوں کی وجہ سے معاف کر دیا اور نیکوں نے جو مانگا اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا اب اللہ تعالیٰ کے نام پر چلو۔

﴿ابن ماجہ﴾

رمضان المبارک میں عمرہ کی فضیلت:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ام

سنان (ایک انصاری عورت) سے پوچھا کہ تجھے ہمارے ساتھ حج کرنے سے کس بات نے روکا؟ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے پاس دو اونٹنیاں تھیں، ان میں سے ایک پر میرا شوہر اور بیٹا حج کرنے گئے ہیں اور دوسری اونٹنی باغ میں پانی پلانے کیلئے گھر پر تھی۔ آپ نے فرمایا: رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کا ثواب حج کے برابر ہے۔ یا یہ فرمایا کہ میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

﴿مسلم﴾

حج میں سر منڈوانے کی فضیلت:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو ان پر جنہوں نے حج میں سر منڈوایا، حاضرین میں سے بعض نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! رحمت کی یہی دعا بال کتروانے والوں کیلئے بھی فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے دوبار فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو، سر منڈوانے والوں پر۔ ان لوگوں نے پھر وہی عرض کیا: تو تیسری مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اور ان لوگوں پر بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو جنہوں نے بال کتروائے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! حلق کروانے والوں کو مغفرت فرما، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! بال ترشوانے والوں کی بھی، آپ ﷺ نے دوبارہ یہی فرمایا کہ اے اللہ! بال منڈوانے والوں کی مغفرت فرما۔ لوگوں نے پھر وہی عرض کیا: تیسری دفعہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! بال کتروانے والوں کی بھی مغفرت فرما۔

﴿بخاری، مسلم﴾

حضرت ام حصین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع میں بال منڈوانے والوں کیلئے تین مرتبہ دعا کی اور کتروانے والوں کیلئے ایک مرتبہ۔

﴿مسلم﴾

رمی کی کنکریوں کی فضیلت:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ کنکریاں جس سے ہر سال رمی کی جاتی ہے، ہمارا گمان ہے کہ وہ کم ہو جاتی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے جو کنکری اللہ کے ہاں مقبول ہوتی ہے وہ اٹھا لی جاتی ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو تو یہاں پہاڑ کے برابر کنکریاں ہو جاتیں۔

﴿دار قطنی﴾

آب زمزم کی فضیلت

آب زمزم جس نیت پیا جائے وہی فائدہ ہوگا:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: زمزم کا پانی جس نیت سے پیا جائے وہی فائدہ اس سے حاصل ہوتا ہے۔

﴿ابن ماجہ﴾

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی سبیل:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آب زمزم جس نیت کیلئے پیا جائے وہ اس کیلئے ہے، اگر تو اس کو بیماری سے شفا کیلئے پئے گا تو اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ تجھے شفا دے گا اور اگر تو اس کو بھوک سے سیری کیلئے پئے گا تو اللہ تجھے سیر کر دے گا اور اگر تو پیاس بجھانے کی نیت سے پئے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے تیری پیاس بجھا دے گا۔ یہ حضرت جبریل علیہ السلام کی خدمت ہے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی سبیل ہے۔

﴿دار قطنی﴾

آب زمزم پینے کا طریقہ:

محمد بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص آیا، آپ نے اس سے پوچھا کہاں سے آرہے ہو؟ اس نے عرض کیا: زمزم کے کنوئیں پر سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو نے آب زمزم جس طرح پینا چاہیے اس طرح پیا ہے؟ اس نے عرض کیا: وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا: جب تو آب زمزم پئے تو کعبہ کی طرف منہ کر کے اللہ کا نام لے کر پی، اس لیے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہمارے اور منافقین کے درمیان فرق یہ ہے کہ وہ زمزم کو خوب سیر ہو کر نہیں پیتے۔

﴿ابن ماجہ، دار قطنی﴾

مکہ مکرمہ میں نماز کی فضیلت:

حضرت ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے بیت المقدس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے عرض کیا: وہاں کا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی تجارتی غرض سے جانا ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ وہاں نماز پڑھنے کا ارادہ ہے۔ آپ ﷺ نے مکہ مکرمہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ہاں۔ (بیت المقدس) کی نسبت ''یہاں'' (مکہ مکرمہ) نماز پڑھنا ہزار درجہ بہتر ہے۔

﴿مسند احمد﴾

مکہ مکرمہ میں ماہ رمضان کے روزے رکھنا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس اللہ کے بندے کو مکہ مکرمہ میں رمضان المبارک گزارنے کا اتفاق ہو جائے اور وہاں روزے رکھے اور بقدر استطاعت رات کو قیام کرے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے دوسری جگہ کی نسبت مکہ مکرمہ کے رمضان المبارک کا ثواب ایک لاکھ رمضان المبارک کے برابر لکھتا ہے اور ہر دن اور ہر رات کے بدلہ میں ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھتا

ہے، اور ہر دن اللہ کے راستہ جہاد میں مع سامان گھوڑے دینے کا اجر لکھتا ہے اور اس کیلئے ہر دن رات نیکیاں ہی نیکیاں ہیں۔

﴿ابن ماجہ﴾

بیت المقدس سے احرام باندھنے کی فضیلت:

ام المومنین حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے حج یا عمرہ کا احرام بیت المقدس سے باندھا، اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (راوی کا شک ہے۔)

﴿ابوداؤد﴾

(ابن ماجہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ جس نے بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندھا اس کی مغفرت کر دی گئی۔ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ اس کے اگلے تمام گناہوں کا کفارہ ہے۔)

روضہ انور ﷺ کی زیارت کی فضیلت

بعد حج زیارت نبوی:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ وَ فَاتِیْ فَکَاَ نَّمَا زَارَ نِیْ فِیْ حَیَاتِیْ

یعنی جس نے حج کیا اور میرے وصال کے بعد میری قبر کی زیارت کی اس نے گویا زندگی میں میری زیارت کی۔

﴿دار قطنی﴾

بعد وصال زیارت:

حضرت حاطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرے وصال کے بعد میری زیارت کی (یعنی روضہ انور پر حاضری دی) اس نے گویا زندگی میں میری زیارت کی۔ اور جس کی وفات حرمین شریفین میں سے کسی ایک حرم میں ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن مامون لوگوں میں اٹھایا جائے گا۔

﴿دار قطنی﴾

شفاعت واجب:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَ جَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ

یعنی جس نے میری قبر کی زیارت کی، اس کیلئے میری شفاعت واجب ہو گئی۔

﴿دار قطنی﴾

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کا جواب دیتے ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ کا بندہ مجھ پر سلام پیش کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ مجھ پر میری روح لوٹا دیتا ہے تا کہ میں اس کے سلام کا جواب دوں۔

﴿ابوداؤد﴾

مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کی فضیلت

ہزار نماز کا ثواب:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

نے فرمایا: میری مسجد میں ایک نماز کا ثواب سوائے مسجد حرام کے دوسری تمام مسجدوں سے ہزار نمازوں سے بہتر ہے۔

﴿مسلم﴾

مسجد نبوی کی بنیاد تقویٰ پر ہے:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں امہات المومنین میں سے کسی ایک کے گھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کونسی مسجد ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کی بنیاد تقویٰ پر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور تعجب زمین سے کنکریاں اٹھا کر زمین پر ماریں اور فرمایا وہ تمہاری یہ مدینہ منورہ کی مسجد ہے۔ (یعنی مسجد نبوی)

تین مقدس مسجدیں:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے چار باتیں سنیں جو مجھے بہت پسند آئیں اور ان باتوں نے میرے یقین کی کیفیت میں اضافہ کر دیا اور وہ تین باتیں یہ ہیں:

(۱) عورت شوہر یا محرم کی معیت کے بغیر دو دن کا سفر بھی نہ کرے۔

(۲) عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن روزہ نہ رکھے۔ (یعنی ان دونوں دن روزہ رکھنا منع ہے۔)

(۳) نماز عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک اور صبح صادق کے بعد سے طلوع آفتاب تک۔ (یعنی ان دو نمازوں کے بعد نفل نماز جائز نہیں۔)

(۴) مسجد حرام، مسجد نبوی، مسجد اقصیٰ یعنی ان مساجد کے علاوہ سفر کا ارادہ نہ کرے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین مسجدوں کے علاوہ سفر نہ کیا جائے۔

(۱) میری مسجد (مسجد نبوی)،

(۲) مسجد حرام (کعبہ شریف)۔

(۳) مسجد اقصیٰ (بیت المقدس)۔

﴿بخاری، مسلم﴾

مسجد اقصیٰ کی فضیلت

پہلی مسجد:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے بارگاہ نبوت ﷺ میں عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! زمین پر سب سے پہلی کونسی مسجد بنائی گئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مسجد حرام۔ (یعنی بیت اللہ شریف) میں نے عرض کیا: اس کے بعد کونسی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس)۔ میں نے پھر عرض کیا: دونوں کے درمیان کتنے زمانہ کا فاصلہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: چالیس سال۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! پھر کونسی مسجد بنائی گئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے تو نماز ادا کرلے، ساری زمین تیرے لیے مسجد ہے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

بیت المقدس کی تعمیر کے وقت حضرت سلیمان علیہ السلام کی تین دعائیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

حضرت سلیمان علیہ السلام نے مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) کی بنیاد کے وقت اللہ تعالیٰ سے تین دعائیں کیں:

(۱) دعا کی کہ ان کا فیصلہ اللہ کے فیصلہ کے مطابق ہو۔ (یعنی صحیح ہو) اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالی۔

(۲) اللہ تعالیٰ انہیں ایسی حکومت دے کہ ان کے بعد کسی کو ایسی حکومت نہ ملے، یہ دعا بھی قبول ہوگئی۔

(۳) اور جب بیت المقدس کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو یہ دعا کی: کہ جو شخص بھی یہاں صرف خالص نماز کی نیت سے حاضر ہو، تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام خطائیں اس طرح معاف فرمادے گویا کہ وہ آج ہی پیدا ہوا ہے۔

﴿نسائی، ابن ماجہ﴾

مقدس مسجدوں میں نماز پڑھنے کا اجر:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ آدمی کی نماز اپنے گھر میں ایک نماز کا اجر رکھتی ہے اور قبیلہ کی مسجد میں پچیس نمازوں کے برابر اور جامع مسجد میں پانچ سو نمازوں کے برابر اور مسجد اقصیٰ میں پانچ ہزار نمازوں کے برابر اور مسجد نبوی میں پچاس ہزار نمازوں کے برابر اور مسجد حرام میں ایک نماز کا ثواب اور اجر ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

﴿ابن ماجہ﴾

مسجد قبا کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ کی قبا تشریف لے جاتے تھے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ قباء کی زیارت کیلئے پیدل اور سواری دونوں طرح تشریف لے جاتے تھے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں کہ آپ ﷺ سنیچر کے دن سواری سے اور کبھی پیدل قباء تشریف لے جاتے تھے۔

مسجد قبا میں نماز کا ثواب:

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ جو مسجد قباء آئے اور اس میں دو رکعت نماز ادا کرے تو اس کا اجر وثواب عمرہ کے برابر ہے۔

﴿نسائی، ابن ماجہ﴾

عمرہ کا ثواب:

حضرت اسید بن ظہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسجد قباء میں نماز کا ثواب عمرہ کے برابر ہے۔

﴿ترمذی﴾

قربانی کی فضیلت

اللہ کے ہاں سب سے محبوب عمل:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ یعنی بقرعید کے دن آدمی کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کو قربانی سے زیادہ محبوب نہیں، اور قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں اور بالوں اور کھروں کے ساتھ آئے گا، اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی رضا اور مقبولیت کے مقام پر پہنچ جاتا ہے، پس اللہ کے بندو! پوری خوشدلی کے ساتھ قربانیاں کیا کرو۔

﴿ترمذی، ابن ماجہ﴾

قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سے بعض صحابہ

نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ قربانی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تمہارے (روحانی) باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ صحابہ نے عرض کیا: ہمارے لیے ان قربانیوں میں کیا اجر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قربانی کے ہر ہر بال کے عوض ایک نیکی۔ انہوں نے عرض کیا: تو کیا اون کا بھی یا رسول اللہ ﷺ یہی حساب ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اون یعنی اون والے جانور کی قربانی کا اجر بھی اسی حساب سے ملے گا کہ اس کے بھی ہر بال کے عوض ایک ایک نیکی ملے گی۔

﴿ابن ماجہ﴾

نبی کریم ﷺ نے اپنے دست مبارک سے قربانی کا جانور ذبح کیا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے سیاہ و سفید رنگ کے سینگوں والے دو مینڈھوں کی قربانی کی، اپنے دست مبارک سے ان کو ذبح کیا اور ذبح کرتے وقت "بسم اللہ اکبر" پڑھا اور آپ ﷺ اپنا پاؤں ان کے پہلو پر رکھے ہوئے تھے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

عمدہ قربانی:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ بہترین کفن سفید اور بہترین قربانی سینگ والا دنبہ ہے۔

﴿ترمذی، ابن ماجہ﴾

نبی کریم ﷺ کا امت کیلئے قربانی کرنا:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک ایسے بھیڑ کو لانے کا حکم دیا کہ جو سیاہی میں چلتا ہو یعنی پیر سیاہ رنگ کے ہوں اور سیاہی میں بیٹھتا ہو، یعنی پیٹ سیاہ ہو اور سیاہی میں دیکھتا ہو یعنی آنکھ سیاہ ہو (اور باقی حصہ سفید) چنانچہ وہ لایا گیا تاکہ اس کی قربانی کی جائے، آپ ﷺ نے حضرت عائشہ

صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ چھری لاؤ اور پتھر پر اسے تیز کرو، انہوں نے کیا آپ ﷺ نے چھری لی اور مینڈھے کو لٹایا اور اس کو ذبح کیا پھر یہ دعا پڑھی:

بِسْمِ اللهِ اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ

ترجمہ: ''اللہ کے نام سے اے اللہ اس کو محمد (ﷺ) اور محمد (ﷺ) کی اولاد اور امت محمدیہ (ﷺ) کی طرف سے قبول فرما۔''

﴿مسلم﴾

جہاد کی فضیلت

صبح و شام اللہ کے راستہ میں گزارنا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے (جہاد) میں صبح یا شام گزارنا۔ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب سے بہتر ہے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

دنیا ما فیہا سے بہتر عمل:

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ بندے کا اللہ کے راستے میں صبح جانا اس کیلئے جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے۔

﴿مسلم﴾

سب سے بہتر صبح و شام:

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام جس پر آفتاب طلوع وغروب ہوتا ہے اس سب سے بہتر ہے۔

﴿مسلم﴾

حضور نبی کریم ﷺ کی آرزو:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ جو مجھ پر ایمان رکھتے ہوئے اور میرے رسول ﷺ کی تصدیق کرتے ہوئے میرے راستے میں جہاد کیلئے نکلے گا تو میں اس کو گھر واپس لوٹاؤں اجر یا مال غنیمت کے ساتھ (اگر زندہ رہے) یا اس کو جنت میں داخل کروں (اگر وہ شہید ہو) اور اگر امت پر شاق نہ گزرتا تو میں کسی جماعت سے پیچھے نہ رہتا، میری تمنا ہے کہ میں راہِ خدا میں شہید کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر شہید کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں۔

﴿بخاری، مسلم﴾

بخاری و مسلم کی دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں لیکن مجھے اتنی وسعت نہیں کہ تم میں سے ہر ایک کو سواری دوں اور نہ تمہارے پاس سواری ہے اور میرا سفر میں جانا پیچھے رہنے والوں کیلئے شاق ہوگا اور میری آرزو ہے کہ میں راہِ خدا میں قتال کروں اور شہید کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں۔

راہِ خدا میں جہاد کے برابر عمل:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ! کونسا عمل راہِ خدا میں جہاد کے برابر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں اس کی طاقت نہیں، انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں؟ راوی کہتے ہیں کہ بار بار سوال کرنے پر جواب میں تیسری یا چوتھی دفعہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے راستے کے مجاہد کی مثال اس روزہ دار اور نماز پڑھنے والے کی طرح ہے جو مجاہد کے واپس لوٹنے تک نماز و روزہ رکھتا رہے اور اس میں ذرا بھی سستی نہ کرے۔

﴿مسلم﴾

جہاد کے برابر کوئی عمل نہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص بارگاہ نبوت میں آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو کہ جہاد کے برابر ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا کوئی عمل نہیں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے اس کی طاقت ہے کہ جب مجاہد راہِ خدا میں جہاد کیلئے جائے تو تو مسجد میں چلا جائے اور نماز پڑھتا رہے اور ترک نہ کرے اور روزہ رکھے، کبھی افطار نہ کرے؟ سائل نے عرض کیا: اس کی کون طاقت رکھ سکتا ہے؟

﴿نسائی﴾

سب سے افضل شخص:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ نبوی ﷺ خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مجاہد جو اپنی جان و مال سے راہِ خدا میں جہاد کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر وہ مومن جو کسی گھاٹی میں اپنے رب کی عبادت میں مشغول ہو، تاکہ لوگ اس کی برائی سے محفوظ ہوں۔

﴿بخاری، مسلم﴾

سب سے بہتر زندگی:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں میں سب سے بہتر زندگی اس شخص کی ہے جو گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے اللہ تعالیٰ کے راستے میں تیار رہتا ہے، جہاں کوئی خطرہ اور پریشانی کی بات سنتا ہے فوراً گھوڑے کی پشت پر سوار ہو کر ہوا کی طرح میدان میں اڑ جاتا ہے، قتل یا موت کا موقع اس کے مقامات میں تلاش کرتا رہتا ہے اور دوسرے اس شخص کی زندگی جو پہاڑیوں کی چوٹیوں میں سے کسی چوٹی پر یا وادیوں میں سے کسی وادی پر چند بکریاں ساتھ لیے ہوئے سکونت پذیر ہے، نماز پڑھتا ہے، زکوٰۃ دیتا ہے اور مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت

کرتا ہے اور لوگوں سے بھلائی کے علاوہ اس کو اور کوئی کام نہیں۔

﴿مسلم﴾

اللہ کے راستے میں ایک دن ہزار دنوں کے برابر ہے:

حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کے راستے میں ایک دن گھر کے ہزار دنوں سے بہتر ہے۔

﴿نسائی﴾

مجاہد کیلئے جنت میں سو درجات:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بھی اللہ پر ایمان رکھے اور نماز کو قائم کرے اور رمضان المبارک کے روزے رکھے، اللہ کے ذمہ ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے چاہے اللہ کے راستے میں جہاد کرے یا اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔ بعض نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا ہم اس بات کی خوشخبری لوگوں کو نہ سنادیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت میں سو درجے ہیں، جو اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کیلئے تیار کیے ہیں، اور جنت کے دو درجوں کے درمیان فاصلہ آسمان وزمین کے درمیانی فاصلہ کے برابر ہے۔ پس جب بھی تم اللہ سے سوال کرو تو جنت الفردوس کا سوال کرو کیونکہ یہ سب سے اونچی جنت ہے۔

راوی کا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ اس کے اوپر رحمٰن کا عرش ہے جس سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں۔

﴿بخاری﴾

مجاہد کیلئے جنت واجب:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوسعید! جو شخص اللہ کے رب ہونے پر، اور اسلام کے دین ہونے پر، اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوگیا اس کیلئے جنت واجب ہوگئی۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کو یہ

بات بہت عجیب معلوم ہوئی۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! دوبارہ ارشاد فرمائیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے دوبارہ ارشاد فرمایا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: دوسری چیز جسکے ذریعہ اللہ اپنے بندے کو جنت میں سو درجے بلند کرتا ہے کہ جسکے ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ کیا چیز ہے؟ آپ ؐ نے فرمایا: اللہ کے راستے میں "جہاد" کرنا۔

﴿مسلم﴾

جہاد کرنا سب اعمال سے افضل ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے بارگاہ نبوت میں عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اعمال میں سب سے افضل عمل کونسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کو اس کے اول وقت پر ادا کرنا۔ میں نے عرض کیا: پھر؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ میں نے عرض کیا: پھر؟ آپ ﷺ نے فرمایا: والدین کے ساتھ بھلائی کرنا۔

﴿بخاری، مسلم﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ اعمال میں سب سے افضل عمل کونسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، عرض کیا گیا پھر کونسا عمل؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔ عرض کیا گیا پھر کونسا عمل؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حجِ مقبول۔

﴿بخاری، مسلم﴾

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد نبوی میں منبر رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک شخص کہنے لگا کہ میں تو اسلام لانے کے بعد حجاج کرام کو پانی پلانے ہی کا کام کرتا رہوں گا۔ دوسرے نے کہا: میں تو مسجد حرام کی تعمیر کی خدمت کروں گا۔ تیسرا بولا: جو کچھ تم نے کہا ان سے افضل عمل اللہ کے راستے میں جہاد ہے۔

ان کی باتوں کو سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں ڈانٹا اور کہا: منبر رسول اللہ ﷺ کے پاس آواز بلند نہ کرو، اور وہ جمعۃ المبارک کا دن تھا، نماز جمعہ کے بعد ہم بارگاہ نبوت ﷺ میں حاضر ہوئے اور ہم نے دریافت کیا کہ (تینوں اعمال میں افضل عمل کونسا ہے) اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی:

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَ عِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَاللّٰهِ

﴿سورۂ توبہ﴾

ترجمہ: ''تو کیا تم نے حاجیوں کی سبیل اور مسجد حرام کی خدمت اس کے برابر ٹھہرا لی جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان لایا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا، وہ اللہ کے نزدیک برابر نہیں۔'' (کنز الایمان)

﴿مسلم﴾

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان خدا کی راہ میں اونٹنی کے دودھ دوہنے کے درمیانی فاصلہ کے برابر جہاد کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت واجب فرما دیتا ہے۔

﴿ابوداؤد، ترمذی﴾

اسلامی سرحدوں کی حفاظت کی فضیلت

ایک دن رات کی فضیلت:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک دن اور رات اسلامی سرحد کی حفاظت کرنا ایک مہینہ کے روزے رکھنے اور اس کی راتوں کی عبادت سے افضل ہے اور اگر اسی حالت میں وہ مر گیا تو جو اعمال وہ

کرتا تھا مرنے کے بعد بھی وہ جاری رہیں گے اور اس کا رزق بھی جاری رہے گا اور فتنہ قبر سے بھی محفوظ رہے گا۔

﴿مسلم﴾

دنیا سے بہتر:

حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک سرحد کی حفاظت کرنا دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب سے بہتر ہے اور شام کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جانا یا صبح کو جانا دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب سے بہتر ہے۔

﴿بخاری﴾

قیامت تک جاری رہنے والا عمل:

حضرت فضالہ بن عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر مرنے والے کا عمل مرنے کے بعد ختم کر دیا جاتا ہے، مگر جو شخص کہ سرحد اسلام کی حفاظت کر رہا ہے اس کا عمل قیامت تک جاری رہتا ہے اور وہ فتنہ قبر سے بھی محفوظ رہے گا۔

﴿ابوداؤد، ترمذی﴾

ہزار رات کے برابر عمل کا ثواب:

حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ایک رات اللہ کے راستے میں اسلامی سرحد کی حفاظت کرے تو وہ اس کیلئے ایسی ہزار رات کے برابر ہے کہ جس میں روزہ رکھے اور شب بیداری کرے۔

﴿ابن ماجہ﴾

سرحد کی حفاظت کرتے ہوئے مر جانا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں سرحد اسلام کی حفاظت کرتے ہوئے مر گیا تو اس کے نیک اعمال جو وہ

کرتا تھا مرنے کے بعد بھی جاری رہیں گے اور اس کا رزق بھی جاری رہے گی اور فتنہ قبر سے محفوظ رہے گا اور اللہ تعالیٰ یوم قیامت اس کو گھبراہٹ سے مامون اٹھائے گا۔

﴿ابن ماجہ﴾

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت

یوم قیامت ایک کا بدلہ:

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک اونٹنی لے کر آیا، جس کے نکیل پڑی ہوئی تھی اور کہا کہ یہ اللہ کی راہ میں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یوم قیامت اس کے بدلہ میں تجھے سات سو اونٹنیاں ملیں گی، وہ تمام نکیل والی ہوں گی۔

﴿مسلم﴾

سات سو گنا کا ثواب:

حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے بھی اللہ کی راہ میں کچھ خرچ کیا، اس کیلئے اس کا سات سو گنا اجر لکھا جاتا ہے۔

﴿نسائی﴾

ایک کے بدلہ میں سات لاکھ کا ثواب:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کے راستہ میں اپنی طرف سے خرچ بھیج دے اور خود گھر پر رہے تو اس کیلئے ہر درہم کے بدلہ میں سات سو درہم کا اجر ہے اور جو خود اللہ کے راستہ (جہاد) میں جائے اور خرچ بھی کرے تو اس کیلئے ہر درہم کے بدلہ میں سات

لاکھ درہم کا اجر وثواب ہے، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:

وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بڑھاتا ہے۔''

﴿ابن ماجہ﴾

بہترین صدقہ:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خدا کی راہ میں سایہ کیلئے خیمہ دینا اور ایک خادم اللہ کے راستہ میں مجاہد کو دینا اور ایک نوجوان اونٹنی اللہ کی راہ میں مجاہد کو دینا تمام صدقات سے بہترین صدقہ ہے۔

﴿ترمذی﴾

اللہ کی راہ میں گرد وغبار کی فضیلت

جہنم کی آگ حرام:

حضرت عبدالرحمٰن بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے قدم غبار آلود کیے تو اس پر جہنم کی آگ اللہ تعالیٰ حرام کر دیتا ہے۔

﴿بخاری﴾

مومن کے دل میں ایمان اور بخل جمع نہیں ہو سکتے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ کسی بندہ مومن کے چہرے پر راہِ خدا کی مٹی اور جہنم کا دھواں کبھی بھی جمع نہیں ہوسکتا اور بندہ مومن کے دل میں کبھی بھی ایمان اور بخل جمع نہیں ہو سکتے۔

﴿نسائی، ترمذی﴾

غبار یوم قیامت مشک ہوگا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں شام کو چلے اور اس کو غبار لگے تو اس کے بدلہ میں یوم قیامت اس کیلئے مشک ہوگا۔

﴿ابن ماجہ﴾

اللہ کے راستہ میں جاگنا:

حضرت ابوریحانہ ازدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جہنم کی آگ کو حرام کردیا ہے اس آنکھ پر جو اللہ کی راہ میں بیدار رہی۔

﴿نسائی﴾

اللہ کے راستہ میں چوکیداری کا ثواب:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خدا کے راستہ میں ایک دن کی چوکیداری اپنے گھر کے ہزار سال کے روزوں اور ان کی رات کی عبادت سے بہتر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک سال میں تین سو ساٹھ دن ہیں اور ہر دن ہزار سال کے برابر ہے۔

﴿ابن ماجہ﴾

اللہ کی راہ میں روزہ کی فضیلت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے ستر برس کی مسافت کی دوری پر کردے گا۔

﴿مسند احمد، ترمذی﴾

زمین وآسمان کے فاصلہ کے برابر خندق:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے ایک دن اللہ کے راستہ میں روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک

خندق حائل کردے گا جس کا فاصلہ آسمان وزمین کے برابر ہوگا۔

﴿ترمذی﴾

راہِ خدا میں تیر اندازی کی فضیلت

ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب:

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک تیر پھینکا دشمن کو لگے یا خطا کرے، اس کیلئے ایک غلام آزاد کرنے کا اجر وثواب ہے۔

﴿نسائی، ترمذی﴾

درجات کی بلندی:

حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: راہ خدا میں تیر اندازی کرو جس کا تیر دشمن کو لگ گیا اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کرے گا۔ ابن نحام نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! درجہ سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دو درجوں کے درمیان میں سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہوگا۔

﴿نسائی﴾

تین جنتی شخص:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین شخصوں کو جنت میں داخل فرماتا ہے:

(۱) اچھی نیت سے تیر بنانے والے کو۔ (۲) تیر پھینکنے والے کو۔ (۳) تیر کا پھل لگانے والے کو۔

﴿نسائی، ابن ماجہ﴾

خدا کی راہ میں زخم کی فضیلت

خون سے مشک کی خوشبو:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بھی اللہ کے راستہ میں زخمی ہوا اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ کون اس کے راستے میں اس کی وجہ سے زخمی ہو ہے، وہ یوم قیامت اس حال میں اٹھے گا کہ اس کا زخم بہتا ہوگا جس کا رنگ تو خون جیسا ہوگا مگر اس میں خوشبو مشک کی ہوگی۔

﴿بخاری، مسلم﴾

اللہ کے خوف سے بہنے والے آنسو اور خون کے دو قطرے:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو دو قطروں اور دو نشان سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں ہے۔

دو قطرے جو اللہ کو زیادہ محبوب ہیں: (۱) اللہ کے خوف سے گرنے والے آنسو کا قطرہ۔ (۲) اور اللہ کے راستہ میں بہنے والے خون کا قطرہ۔

✿ دو نشان جو اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہیں: (۱) راہِ خدا میں زخم کا نشان۔

(۲) اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے اس کے فریضہ نماز کی ادائیگی کا نشان۔

﴿ترمذی﴾

زخمی مجاہد پر شہداء کی مہر:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جو مسلمان بھی تھوڑی دیر جہاد کرتا ہے، جنت اس کیلئے واجب ہو جاتی ہے اور جس نے صدق دل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت کی دعا کی پھر وہ قتل کیا جائے یا پھر گھر پر مرے، اس کیلئے شہادت کا اجر ہوگا، اور جو خدا کے راستہ میں کچھ زخمی

کر دیا جائے یا کوئی خراش وغیرہ لگ جائے تو یوم قیامت اس کو تر وتازہ جیسا کہ وہ تھا لے کر حاضر ہوگا جس کا رنگ زعفران کا ہوگا اور اس کی خوشبو مشک جیسی ہوگی اور جو بھی اللہ کے راستہ میں زخمی کر دیا گیا اس پر شہداء کی مہر ہوگی۔

﴿ابوداؤد، نسائی﴾

تھوڑی دیر جہاد کی فضیلت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابہ کا گزر ایک درہ پر سے ہوا، اس میں ایک چھوٹا سا میٹھے پانی کا چشمہ تھا، ان کو وہ چشمہ پاکیزگی کی وجہ سے بہت پسند آیا اور دل میں کہا: کیا اچھا ہوتا کہ میں لوگوں سے کنارہ کشی کرکے اسی گھاٹی میں رہتا لیکن جب تک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہ لے لوں ایسا ہرگز نہ کروں گا، آخرکار انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا نہ کرو کیونکہ تم لوگوں میں سے کسی کا اللہ کے راستے میں ٹھہرنا اس کا اپنے گھر میں ستر سال نماز پڑھنے سے زیادہ افضل ہے، کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تم کو بخش دے اور تم کو جنت میں داخل کر دے۔ (اگر یہ چاہتے ہو) تو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرو، جس نے اونٹنی کے دو دفعہ دودھ دوہنے کے درمیانی وقت کے برابر (یعنی تھوڑی دیر) بھی جہاد کیا، اس کیلئے جنت واجب ہوگئی۔

﴿ترمذی﴾

سمندری جہاد کی فضیلت

تو سمندری مجاہدین میں سے ہے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ آپ ام حرام بنت سلمان رضی اللہ عنہا کے گھر جایا کرتے تھے اور وہ آپ کی

خدمت میں کھانا پیش کرتیں اور ام حرام حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں، ایک دن آپ ﷺ ان کے گھر تشریف لے گئے حسب معمول انہوں نے کھانا پیش کیا پھر بیٹھ کر آپ ﷺ کے سر مبارک کو صاف کرنے لگیں، آپ ﷺ سو گئے تھوڑی دیر بعد آپ ﷺ بیدار ہوئے اور آپ ﷺ ہنس رہے تھے۔ ام حرام کہتی ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کو کیا بات ہنسا رہی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ مجھ پیش کیے گئے جو بادشاہوں کی مانند تخت پر سوار ہو کر سمندر میں اللہ کے راستہ میں جہاد کیلئے جا رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ سے دعا کریں وہ مجھے ان میں شامل کر دے۔ آپ ﷺ نے ان کیلئے دعا فرمائی اور پھر سر رکھ کر دوبارہ سو گئے، پھر آپ ﷺ بیدار ہوئے اور آپ ﷺ ہنس رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کس بات کی وجہ سے آپ ﷺ ہنس رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ مجھ پر پیش کیے گئے جو اللہ کے راستہ میں جہاد کرتے ہوئے اور پھر پہلی بات کے مانند فرمایا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ سے دعا کریں خدا مجھے ان میں سے کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو تو پہلی جماعت میں سے ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں حضرت ام حرام سمندر پر سوار ہو کر اللہ کے راستہ میں جہاد میں تشریف لے گئیں اور سمندر سے نکل کر سواری کے بدکنے کی وجہ سے گر کر شہید ہو گئیں۔

﴿بخاری، مسلم﴾

سمندری جہاد کا ثواب:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دریائی غزوہ خشکی کے دس غزوہ کے برابر ہے اور جو جہاد کیلئے سمندر کا سفر کرے وہ اللہ کی راہ میں خون میں لت پت ہونے والے کی طرح ہے۔

﴿ابن ماجہ﴾

سمندری مجاہدین کی روح اللہ خود قبض کرتا ہے:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کو دریائی جہاد کے شہید کا اجر خشکی کے شہید سے دوگنا ہے، اور سمندر میں جس کو دوران سر ہوا اس کا اجر ایسا ہے جیسا خشکی میں کوئی خون میں لت پت ہوا، اور دو موج کے درمیان کا جو فاصلہ ہے اتنی مسافت سمندر میں چلنے اور جہاد کا ثواب ایسا ہے جیسے اللہ کی اطاعت میں تمام دنیا قطع کی ہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے روحوں کو قبض کرنے پر موت کے فرشتے کو متعین کیا ہے، مگر سمندر کے شہید کی روح اللہ تعالیٰ خود قبض کرتا ہے اور خشکی کے شہید کے سوائے قرض کے سب گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں اور سمندر کے شہید کے تمام گناہوں کے ساتھ قرض بھی معاف کر دیا جاتا ہے۔

﴿ابن ماجہ﴾

مجاہد کو سامان دینے اور اس کے اہل وعیال کی دیکھ بھال کی فضیلت:

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جانے والے مجاہد کیلئے سامان سفر تیار کر دیا، وہ ایسا ہی ہے جیسے خود جہاد میں گیا اور جس نے غازی کے پیچھے اس کے اہل وعیال کی دیکھ بھال کی گویا اس نے جہاد کیا۔

﴿بخاری، مسلم﴾

نماز کی مانند ثواب:

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے غازی کو سامان سفر دے کر مطمئن کر دیا تو اس کیلئے غازی کے مانند اجر و ثواب ہے، چاہے وہ شہید ہو جائے، یا گھر واپس لوٹ آئے۔

﴿ابن ماجہ﴾

شہادت کی فضیلت

قرض کے علاوہ شہید کی تمام خطائیں معاف:

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بارگاہ نبوت ﷺ میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اگر میں اللہ کی راہ میں صبر اور نیکی کی نیت سے دشمن کی طرف رخ کرتے ہوئے بغیر پیٹھ پھیرے قتل کیا جاؤں تو کیا اللہ تعالیٰ میری خطاؤں کو معاف کردے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم راہِ خدا میں صبر و نیکی کی نیت سے جمے رہو اور قتل کردیئے جاؤ تو قرض کے سوا تمہاری ساری خطاؤں کو اللہ تعالیٰ معاف کردے گا، مجھے حضرت جبریل علیہ السلام نے یہی (حکم خداوندی) پہنچایا ہے۔

﴿مسلم﴾

شہید کی آرزو:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص جنت میں داخل ہو جاتا ہے وہ دنیا میں واپس لوٹنا پسند نہیں کرتا، اگرچہ روئے زمین کی تمام چیزیں اس کو مل جائیں، البتہ شہید جب (شہادت کی وجہ سے) اپنے اعزاز و اکرام کو دیکھتا ہے تو آرزو کرتا ہے کہ لوٹ کر دنیا میں جائے اور دس مرتبہ راہِ خدا میں مارا جاؤں۔

﴿بخاری، مسلم﴾

شہید کیلئے اعزاز و اکرام:

حضرت مقداد بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ چھ طرح سے شہید کا اکرام کرتا ہے:

"(۱) اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (۲) اس کو جنت میں اس کا مقام دکھایا جاتا ہے۔ (۳) عذاب قبر سے محفوظ کیا جاتا ہے۔ (۴) یوم قیامت کی سخت گھبراہٹ سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ (۵) عزت و کرامت کا ایسا تاج اس کے سر پر رکھا جاتا ہے کہ جس کا ایک یاقوت دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے۔ (۶) بہتر (۷۲) عورتوں سے اس کی شادی کر دی جاتی ہے۔"

اور اسکے ستر (۷۰) رشتہ داروں کے بارے میں اسکی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔

﴿ابوداؤد﴾

شہید کی شفاعت ستر افراد کے حق میں قبول ہوئی:

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہید کی شفاعت اس کے خاندان کے ستر (۷۰) افراد کے حق میں قبول کی جائے گی۔

﴿ابوداؤد﴾

شہداء کی روحیں کہاں ہیں:

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے قرآن پاک کی اس آیت کریمہ کے بارے میں سوال کیا:

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ.

﴿سورۂ آل عمران﴾

ترجمہ: "اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں۔" (کنز الایمان)

تو انہوں نے فرمایا: ہم اس بارے میں دریافت کر چکے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے پوٹوں میں عرش سے معلق قندیلوں میں

ہوں گی، جہاں اور جب چاہیں جنت میں سیر وتفریح کریں گی اور پھر اپنی قندیلوں میں واپس آ جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ جلوہ افروز ہو کر ان سے پوچھے گا: کیا تمہیں کسی چیز کی خواہش ہے؟ وہ کہیں گے: ہم کس چیز کی خواہش کریں، ہم جب چاہیں اور جہاں چاہیں جنت میں گھومتے پھرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو تین مرتبہ یہی سوال ہوگا جب وہ دیکھیں گے کہ بار بار اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہی سوال ہو رہا ہے تو وہ عرض کریں گے: اے اللہ! ہم چاہتے ہیں کہ ہماری روحیں ہمارے جسموں میں واپس لوٹائی جائیں تاکہ ہم دوبارہ تیری راہ میں قتل کیے جائیں۔ اللہ تعالیٰ جب دیکھے گا کہ ان کی کوئی حاجت نہیں ہے تو انہیں چھوڑ دیا جائے گا۔

﴿مسلم﴾

شہید کا خون خشک ہونے سے پہلے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے شہداء کا ذکر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ زمین پر شہداء کا خون خشک ہونے سے پہلے اس کی دو بیویاں محبت سے اس کی طرف اس طرح لپکتی ہیں، جیسا کہ پرندے اپنے گم شدہ بچے کے ملنے پر کھلے میدان میں اس کی طرف لپکتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر کپڑوں کا جوڑا ہوتا ہے۔

﴿ابن ماجہ﴾

ارواح شہداء:

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ شہداء کی روحیں سبز پرندوں میں جنت کے پھلوں یا درختوں پر معلق ہوتی ہیں۔

﴿ترمذی، نسائی، ابن ماجہ﴾

بوقت شہادت کی تکلیف:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ شہید کو

قتل کی تکلیف ایسے محسوس ہوتی ہے جیسا کہ تم میں سے کسی کو چیونٹی کاٹ لے۔

﴿ترمذی، نسائی، ابن ماجہ﴾

اقسام شہداء

طاعون، ہیضہ اور پانی میں ڈوبنے والا بھی شہید ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم آپس میں شہداء کن لوگوں کو سمجھتے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل کر دیا جائے، وہی شہید ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تو میری امت کے شہداء بہت کم ہوں گے۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! پھر وہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قتل ہو جائے، وہ شہید ہے ہی اور جو طاعون میں مر جائے وہ بھی شہید ہے اور جو ہیضہ میں مر جائے وہ بھی شہید ہے اور پانی میں ڈوب جانے والا بھی شہید ہے۔

﴿مسلم﴾

شہادت کی سات قسمیں:

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل کے علاوہ شہادت کی سات قسمیں ہیں اور وہ یہ ہیں:

(۱) طاعون میں مرنیوالا شہید ہے۔ (۲) پانی میں ڈوب کرنے مرنیوالا شہید ہے۔ (۳) ذات الجنب (پھیپھسوں کی بیماری) میں مرنیوالا شہید ہے۔ (۴) پیٹ کی بیماری میں مرنیوالا شہید ہے۔ (۵) آگ میں جل کر مرنیوالا شہید ہے۔ (۶) کسی چیز کے نیچے دب کر مرنیوالا شہید ہے۔ (۷) ولادت (زچگی) میں مرنیوالی عورت بھی شہید ہے۔

﴿ابوداؤد، نسائی﴾

مال کی حفاظت میں قتل ہونے والا شہید ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو اپنے مال کی حفاظت میں قتل کر دیا جائے وہ بھی شہید ہے۔

دین اور گھر کی حفاظت میں مارا جانے والا شہید ہے:

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو اپنے مال کی حفاظت میں قتل کیا جائے، وہ شہید ہے اور جو اپنے گھر والوں کی حفاظت میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے دین کی حفاظت کے خاطر قتل کیا جائے وہ بھی شہید ہے اور جو اپنی جان کی حفاظت میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔

﴿ابوداؤد، ترمذی، نسائی﴾

اپنے دفاع میں قتل ہونے والا شہید ہے:

حضرت سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو اپنی مظلومی کے دفاع میں قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے۔

﴿نسائی﴾

جنت تلواروں کے سایہ میں ہے:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جنت کے دروازے تلواروں کے سایہ کے نیچے ہیں۔

﴿مسلم﴾

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور نبی کریم ﷺ دشمن کے مقابلہ پر تھے اور سورج کے ڈھلنے کا انتظار کر رہے تھے اسی دوران کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا: اے لوگو! دشمن سے مڈبھیڑ اور مقابلہ کی آرزو مت کرو بلکہ اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو لیکن جب مقابلہ پڑ جائے تو صبر کے ساتھ جمے رہو اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سایہ تلے ہے، پھر آپ ﷺ نے یہ دعا کی:

اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَ مُجْرِیَ السَّحَابِ وَ هَازِمَ الْاَحْزَابِ اِهْزِمْهُمْ وَ انْصُرْ نَا عَلَيْهِمْ.

ترجمہ: ''اے اللہ! کتابوں کو اتارنے والے اور بادلوں کو چلانے والے اور دشمن کے لشکروں کو شکست دینے والے تو کافروں کو شکست دے اور ہم کو ان پر غالب کر دے۔''

﴿ترمذی﴾

کافر اور اس کا قاتل مومن جہنم میں جمع نہیں ہونگے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کافر اور اس کا قاتل کبھی بھی جہنم میں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

﴿مسلم﴾

دوسری روایت کے الفاظ اس طرح ہیں:

جہنم میں اس طرح دو شخص جمع نہیں ہو سکتے جس سے ایک دوسرے کو تکلیف ہو۔ دریافت کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ دونوں کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ مسلمان جو کسی کافر کو جنگ میں قتل کرے اور اس کی موت ایمان پر ہو۔

سچے دل سے شہادت کی دعا کرنا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو سچے دل سے شہادت کا طالب ہوتا ہے اس کو شہادت کا درجہ مل جاتا ہے اگر وہ شہید نہ ہوا ہو۔

﴿مسلم﴾

شہادت کا درجہ مل جاتا ہے:

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی صدق دل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت کی دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کو شہداء کے

درجات پر پہنچا دیتا ہے اگر چہ اس کی وفات بستر پر ہی کیوں نہ ہو۔

﴿مسلم﴾

شہادت کا اجر:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو بھی سچے دل سے راہِ خدا میں قتل کی دعا مانگے پھر اس کی موت ہو یا قتل ہو، اس کیلئے شہادت کا اجر ہے۔

﴿نسائی، ترمذی﴾

جہاد کیلئے گھوڑے رکھنے کی فضیلت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے جہاد کیلئے اللہ تعالیٰ پر ایمان لاکر اور اس کے وعدوں کی تصدیق کرتے ہوئے گھوڑا رکھا تو اس گھوڑے کا کھانا پینا، لید اور پیشاب یومِ قیامت اس شخص کے میزان اعمال میں ہوگا۔

﴿بخاری﴾

گھوڑا پالنا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ گھوڑا پالنا کسی کیلئے اجر و ثواب کا باعث ہے تو کسی کیلئے پردہ ہے تو کسی کیلئے گناہ کا سبب ہے، جس کیلئے گھوڑا پالنا اجر کا سبب ہے وہ شخص وہ ہے جو گھوڑا اللہ کے راستہ میں جہاد کیلئے رکھے اور اس کو کسی کھیت یا باغ میں لمبی رسی سے باندھ دے اور وہ گھوڑا اس کھیت یا باغ میں جو کچھ کھائے گا یا لید کرے گا یا چکر لگائے گا اور اس کے نشانات قدم یہ سب مالک کیلئے نیکیاں لکھی جائیں گی۔ یہاں تک کہ اس کا گزر کسی نہر سے ہو اور مالک کے ارادہ کے بغیر وہ اس میں سے پانی پی لے تو یہ بھی اس کیلئے نیکی ہے۔

دوسرا شخص وہ جو گھوڑے کو اپنی سواری اور ضرورت کیلئے پالے اور اس کے بارے میں اللہ کے حقوق جہاد وغیرہ کو نہ بھولے تو یہ گھوڑا پالنا اس کیلئے پردہ ہے۔

تیسرا شخص وہ ہے جو گھوڑے کو فخر و دکھاوا اور مسلمانوں کی دشمنی کیلئے پالے تو یہ اس کیلئے عذاب کا باعث ہے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

مجاہد کو رخصت کرنے کی فضیلت:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
میں اللہ کے راستہ میں مجاہد کے ساتھ چلوں اور صبح یا شام اس کی سواری کی رکاب تھاموں یہ مجھے دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے زیادہ محبوب ہے۔

﴿ابن ماجہ﴾

ظالم جابر کے سامنے حق بات کہنا بھی جہاد ہے:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
ظالم حاکم کے سامنے حق و انصاف کی بات کہنا سب سے بڑا جہاد ہے۔

﴿ترمذی﴾

نکاح کی فضیلت

نکاح کے فوائد:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
تم میں سے جو طاقت و قدرت رکھتا ہو اسے چاہیے کہ شادی کر لے کیونکہ نکاح سے نگاہ جھک جاتی ہے اور شرمگاہ محفوظ ہو جاتی ہے اور جس کو شادی کی استطاعت نہ ہو وہ روزہ رکھا کرے، کیونکہ روزہ اس کیلئے ڈھال ہے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

نکاح کرنا میری سنت ہے:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ نکاح کرنا میری سنت ہے اور جو میری سنت پر عمل نہ کرے وہ مجھ سے نہیں ہے، شادی کرو، تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر یوم قیامت فخر کروں گا، اس لیے جو صاحب استطاعت ہو وہ شادی کر لے اور جسے استطاعت نہ ہو اس کو چاہیے کہ وہ روزہ رکھے کیونکہ روزہ اس کیلئے ڈھال ہے۔

﴿ابن ماجہ﴾

مومن بیوی جو آخرت کے کام میں مدد کرے:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سونے چاندی کے بارے میں قرآن پاک میں وعید نازل ہوئی تو صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کون سا مال اچھا ہے جسے ہم حاصل کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ذخیرہ کے قابل چیز شکر کرنے والا دل، ذکر کرنے والی زبان اور مومن بیوی جو آخرت کے کام میں تمہاری مدد کرے۔

﴿ابن ماجہ، ترمذی﴾

نیک عورت:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پوری دنیا نفع اٹھانے کی چیز ہے اور دنیا کی چیزوں میں سے سب سے بہتر چیز جس سے نفع اٹھایا جائے، نیک عورت ہے۔

﴿مسلم﴾

چار چیزیں دیکھ کر عورت سے شادی کی جائے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: چار چیزیں دیکھ کر عورت سے شادی کی جاتی ہے:

(۱) اس کے مال کی جہ سے۔ (۲) اس کے جمال و خوبصورتی کی وجہ سے۔

(۳)اس کی دینداری کی وجہ سے۔ (۴)اس کے حسب ونسب کی وجہ سے۔
اس لیے دیندار عورت سے شادی کرنے میں کامیابی اور بھلائی ہے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

تقویٰ کے بعد نیک بیوی نعمت ہے:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مومن بندہ نے تقویٰ کی نعمت کے بعد کوئی ایسی بھلائی حاصل نہیں کی جو اس کے حق میں نیک بیوی سے بڑھ کر ہو۔ (پھر نیک بیوی کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ) اگر خاوند اسے حکم دے تو مان لے اور خاوند اس کی طرف دیکھے تو خاوند کو خوش کر دے اور اگر خاوند کسی کام کے بارے میں قسم کھالے کہ ضرور تم ایسا کرو گی تو اس کی قسم سچی کر دے اور اگر وہ کہیں چلا جائے اور یہ اس کے پیچھے گھر میں رہ جائے تو اپنی جان اور اس کے مال کے بارے میں خیر خواہی کرے۔

﴿ابن ماجہ﴾

چار باتیں انبیاء کی سنت ہیں:

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ چار باتیں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہیں:

(۱)شرم وحیاء۔ (۲)خوشبو کا استعمال۔ (۳)مسواک کرنا۔ (۴)نکاح کرنا۔

﴿ترمذی﴾

بانجھ عورت سے شادی کرنا منع ہے:

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص بارگاہ نبوت ﷺ میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! مجھے ایک ایسی عورت سے تعلق ہو گیا ہے کہ جو اچھے منصب اور نسب والی ہے مگر بانجھ ہے کیا میں اس سے شادی کرلوں؟ آپ ﷺ نے ان کو اس سے منع فرمایا، پھر دوبارہ آئے اور یہی عرض کیا: آپ ﷺ نے منع فرمایا،

پھر تیسری دفعہ آئے اور یہی عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی عورتوں سے شادی کرو تاکہ تمہاری کثرت کی وجہ سے میں دوسری امتوں پر یوم قیام فخر کروں گا۔

﴿ابوداؤد، نسائی﴾

پاکدامنی کیلئے نکاح کرنا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تین لوگوں کی اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے:

(۱) وہ مکاتب غلام جو اپنی بدل کتاب ادا کرنا چاہتا ہے۔ (۲) پاک دامنی کیلئے جو نکاح کرتا ہے۔ (۳) اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والا مجاہد۔

﴿ترمذی، نسائی، ابن ماجہ﴾

اللہ کی خوشنودی کیلئے شادی کی فضیلت:

روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے شادی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے یوم قیامت کو عزت و کرامت کا تاج پہنائے گا۔

﴿ابوداؤد﴾

تین شخصوں کیلئے دوہرا اجر:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تین آدمیوں کو اللہ تعالیٰ دوہرا اجر دیتا ہے:

(۱) وہ شخص جو اپنی باندی کی اچھی طرح تربیت کرے پھر اسکو آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے۔ (۲) اہل کتاب میں سے وہ شخص جو اپنے نبی پر ایمان لائے پھر اسلام کا زمانہ پا کر مسلمان ہو جائے۔ (۳) وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے اور اپنے آقا کی بھی اطاعت کرے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

نکاح کیلئے سفارش کرنا:

حضرت ابورہم السمعیؒ (تابعی) سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تو کسی دو آدمیوں کے درمیان نکاح و رشتہ کیلئے سفارش کرے تو یہ بہترین سفارش ہے۔

﴿ابن ماجہ﴾

نیک غلام کیلئے دوہرا اجر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نیک فرمانبردار غلام کیلئے دوہرا اجر ہے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

یوم قیامت مشک کے ٹیلوں پر:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا یوم قیامت تین قسم کے لوگ مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے:

(۱) وہ غلام جو اپنے خدا اور آقا دونوں کا حق ادا کرے۔

(۲) وہ امام جو قوم کی امامت کرے اور نمازی اس پر راضی ہوں۔

(۳) ہر روز پنج گانہ نمازوں کیلئے اذان دینے والا مومن۔

﴿ترمذی﴾

رزق حلال کی فضیلت

بہترین کمائی:

حضرت مقداد بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بہترین کمائی اپنے ہاتھ کی محنت کی کمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر حضرت داؤد

علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتے تھے۔

﴿بخاری﴾

حلال و پاکیزہ کمائی:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حلال و پاکیزہ کھانا جو شخص کھائے وہ اپنے ہاتھ کی کمائی ہے اور اولاد بھی باپ ہی کی کمائی ہے۔

﴿ابوداؤد، نسائی﴾

رزق ضعیف اور کمزوروں کی دعا کی بدولت ملتا ہے:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں یہ خیال آیا کہ مجھے اپنے سے نیچے درجہ کے لوگوں پر فضیلت حاصل ہے تو اس پر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہاری مدد جو کی جاتی ہے اور تم کو جو رزق عطا ہوتا ہے یہ محض تمہارے اور کمزوروں کی بدولت عطا ہوتا ہے۔

(نسائی کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ ان کی دعاؤں، نمازوں اور اخلاص کی بدولت عطا ہوتا ہے۔)

﴿بخاری، مسلم﴾

اللہ کی رضا کمزوروں میں تلاش کرو:

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میری رضامندی کو اپنے کمزوروں میں تلاش کرو، اس لیے کہ دشمنوں کے مقابلے میں تمہاری مدد اور تم کو روزی تمہارے ضعیف اور کمزوروں ہی کی بدولت عطا کی جاتی ہے۔

﴿ابوداؤد، ترمذی، نسائی﴾

سچے امانتدار تاجر کی فضیلت

انبیاء، صدیقین اور شہداء کا ساتھی:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سچا امانتدار تاجر یوم قیامت انبیاء کرام علیہم السلام اور صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

﴿ترمذی﴾

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سچا امانتدار مسلمان تاجر مسلمان جو یوم قیامت شہداء کے ساتھ ہوگا۔

﴿ابن ماجہ﴾

سچائی کے ساتھ لین دین میں برکت:

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ خریدنے اور بیچنے والے دونوں کو جدائی سے پہلے پہلے اختیار ہے اگر دونوں لین دین میں سچائی کے ساتھ ہر بات کو صاف صاف بیان کر دیں تو ان کے لین دین میں برکت ہوتی ہے اور اگر دونوں جھوٹ بولیں اور معاملہ کو چھپائیں تو لین دین کی برکت ختم ہو جاتی ہے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

ادھار لین دین میں برکت ہے:

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تین باتوں میں برکت ہے:

(۱) ادھار لین دین میں۔ (۲) آپس میں قرض لینے دینے میں۔

(۳) اور گیہوں اور جو دونوں کو کھانے کیلئے ملانا، بیچنے کیلئے نہیں۔

﴿ابن ماجہ﴾

قرض کو ادا کرنے کی فضیلت:

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک شخص سے نو جوان اونٹ بطور قرض لیا جب آپ ﷺ کے پاس صدقات کے اونٹ آئے تو آپ ﷺ نے ابورافع سے فرمایا کہ اس شخص کا قرضہ اونٹ دے کر ادا کر دو، وہ صدقات کے اونٹوں میں گئے اور واپس آئے اور عرض کیا کہ صدقات کے اونٹ تو سب عمدہ اور بڑے ہیں۔ (کم عمر کا جوان اونٹ نہیں ہے) آپ ﷺ نے فرمایا وہی انہیں دیدو، لوگوں میں وہ شخص اچھا ہے جو قرض اچھی طرح ادا کرے۔

﴿مسلم﴾

تم میں اچھا وہ ہے جو اچھی طرح قرض ادا کرے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے کوئی چیز قرضہ میں لی تھی، اس کو ادا کرنے کے وقت جتنا لیا تھا، اس سے کچھ زیادہ دیا اور فرمایا کہ تم میں اچھا وہ ہے جو اچھی طرح قرض ادا کرے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

لوگوں میں اچھا شخص:

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں بارگاہ نبوت ﷺ میں حاضر تھا کہ ایک بدو آیا اور اس نے آپ ﷺ سے تقاضا کیا کہ میرے قرضے کا اونٹ واپس کریں۔ آپ ﷺ نے اسے ایک بڑا اونٹ دیدیا۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ اونٹ تو میرے قرضہ کے اونٹ سے بڑا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں وہ شخص اچھا ہے جو قرضہ اچھی طرح ادا کرے۔

﴿نسائی، ابن ماجہ﴾

سودے کو واپس لے لینا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو

شخص سودے کے بعد سودا واپس کرنے والے کا سودا بخوشی واپس لے لے تو اللہ تعالیٰ اس کی خطاؤں کو معاف کر دیتا ہے۔

﴿ابوداؤد، ابن ماجہ﴾

لین دین میں آسانی کرنا:

حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل کرے گا جو بیچنے اور خریدنے میں آسانی کا معاملہ کرے۔

﴿نسائی، ابن ماجہ﴾

خرید وفروخت میں سخاوت:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے، اس شخص پر جو خرید وفروخت اور قیمت ادا کرنے میں سخاوت سے کام لے۔

﴿بخاری﴾

خرید وفروخت میں سہولت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خرید وفروخت اور ادا کرنے میں سہولت دینے والے کو پسند کرتا ہے۔

﴿ترمذی﴾

غلہ کو تولنے کی فضیلت:

حضرت مقداد بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنے غلہ کو تول لیا کرو، اس میں تمہیں برکت دی جائے گی۔

﴿بخاری، ابن ماجہ﴾

صبح سویرے کام کرنے میں برکت ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! جمعرات کے روز میری امت کی صبح میں برکت فرما۔

﴿ابن ماجہ﴾

حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! میری امت کی صبح کو بابرکت بنا اور آپ ﷺ کسی جگہ لشکر یا جماعت روانہ فرماتے تو صبح کے وقت ہی روانہ فرماتے تھے۔ راوی حدیث حضرت صخر رضی اللہ عنہ تاجر تھے، وہ اپنا تجارتی قافلہ دن کے شروع میں روانہ کر دیتے، اسکی برکت سے وہ صاحب ثروت اور مالدار ہو گئے۔

﴿ترمذی﴾

بکریوں میں برکت:

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بکریاں رکھا کرو، کیونکہ ان میں برکت ہے۔

﴿ابن ماجہ﴾

بکری جنت کے جانوروں سے ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بکری جنت کے جانوروں میں سے ہے۔

﴿ابن ماجہ﴾

اونٹ، بکری اور گھوڑا:

حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اونٹ اس کے رکھنے والے کیلئے باعث عزت ہے اور بکری برکت کا سبب ہے، اور اللہ تعالیٰ نے یوم قیامت تک کیلئے خیر کو گھوڑے کی پیشانی میں رکھ دیا ہے۔

﴿ابن ماجہ﴾

مومن غلام آزاد کرنے کا اجر:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس کسی نے مومن غلام کو آزاد کیا، اللہ تعالیٰ اس غلام کے ہر عضو کے بدلہ میں آزاد کرنے والے کے ہر ہر عضو کو جہنم کی آگ سے نجات عطا کرے گا، حتیٰ کہ غلام کی شرمگاہ کے عوض اس کی شرمگاہ کو بھی نجات ملے گی۔

﴿بخاری، مسلم﴾

مسلمان باندی کو آزاد کرنا:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے گا تو یہ اس کیلئے جہنم سے آزادی کا سبب ہے غلام کے ہر عضو کے بدلہ میں اس کا ہر عضو جہنم سے محفوظ رہے گا، اور جو مسلمان دو مسلمان باندیوں کو آزاد کرے گا تو وہ دونوں اس کیلئے جہنم سے نجات کا سبب ہوں گی اور ان دونوں کے ہر عضو کے بدلہ میں اس کا ہر عضو جہنم سے محفوظ رہے گا اور جو مسلمان عورت مسلمان باندی کو آزاد کرے، یہ اس کیلئے جہنم سے نجات کا سبب ہے، اور اس کے ہر عضو کے بدلے اس کا ہر عضو جہنم کی آگ سے محفوظ رہے گا۔

﴿ترمذی﴾

عدل وانصاف کی فضیلت

حاکم کیلئے اجر:

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی فیصلہ کرے اور اپنے اجتہاد و کوشش سے فیصلہ میں صحیح بات پالے تو اس کیلئے

دوہرا اجر ہے اور جو حاکم اجتہاد وکوشش کے باوجود خطا کرے تو اس کیلئے ایک اجر ہے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

عدل کرنے والا حاکم نور کے منبروں پر:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو حاکم اپنے اہل و رعایا دونوں کے بارے میں انصاف کرتے ہیں، ایسے عدل وانصاف کرنے والے حاکم یوم قیامت رحمٰن کے دائیں طرف نور کے منبروں پر ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔

﴿مسلم﴾

طلب کے بغیر قاضی بننا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے قضایا حکومت کا مطالبہ کیا اور اس کیلئے محنت وکوشش کی تو وہ اس کے حوالے کر دیا جاتا ہے اور جس نے نہ تو قضا کا مطالبہ کیا اور نہ ہی اس کیلئے کوشش کی۔ (اس کو زبردستی قاضی یا حاکم بنایا گیا۔) تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد کیلئے ایک فرشتہ نازل کرتا ہے جو اس کی صحیح راہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

﴿ابن ماجہ، ابوداؤد﴾

رحمٰن اور شیطان:

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہوتا ہے جب تک کہ وہ ظلم نہ کرے جب وہ ظلم کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ہٹ جاتا ہے اور شیطان اس کے ساتھ لگ جاتا ہے۔

قرآن مجید کی فضیلت

تم میں بہترین شخص:

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرآن مجید سیکھے اور سکھائے۔

﴿بخاری﴾

تجارت سے بہتر قرآن مجید سیکھنا ہے:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم صفہ پر جمع تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کون اس کو پسند کرتا ہے کہ روزانہ صبح بازار بطحان یا عتیق میں جائے اور دو موٹے کوہان والی اونٹنیاں بغیر کسی گناہ اور قطع رحمی کے حاصل کر لے۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہم میں سے ہر ایک اس کو پسند کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مسجد میں جا کر قرآن پاک کی ایک آیت یا دو آیت سیکھے، یہ اس کیلئے دو اونٹ سے بہتر ہے اور تین آیتیں تین اونٹ سے اور چار آیتیں چار اونٹ سے اور اسی طرح تعداد آیات تعداد اونٹ سے بہتر ہے۔

﴿مسلم﴾

ایک آیت یاد کرنے کا ثواب:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوذر! تو صبح جا کر اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن پاک) سے ایک آیت سیکھ، یہ تیرے لیے سو رکعت نماز نفل سے افضل ہے۔

﴿ابن ماجہ﴾

لکنت کی وجہ سے قرآن مجید پڑھنے کا اجر:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قرآن پاک کا ماہران فرشتوں کے ساتھ ہے جو میر منشی اور نیکوکار ہیں اور جو شخص قرآن مجید (زبان میں لکنت کی وجہ سے) اٹکتا ہوا پڑھتا ہے اور اس میں دقت اٹھاتا ہے اس کو دوہرا اجر ملتا ہے۔

﴿مسلم﴾

تلاوت کرنے والے کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی قوم اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر قرآن پاک کی تلاوت کرتی ہے اور اس کا ورد کرتی ہے تو ان پر سکینہ کا نزول ہے اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور رحمت کے فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر فرشتوں کی مجلس میں کرتا ہے۔

﴿مسلم﴾

نماز میں قرآن مجید پڑھنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ جب اپنے گھر واپس جائے تو وہ تین حاملہ موٹی تازی اونٹنیاں اپنے گھر میں پائے، ہم نے عرض کیا کیوں نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز میں تین آیتیں پڑھنا، یہ عمدہ موٹی تازہ اونٹنیوں سے اس کیلئے بہتر ہے۔

﴿مسلم﴾

اللہ تعالیٰ کے خواص:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے اہل اور خاص ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! وہ کون لوگ

ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قرآن پاک پڑھنے والے کہ وہ اللہ کے اہل اور خواص ہیں۔

﴿مسند احمد، ابن ماجہ، نسائی﴾

تلاوت قرآن کی فضیلت

ہر ہر حرف کے بدلہ میں نیکی:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے قرآن مجید کا ایک حرف پڑھا، اس کیلئے ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا اجر دس گنا ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ "الم" ایک حرف ہے، بلکہ "الف" ایک حرف، "لام" ایک حرف اور "میم" ایک حرف ہے۔

عزت وکرامت کا تاج:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یوم قیامت قرآن مجید آئے گا اور اپنے پڑھنے والے کیلئے بارگاہ خداوندی میں عرض کرے گا: اے رب العلمین! اس کو انعام عطا فرمائیں تو اس کو (قرآن کی سفارش پر) عزت وکرامت کا تاج پہنایا جائے گا۔ پھر وہ کہے گا: اے رب العلمین! اور زیادہ عطا فرمائیں تو اس کو کرامت کا جوڑا پہنایا جائے گا۔ پھر کہے گا: اے رب العلمین! آپ اس سے راضی ہو جائیں، چنانچہ اللہ رب العزت اس سے راضی ہو جائے گا۔ اور اس کو کہا جائے گا کہ قرآن مجید کی تلاوت کرتا جا اور (جنت کے درجات) چڑھتا جا چنانچہ ہر آیت کی تلاوت پر اس کی نیکی بڑھائی جائے گی۔

﴿ترمذی﴾

قرآن پڑھنے سے قرب خداوندی حاصل ہوتا ہے:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ

بندہ کی کسی چیز کی طرف توجہ نہیں فرماتا جو دو رکعت نماز سے افضل ہو، اور بندہ جب تک نماز میں ہوتا ہے اس کے سر پر رحمت برستی ہے اور بندے اللہ کا قرب اس چیز سے زیادہ کسی اور طریقے سے حاصل نہیں کر سکتے جو اس سے نکلی ہے۔ ابونصر فرماتے ہیں یعنی قرآن مجید۔

﴿ترمذی﴾

قرآن پڑھتا جا جنت کے درجات چڑھتا جا:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یوم قیامت صاحب قرآن سے کہا جائے گا کہ قرآن مجید پڑھتا جا اور جنت کے درجات چڑھتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ترتیل سے پڑھتا تھا۔ پس جہاں آخری آیت ہوگی وہی تیری منزل ہوگی۔

﴿ابوداؤد، نسائی، ترمذی﴾

والدین کیلئے عزت کا تاج:

حضرت سہل بن معاذ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے قرآن پاک پڑھا اور اس پر عمل کیا تو یوم قیامت اس کے والدین کو ایسا تاج پہنایا جائے گا کہ جس کی روشنی آفتاب کی روشنی سے بھی زیادہ ہوگی اگر وہ آفتاب تمہارے گھروں میں ہو۔ پس کیا خیال ہے تمہارا اس شخص کے متعلق جو قرآن کا عامل ہو۔

﴿ابوداؤد﴾

قرآن پڑھنا اور حفظ کرنا:

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے قرآن مجید پڑھا پھر اس کو حفظ کیا، اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانا، اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا، اور اس کے گھر میں سے ایسے دس لوگوں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کرے گا جن پر جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔

﴿ترمذی، ابن ماجہ﴾

قرآن سیکھنا اور تہجد میں پڑھنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قرآن مجید سیکھو اور خود پڑھو اور دوسروں کو پڑھاؤ، اس لیے کہ جو قرآن مجید سیکھتا ہے اور پڑھتا ہے اور نماز تہجد میں اس کی تلاوت کرتا ہے، اس کی مثال اس تھیلی جیسی ہے جو مشک سے بھری ہوئی ہو، جس کی خوشبو تمام جگہ پھیلتی ہے اور جس شخص نے سیکھا اور پھر سو گیا اس کی مثال مشک کی اس تھیلی جیسی ہے جس کا منہ بند کر دیا گیا ہو۔

﴿ترمذی، نسائی، ابن ماجہ﴾

قرآن پڑھنے والے کو مانگے بغیر عطا ہوتا ہے:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے کہ جس شخص کو قرآن مجید کی مشغولی کی وجہ سے ذکر کرنے اور دعا مانگنے کی فرصت نہیں ملتی میں اس کو سب دعائیں مانگنے والوں سے زیادہ عطا کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو سب کلاموں پر ایسی فضیلت حاصل ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کو تمام مخلوق پر فضیلت حاصل ہے۔

﴿ترمذی﴾

اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب عمل:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سے کسی نے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب عمل کونسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ صاحب قرآن جو اول سے پڑھے، حتی کہ اخیر تک پہنچے اور اخیر کے بعد پھر اول پر پہنچے جہاں ٹھہرے پھر آگے چل دے۔ (یعنی ایک مرتبہ قرآن مجید ختم کر کے دوسری مرتبہ پھر شروع کر دے۔)

﴿ترمذی﴾

سورۂ فاتحہ کی فضیلت

سبع مثانی:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے سورۂ فاتحہ کے بارے میں فرمایا کہ یہ سبع مثانی ہے، اور یہی قرآن عظیم ہے۔

﴿ بخاری ﴾

سورۂ فاتحہ سے علاج:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کی ایک جماعت کا گزر پانی کی ایک جگہ پر ہوا جہاں ایک شخص کو سانپ نے کاٹ لیا تھا، پانی والوں میں سے ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ تم میں کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا ہے؟ پانی پر ایک شخص کو سانپ نے کاٹ لیا ہے۔ ایک صحابی گئے اور اس پر سورۂ فاتحہ پڑھنی شروع کی، یہاں تک کہ وہ اچھا ہوگیا، انہوں نے اسکے عوض بکریاں دیں جسکو لے کر وہ صحابہ کے پاس آئے۔ صحابہ نے اس کو ناپسند کیا اور کہا کہ تم نے اللہ کی کتاب پر اجرت لی۔ صحابہ کرام کی یہ جماعت مدینہ منورہ واپس آئی اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے تمام واقعہ بیان کیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! فلاں نے کتاب اللہ پر اجرت لی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جن باتوں پر تم اجر حاصل کر سکتے ہو، ان میں سب سے بہتر قرآن مجید ہے۔

﴿ بخاری ﴾

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام کی ایک جماعت سفر میں تھی، عرب کے کسی قبیلہ پر ان کا گزر ہوا۔ صحابہ نے مہمان بننے کیلئے کہا تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہنے لگے کہ تم میں کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا ہے؟ کیونکہ قبیلہ کے سردار کو سانپ نے کاٹ لیا ہے۔ ایک صحابی نے کہا: ہاں۔ انہوں نے اس کا علاج سورۂ فاتحہ سے

کیا اور وہ اچھا ہوگیا تو اس نے بکریوں کا ایک ریوڑ ان کو دیا، انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے ذکر کیے بغیر اس کو لینے سے انکار کر دیا اور حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام واقعہ بیان کیا اور یہ بھی عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے صرف سورۂ فاتحہ سے ہی علاج کیا تھا۔ آپ ﷺ نے تبسم فرمایا اور فرمایا: تمہیں کیسے پتہ چلا کہ سورۂ فاتحہ سے علاج ہوتا ہے؟ اور فرمایا: بکریاں لے لو اور تقسیم میں میرا بھی ایک حصہ نکال لینا۔

﴿بخاری، مسلم﴾

سورۂ بقرہ کی فضیلت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ جس گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے، اس میں شیطان داخل نہیں ہوسکتا۔

﴿مسلم﴾

آیت الکرسی کی فضیلت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر چیز کی کوئی بلندی ہوتی ہے، قرآن کی بلندی سورۂ بقرہ ہے اور اس میں ایک آیت تمام قرآنی آیت کی گویا سردار ہے۔ یعنی آیت الکرسی۔

﴿ترمذی﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص صبح سورۂ مومن کی شروع کی تین آیتیں "حٰمٓ سے الیہ المصیر" تک اور آیت الکرسی پڑھے تو وہ تمام آفات سے محفوظ رہتا ہے اور جو شام کو پڑھے تو صبح تک محفوظ رہتا ہے۔

﴿ترمذی﴾

سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتوں کی فضیلت:

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں ("امن الرسول" سے آخر تک) کو جو بھی شخص رات کو پڑھے

گا تو یہ دونوں آیتیں اس کیلئے (تمام امور میں) کافی ہیں۔

﴿بخاری، مسلم﴾

سورۂ بقرہ اور آل عمران کی فضیلت:

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قرآن کی تلاوت کیا کرو کیونکہ قرآن اپنے پڑھنے والے کیلئے یوم قیامت سفارش کرے گا، زہراوین یعنی سورۂ بقرہ اور آل عمران کو پڑھا کرو، یہ دونوں یوم قیامت اس حالت میں آئیں گی گویا کہ بادل یا پرندوں کے دو جھنڈ ہیں اور اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے اللہ کی بارگاہ میں حجت کریں گی۔ سورۂ بقرہ کو پڑھنا برکت ہے اور اس کو چھوڑنا حسرت ہے اور اس کے پڑھنے والے پر جادو کا اثر نہ ہوگا۔

﴿مسلم﴾

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یوم قیامت قرآن مجید اور اس کے پڑھنے والوں اور عمل کرنے والوں کو لایا جائے گا، ان کے آگے آگے سورۂ بقرہ اور آل عمران ہوگی۔

راوی کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ان دونوں سورتوں کی تین مثالیں دیں جو میں کبھی بھول نہیں سکتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: گویا وہ دونوں بادل کے مانند یا سیاہ سایہ کے مانند جس میں چمک ہو یا پرندوں کی دو جماعتوں کے مانند ہوں گی، اور اپنے پڑھنے والوں کی طرف حجت کریں گی۔

﴿مسلم﴾

سورۂ کہف پڑھنے والا دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا:

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے سورۂ کہف کی دس آیتیں حفظ کیں وہ فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔ (یعنی اول یا آخری آیات)

﴿ترمذی﴾

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے سورۂ کہف کی شروع کی تین آیتیں پڑھیں وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔

﴿ترمذی﴾

سورۂ یٰسین کی فضیلت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے، قرآن مجید کا دل سورۂ یٰسین ہے، جس نے سورۂ یٰسین پڑھی اللہ تعالٰی اس کو دس قرآن مجید ختم کرنے کا ثواب عطا کرے گا۔

﴿ترمذی﴾

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنے مردوں پر سورۂ یٰسین پڑھا کرو۔

﴿ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ﴾

سورۂ دخان کی فضیلت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ "حم دخان" کی تلاوت کرے، اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

﴿ترمذی﴾

سورۂ حشر کی آخری آیتوں کی فضیلت:

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے صبح کے وقت تین مرتبہ "اَعُوْذُ بِاللہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ" اور سورۂ حشر کی آخری تین آیتیں پڑھیں تو اللہ تعالٰی ستر ہزار فرشتے متعین فرماتا ہے جو شام تک اس کیلئے دعا کرتے ہیں اور اگر اس دن اسکی موت ہو جائے تو شہادت کی موت ہوگی اور جو شام کو پڑھے تو اسکی صبح تک فرشتے حفاظت کرتے ہیں۔

﴿ترمذی﴾

سورۂ ملک کی فضیلت:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی نے لاعلمی میں اپنا خیمہ ایک قبر پر لگا لیا، پھر معلوم ہوا کہ کسی انسان کی قبر ہے جو اپنی قبر میں سورۂ ملک پڑھ رہا ہے۔ یہاں تک کہ اس نے اسکو ختم کیا، وہ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! میں نے اپنا خیمہ ایک قبر پر لگا لیا اور مجھے قبر کا علم نہ تھا تو میں نے سنا کہ صاحب قبر سورۂ ملک پڑھ رہا ہے۔ یہاں تک کہ اسکو ختم کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ سورت "مانعہ" اور "منجیہ" ہے۔ یعنی اپنے پڑھنے والے کو عذاب سے نجات دلاتی ہے۔

﴿ترمذی﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قرآن مجید میں تیس آیتوں والی ایک سورت ہے جو اپنے پڑھنے والے کی سفارش کرے گی۔ یہاں تک کہ اس کی مغفرت کر دی جائے گی اور وہ "سورۂ ملک" ہے۔

﴿ابوداؤد، ترمذی﴾

سورۂ زلزال اور سورۂ کافرون کی فضیلت:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے سورۂ "اذا زلزلت" کو پڑھا تو یہ اس کیلئے آدھے قرآن کے برابر ہے اور جس نے "قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْن" کو پڑھا تو یہ اس کیلئے چوتھائی قرآن پاک کے برابر ہے۔

﴿ترمذی﴾

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سورۂ "اذا زلزلت" نصف قرآن مجید کے برابر ہے اور "قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْن" چوتھائی قرآن مجید کے برابر ہے۔

﴿ترمذی﴾

حضرت نوافل اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے بارگاہ نبوت ﷺ میں عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی ایسی تعلیم دیں جسے میں بستر پر لیٹتے وقت پڑھا کروں۔ تو

آپ ﷺ نے فرمایا: "قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْن" پڑھا کرو۔ اس میں شرک سے برأت ہے۔

﴿ابوداؤد، نسائی، ترمذی﴾

سوتے وقت قرآن مجید میں سے کوئی سورت پڑھنا:

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان سوتے وقت قرآن مجید کی کوئی سورت پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کیلئے ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے جس کی وجہ سے ہر تکلیف دینے والی چیز سے بیدار ہونے تک محفوظ رہتا ہے۔

﴿ترمذی، نسائی﴾

سورۂ اخلاص کی فضیلت:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کون ہے جو رات کو ایک تہائی قرآن مجید پڑھنے سے عاجز ہے؟ صحابہ کرام کو یہ بات بہت بھاری معلوم ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کون اسکی طاقت رکھ سکتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "قل ھو اللہ احد" تہائی قرآن مجید کے برابر ہے۔

﴿بخاری﴾

تہائی قرآن کے برابر:

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص تمام رات "قل ھو اللہ احد" ہی بار بار پڑھتے رہے، اس سے آگے کچھ نہ پڑھتے تھے جب صبح ہوئی تو ایک صحابی نے ان کے بارے میں حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! فلاں شخص سو کر اٹھے اور تمام رات "قل ھو اللہ احد" ہی بار بار پڑھتے رہے، اس سے زائد کچھ نہ پڑھا گویا انہوں نے اس کو کم سمجھا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے سورۂ اخلاص تہائی قرآن مجید کے برابر ہے۔ ﴿بخاری﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: کیا میں تمہیں تہائی قرآن مجید سناؤں۔ عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ضرور سنائیں پھر حضور نبی کریم ﷺ نے "قل هو الله احد" پوری سورت تلاوت فرمائی۔
﴿مسلم﴾

سورۂ اخلاص کی وجہ سے جنت میں داخل:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص امامت کرواتے تھے اور ہر نماز میں سورت کے ساتھ "قل هو الله احد" ضرور پڑھتے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم ہمیشہ سورۂ اخلاص کیوں پڑھتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: مجھے یہ سورت پسند ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی محبت تجھے جنت میں داخل کر دے گی۔
﴿بخاری، ترمذی﴾

سورۂ اخلاص محبت خدا کا ذریعہ ہے:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص کو حضور نبی کریم ﷺ نے ایک جماعت کا امیر بنا کر بھیجا، وہ ہمیشہ نماز میں سورت کے ساتھ اخیر میں سورۂ اخلاص پڑھتے، واپسی پر ان کے ساتھیوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان سے پوچھو وہ ایسا کیوں کرتے تھے؟ لوگوں نے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اس میں رحمٰن کی صفت ہے اور میں پسند کرتا ہوں کہ اس کو پڑھوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو بتا دو کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔ ﴿بخاری، مسلم﴾

سو مرتبہ بستر لیٹتے وقت سورۂ اخلاص پڑھنا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص روزانہ دو سو مرتبہ "قل هو الله احد" پڑھے گا تو اس کے پچاس سال کے گناہ ختم کر دیئے جاتے ہیں سوائے قرض کے اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو سونے کے ارادے سے اپنے بستر پر جائے اور سیدھی کروٹ پر لیٹ کر سو مرتبہ "قل هو الله

احد" پڑھے تو یوم قیامت اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ اے میرے بندے! اپنی دائیں طرف سے جنت میں داخل ہو جا۔

﴿ترمذی﴾

مُعوّذتین کی فضیلت

صبح شام معوذتین پڑھو:

حضرت عبداللہ بن حبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سخت اندھیرے میں حضور نبی کریم ﷺ کی تلاش میں نکلے تاکہ آپ ﷺ ہمیں نماز پڑھائیں۔ آپ ﷺ ہمیں مل گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو، میں خاموش رہا۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا کہو، میں خاموش رہا، آپ ﷺ نے پھر فرمایا کہو، میں نے تیسری مرتبہ عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں کیا کہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "قل ھو اللہ احد" اور معوذتین "قل اعوذ برب الفلق" اور "قل اعوذ برب الناس" صبح شام تین مرتبہ پڑھا کر تجھے ہر چیز سے کفایت کرے گا۔

﴿ابوداؤد، نسائی، ترمذی﴾

رات کو نازل ہونے والی آیات:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ جو آیتیں رات کو مجھ پر نازل ہوئیں؟ میں نے ان جیسی آیتیں نہیں دیکھیں پھر فرمایا وہ آیتیں یہ ہیں: "قل اعوذ برب الفلق" اور "قل اعوذ برب الناس" (دونوں مکمل سورتیں)

﴿مسلم﴾

پناہ کے کلمات:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ

جا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عقبہ! کہو، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا کہوں؟ آپ ﷺ تھوڑی دیر خاموش ہوگئے، پھر فرمایا: اے عقبہ! کہو۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا کہوں؟ آپ ﷺ پھر خاموش ہوگئے۔ میرے دل میں آیا کہ خدا کرے آپ ﷺ پھر فرمادیں چنانچہ آپ ﷺ نے تیسری بار فرمایا: اے عقبہ! کہو۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا کہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "قل اعوذ برب الفلق" پڑھو، میں نے سورت ختم تک پڑھی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کہو۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا کہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "قل اعوذ برب الناس" پڑھو۔ میں نے یہ سورت بھی پوری پڑھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ سوال کرنے والے کیلئے اس کے مانند مانگنے کے دوسرے کلمات نہیں اور پناہ مانگنے والے کیلئے اس کے مانند پناہ کے دوسرے کلمات نہیں۔

﴿نسائی﴾

حصول علم کی فضیلت

جنت کا راستہ آسان:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی راستہ پر علم حاصل کرنے کیلئے چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت کا راستہ آسان فرمادیتا ہے۔

﴿مسلم﴾

اللہ کے راستہ میں نکلا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص علم حاصل کرنے کیلئے گھر سے نکلا وہ اللہ

کے راستے میں ہے۔ جب تک کہ گھر واپس نہ لوٹے۔

﴿ترمذی﴾

طالبعلم کیلئے فرشتے پَر بچھاتے ہیں:

حضرت زرین حبیش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا۔ آپ نے پوچھا کیوں آئے ہو؟ میں نے کہا: علم حاصل کرنے کیلئے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص اپنے گھر سے صرف علم حاصل کرنے کیلئے نکلا تو اس کی خوشنودی کیلئے فرشتے اپنے پَر بچھا دیتے ہیں۔

﴿مسند احمد، ابن ماجہ﴾

علم سیکھنا گناہوں کا کفارہ ہے:

حضرت سنجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم دین کو سیکھنا پچھلے گناہوں کا کفارہ ہے۔

طالبعلم کی خوشنودی:

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص حصول علم کیلئے کسی راستہ پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے اور طالبعلم کی خوشنودی کی خاطر فرشتے اپنے پَر بچھا دیتے ہیں۔

﴿ابوداؤد، ترمذی﴾

صبح کو علم سیکھنا ہزار رکعت نفل سے بہتر ہے:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! تو صبح جا کر قرآن مجید کی کوئی آیت سیکھ لے، یہ تیرے لیے سو رکعت نفل پڑھنے سے افضل ہے اور اگر تو صبح جا کر علم کا کوئی باب سیکھے چاہے وہ معمول بہ ہو یا نہ ہو یہ تیرے لیے ہزار رکعت نفل پڑھنے سے بہتر ہے۔

﴿ابن ماجہ﴾

عالم اور طالبعلم کا ثواب:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ علم سیکھنا اپنے اوپر لازم کرلو، اس سے پہلے کہ اس کو چھین لیا جائے، اس کو چھین لینا اس کو اٹھا لینا ہے اور آپ نے درمیانی اور شہادت کی انگلی ملا کر اشارہ کرکے فرمایا اس طرح۔ پھر فرمایا عالم اور طالبعلم اجر وثواب میں دونوں برابر کے شریک ہیں، اور اس کے علاوہ لوگوں میں کوئی خیر نہیں۔

﴿ابن ماجہ﴾

اللہ جس سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے:

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس بندہ سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے اور میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں اور یہ امت ہمیشہ اللہ کے امر (دین) پر قائم رہے گی اور کسی مخالف کی مخالفت سے ان کو کوئی نقصان نہ ہوگا۔ یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی اور اہل حق ہی غالب ہوں گے۔

﴿مسند احمد، ترمذی﴾

علم میراث سیکھنا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ فرائض (میراث) کا علم سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ کیونکہ یہ آدھا علم ہے، اور یہ جلد بھلا دیا جائے گا اور میری امت سے سب سے پہلے ورثہ کا علم نکل جائے گا۔

﴿ابن ماجہ﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میراث کا علم سیکھو اور سکھاؤ، پس میں دنیا سے جانے والا ہوں۔

﴿ترمذی﴾

دین سکھانے کی فضیلت

سرخ اونٹوں سے بہتر:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: خدا کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعہ سے کسی ایک شخص کو بھی ہدایت دیدے تو یہ چیز تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

علم و ہدایت کے ساتھ اللہ نے مجھے بھیجا:

حضرت ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس علم اور ہدایت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے، اسکی مثال ایک بارش کی سی ہے، جو کہ ایک زمین پر برسی ہو۔ اس زمین کا بعض حصہ عمدہ ہے کہ اس نے پانی کو قبول کرلیا اور خوب چارہ اور گھاس پیدا کی اور اس میں سے ایک حصہ نشیب میں تھا۔ اسنے پانی کو جمع کرلیا اور اس سے اللہ تعالیٰ نے نفع پہنچایا، اس میں سے انہوں نے پیا بھی اور آب پاشی اور زراعت بھی کی اور وہی بارش زمین کے ایک ایسے حصہ کو پہنچی جو کہ چٹیل میدان تھا نہ پانی کو روکتا ہے اور نہ اس میں گھاس اگانے کی صلاحیت موجود ہے۔ اس شخص کیلئے یہی مثال ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے دین میں سمجھ حاصل کی اور اس کو علم نے نفع پہنچایا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے اس نے خود اس کو حاصل کیا اور سکھایا اور یہ مثال اس شخص کی ہے کہ جس نے اس علم کی طرف توجہ نہ کی اور اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو قبول نہ کیا جس کے ساتھ میں مبعوث کیا گیا ہوں۔

﴿بخاری، مسلم﴾

عالم کی فضیلت عابد پر:

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا: ایک عالم کا اور دوسرا عابد کا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ آدمی پر۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے زمین و آسمان والے حتیٰ کہ چیونٹی اپنے بل میں اور مچھلی سمندر میں لوگوں کو بھلائی سکھانے والے کیلئے دعائے رحمت کرتے ہیں۔

﴿ترمذی﴾

علماء وارث انبیاء ہیں:

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو کچھ زمین و آسمان میں ہے یہاں کہ دریا کی مچھلیاں بھی عالم کیلئے دعائے مغفرت کرتی ہیں اور عالم کو عابد پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسا کہ چودھویں رات کے چاند کو تمام ستاروں پر فضیلت حاصل ہے۔ اور علماء انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہیں اور انبیاء نے درہم و دینار کو وراثت میں نہیں چھوڑا، بلکہ انہوں نے علم کو وراثت میں چھوڑا ہے۔ پس جس شخص نے علم حاصل کر لیا ہے، اس نے اپنے پورے حصے کو لے لیا ہے۔

﴿ابوداؤ، ترمذی﴾

علم دین سکھانا:

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی کو علم دین سکھایا اور جو اس پر عمل کرے گا اس کیلئے اجر و ثواب ہوگا اور اس کی وجہ سے عمل کرنے والے کے اجر میں کوئی کمی نہ ہوگی۔

﴿ابن ماجہ﴾

فقیہ کا مقام:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک ''فقیہ'' شیطان پر ہزار عابدوں سے بھاری ہے۔

﴿ترمذی، ابن ماجہ﴾

علم سیکھنا اور سکھانا بہترین صدقہ ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بہترین صدقہ یہ ہے کہ مسلمان علم دین سیکھے پھر اپنے مسلمان بھائیوں کو سکھائے۔

﴿ابن ماجہ﴾

خیر کی بات سیکھے یا سکھائے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص میری مسجد میں صرف اس لیے آئے تا کہ خیر کی بات سیکھے یا سکھائے تو اس کا مرتبہ راہِ خدا کے مجاہد کی طرح ہے اور جو اس کے علاوہ دوسری غرض سے مسجد میں آئے تو اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو دوسروں کے سامان کی طرف دیکھتا ہے۔

﴿ابن ماجہ﴾

کامل حج کا ثواب:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مسجد میں صرف اس لیے جائے تا کہ خیر کی بات خود سیکھے یا سکھائے تو اس کیلئے کامل حج کے برابر اجر و ثواب ہے۔

﴿مسلم﴾

داعی ہدایت کی فضیلت

ہدایت اور برائی کی دعوت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے ہدایت کی طرف بلایا تو اس کے لیے اتنا ہی ثواب ہے جیسا کہ اس شخص کے لیے جو کہ اس کا اتباع کرے ان کے ثواب میں کچھ کمی نہیں کی جائے گی، اور جس شخص نے گمراہی کے طریقہ کی طرف دعوت دی تو اس کے لیے اتنا ہی گناہ ہے جتنا کہ ان لوگوں پر گناہ ہوگا جو اس کا اتباع کریں، انکے گناہوں میں سے کسی چیز کی کمی نہیں کی جائے گی۔

﴿مسلم﴾

خیر اور برائی کا راستہ:

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے خیر کا راستہ جاری کیا اور لوگوں نے اس کی اتباع کی تو اس کے لیے اس کا اجر و ثواب ہوگا اور جتنے لوگ اس کی اتباع کریں گے، ان کے اجر میں کمی کے بغیر ان کا اجر بھی اس کو ملے گا اور جس نے برائی کا راستہ نکالا اور لوگوں نے اس کی اتباع کی تو اس کو اس کا گناہ تو ہوگا ہی اور جتنے لوگ اس پر چلیں گے ان کے گناہ میں کمی کے بغیر ان کا گناہ بھی اس کو ہوگا۔

﴿مسلم﴾

سنت کو زندہ کرنا:

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جس نے میرے وصال کے بعد میری ایسی سنت کو زندہ کیا جو

کہ مٹا دی گئی تھی تو اس کو اس پر عمل کرنے والوں کا اجر ہوگا اور اس کی وجہ سے ان کے اجر میں کوئی کمی نہ ہوگی جس نے اللہ و رسولا کی مرضی کے خلاف کسی بدعت و گمراہی کو ایجاد کیا تو اس کو اس پر چلنے والوں کا گناہ ہوگا اور اس کی وجہ سے ان کے گناہ میں کوئی کمی نہ ہوگی۔

﴿ابن ماجہ، ترمذی﴾

مبلغ کیلئے رسول اللہ ﷺ کی دعا:

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے جس نے میری بات سنی اور دوسروں کو پہنچائی کیونکہ بعض پہنچانے والوں سے جس کو پہنچایا گیا وہ زیادہ فقیہہ ہوتے ہیں، اور بہت سے جاننے والے فقیہ نہیں ہوتے۔

﴿ابوداؤد، نسائی، ترمذی﴾

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے جس نے مجھ سے سنا اور جیسا سنا ویسا ہی (کسی کمی بیشی کے بغیر) لوگوں کو پہنچایا کیونکہ بعض وہ جن کو پہنچایا گیا وہ سننے والوں سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔

﴿ابن ماجہ، ترمذی﴾

بھلائی اور شر پھیلانے والے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں بعض لوگ خیر کی کنجیاں ہوتے ہیں اور شر اور برائی کو بند کرنے والے ہوتے ہیں اور بعض لوگ برائی کی کنجیاں ہوتے ہیں اور بھلائی کے تالے ہوتے ہیں، مبارک ہیں وہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ خیر کی کنجیاں بنا دے اور شر کو بند کرنے والے تالے بنا دے، اور بربادی ہے ان کے لیے جن کو اللہ تعالیٰ

برائی کی کنجیاں بنائے اور بھلائی بند کرنے والے بنائے۔

﴿ابن ماجہ﴾

خوش نصیب شخص:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک یہ خیر خزانے ہیں اور ان خزانوں کے لیے کنجیاں ہیں، خوش نصیب ہے وہ بندہ جس کو اللہ تعالیٰ خیر و بھلائی کا دروازہ کھولنے والا اور برائی کا دروازہ بند کرنے والا بنائے اور بربادی ہے اس بندہ کے لیے جس کو اللہ تعالیٰ برائی کا دروازہ کھولنے والا اور بھلائی کا دروازہ بند کرنے والا بنائے۔

﴿ابن ماجہ﴾

ذکر کی فضیلت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فَاذْكُرُوْا نِيْٓ اَذْكُرْكُمْ. ﴿سورۃ البقرہ﴾

ترجمہ: ''تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا۔'' (کنزالایمان)

تو میرا ذکر کر میں تیرا ذکر کروں گا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں بندہ کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا کہ وہ میرے ساتھ گمان رکھتا ہے اور جب وہ مجھے یاد کرے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ میرا ذکر مجمع میں کرتا ہے تو میں اس سے بہتر مجمع میں یعنی فرشتوں کے مجمع میں ذکر کرتا ہوں اور اگر بندہ میری طرف ایک بالشت آتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف آتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں دو ہاتھ آتا ہوں، اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا

ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں!

﴿بخاری، مسلم﴾

ذکر کی مجلس میں فرشتوں کی شرکت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فرشتوں کی ایک جماعت ہے جو سیر و سیاحت کرتے ہیں اور جہاں کہیں ان کو اللہ کا ذکر کرنے والے ملتے ہیں تو وہ آپس میں ایک دوسرے کو بلا کر جمع ہو جاتے ہیں اور ذکر کرنے والوں کے گرد آسمان تک جمع ہو جاتے ہیں، جب وہ مجلس ختم ہو جاتی ہے تو وہ آسمان پر جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے کہ تم کہاں سے آ رہے ہو حالانکہ وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے مگر پھر بھی دریافت فرماتا ہے، وہ عرض کرتے ہیں: تیرے بندوں کی فلاں جماعت کے پاس سے آئے ہیں، جو تیری تسبیح اور تکبیر اور تحمید اور تعریف میں مشغول تھے۔ فرماتا ہے کیا ان لوگوں نے مجھے دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں اے اللہ! انہوں نے تجھے نہیں دیکھا۔ فرماتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ عرض کرتے ہیں کہ اور بھی زیادہ تیرے ذکر میں مشغول ہو جاتے اور اس سے بھی زیادہ تیری تعریف اور تسبیح میں منہمک ہوتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ کیا چاہتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں وہ جنت چاہتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: دیکھا تو نہیں، فرماتا ہے اگر دیکھ لیتے تو کیا ہوتا؟ عرض کرتے ہیں کہ اس سے بھی زیادہ شوق اور تمنا اور اس کی طلب میں لگ جاتے۔ پھر فرماتا ہے کہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟ عرض کرتے ہیں جہنم سے پناہ مانگ رہے تھے۔ فرماتا ہے کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں نہیں دیکھا۔ فرماتا ہے اگر دیکھتے تو کیا ہوتا؟ عرض کرتے ہیں اور بھی زیادہ اس سے پناہ مانگتے اور بچنے کی کوشش کرتے۔ فرماتا ہے اچھا تم گواہ رہو کہ میں نے اہل مجلس کو بخش دیا۔ ایک فرشتہ عرض کرتا ہے مولیٰ کریم! فلاں شخص اس مجلس میں اتفاقاً اپنی کسی ضرورت سے آیا تھا وہ اس مجلس میں شریک نہیں تھا۔

حکم خداوندی ہوتا ہے کہ یہ جماعت ایسی بابرکت ہے کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم نہیں ہوتا، اس لیے اس کی بھی مغفرت کردی ہے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

مفرد لوگ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کا گذر مکہ کے ایک پہاڑ سے ہوا جس کو ''حمدان'' کہا جاتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چلو یہ حمدان ہے، مفرد لوگ سبقت لے گئے۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول ﷺ! مفرد لوگ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں۔

﴿مسلم﴾

ذاکرین پر اللہ کی رحمت:

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہم سے ہے کہ ہم نے حضور نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو جماعت اللہ کے ذکر میں مشغول ہو فرشتے اس جماعت کو چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں، اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور سکینہ ان پر نازل ہوتی ہے، اور اللہ تعالیٰ اپنی مجلس میں ان کا ذکر فخر سے کرتا ہے۔

﴿مسلم﴾

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ صحابہ کرام کی ایک جماعت کے پاس تشریف لے گئے اور دریافت فرمایا کہ کس وجہ سے تم لوگوں کو یہاں اکٹھے ہوئے ہو؟ عرض کیا اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے ہیں اور اس کی حمد و ثنا کر رہے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی دولت سے نوازا، یہ ہم پر اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی احسان ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم! کیا صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا: خدا کی قسم! صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کسی بدگمانی کی وجہ سے میں نے تم لوگوں کو قسم نہیں دی بلکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس ابھی

آئے اور انہوں نے اور یہ خبر سنائی کہ اللہ تم لوگوں کی وجہ سے فرشتوں پر فخر فرما رہا ہے۔

﴿مسلم، ترمذی﴾

ہر وقت زبان سے اللہ کا ذکر:

حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! شریعت کے احکام تو بہت سے ہیں مجھے کوئی ایسی چیز بتائیے جس پر میں عمل کروں اور مشغلہ بنالوں! حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو ہر وقت زبان سے اللہ کا ذکر کرتا رہے۔

﴿ابن ماجہ، ترمذی﴾

جہنم سے بچنے کا عمل:

حضرت مسلم بن حارث تمیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نماز مغرب کی فراغت کے بعد بات کرنے سے پہلے "اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ" سات مرتبہ پڑھ لیا کرو، اگر اس کے بعد اسی رات تمہاری موت واقع ہو جائے تو تم ان کلمات کی وجہ سے جہنم سے بچ جاؤ گے اور صبح کی نماز سے فارغ ہو کر یہی کلمات پڑھ لیے اور اسی دن تمہاری وفات ہو جائے تو تم ان کلمات کی وجہ سے جہنم سے محفوظ ہو جاؤ گے۔

﴿ابوداؤد﴾

جنت میں داخل ہونے کا عمل:

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے صبح شام مندرجہ ذیل کلمات پڑھے اور اسی رات یا دن میں اس کی وفات ہوگئی تو وہ جنت میں داخل ہوگا:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ.

ترجمہ: ''اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں مجھ کو تو نے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور جہاں تک مجھ سے بن پڑتا ہے تیرے ساتھ عہد (یوم میثاق والے) اور اپنے وعدے پر قائم ہوں جو برائیاں میں نے کیں ان کے برے نتائج سے تیری پناہ کا طالب ہوں اور جو نعمتیں تو نے مجھ پر فرمائیں ان سب کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے سب گناہوں کو بھی تسلیم کرتا ہوں پس اب تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا۔''

﴿ابوداؤ، نسائی﴾

عظیم کلمات:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس بندہ خدا نے مندرجہ ذیل کلمات پڑھے:

یَا رَبِّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا یَنْبَغِی لِجَلَالِ وَجْهِکَ وَعَظِیْمِ سُلْطَانِکَ.

تو دو فرشتوں کو ان کا اجر لکھنا مشکل ہو گیا کہ کتنا اجر لکھیں۔ یہ دونوں فرشتے آسمان پر چڑھے اور بارگاہ خداوندی میں عرض کی: اے ہمارے رب! تیرے بندے نے ایسے کلمات کہے ہیں کہ ہمیں معلوم نہیں آتا کہ ان کو کیسے لکھیں اللہ تعالیٰ بندے کے کہے ہوئے کلمات جاننے کے باوجود پوچھتا ہے کہ میرے بندے نے کیا کلمات کہے ہیں؟ فرشتے کلمات دہراتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کلمات کو میرے بندے نے جیسے کہے ہیں یہ ویسے ہی لکھ دو، میری ملاقات پر میں ہی اس کو ان کلمات کا بدلہ عطا کروں گا۔

﴿ابن ماجہ﴾

دعا اذان و اقامت کے دوران دعا قبول ہوتی ہے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اذان و اقامت کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم اس وقت کیا دعا مانگیں؟

آپ ﷺ فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں عافیت مانگو۔

﴿ترمذی﴾

بہترین دعا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے بہترین دعا جسے مومن بندہ اللہ رب العزت سے مانگے یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْمُعَافَاةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ.

ترجمہ: ''اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں عافیت مانگتا ہوں۔''

﴿ابن ماجہ﴾

اللہ کو محبوب دعا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب سے محبوب عافیت کی دعا ہے۔

﴿ترمذی﴾

خدا سے معافی اور عافیت کا سوال:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص بارگاہ نبوت ﷺ میں حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کون سی دعا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے رب سے دنیا و آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کر، پھر وہی شخص دوسرے دن آئے اور یہی سوال کیا۔ آپ ﷺ نے وہی جواب دیا پھر تیسرے دن بھی اس شخص نے یہی سوال کیا اور آپ ﷺ نے وہی جواب دیا اور پھر فرمایا: جب تجھے دنیا و آخرت میں معافی اور عافیت مل گئی تو تو کامیاب ہو گیا۔

﴿ابن ماجہ، ترمذی﴾

اللہ سے عافیت کا سوال کرو:

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے بارگاہ نبوت (ﷺ) میں عرض کیا: یا

رسول اللہ ﷺ! مجھے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا سکھایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگا کرو۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چند دنوں کے بعد میں نے پھر یہی سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا: اے عباس! اللہ کے رسول (ﷺ) کے چچا، دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کیا کرو۔

﴿ترمذی﴾

سمندر کی جھاگ کے برابر خطائیں معاف:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: زمین پر چلنے والا جب بھی کوئی شخص یہ کلمات کہتا ہے تو اس کی خطائیں معاف ہو جاتی ہیں چاہے سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

﴿ترمذی، نسائی﴾

اللہ کے پسندیدہ کلمات:

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں سے چار کلمات کو پسند کیا ہے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ. لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ. وَاللّٰهُ اَكْبَرُ.

جس نے "سُبْحَانَ اللّٰهِ" کہا اس کے لیے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور بیس گناہ معاف کیے جاتے ہیں ایسے ہی "اللّٰهُ اَكْبَرُ" اور "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" اور جس نے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ" کہا اس کے لیے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور تیس گناہ معاف کیے جاتے ہیں۔

﴿مسند امام احمد﴾

جنت میں درخت:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جس شخص نے ایک سو مرتبہ "سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَ بِحَمْدِهٖ" پڑھا، اس کیلئے جنت میں ایک درخت لگایا جائے گا۔

﴿نسائی﴾

نیکیاں ہی نیکیاں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک سو مرتبہ "سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهٖ" پڑھو جس شخص نے یہ کلمات ایک مرتبہ کہے اس کے لیے دس نیکیاں ہیں اور جو شخص دس دفعہ کہے اس کے لیے سو نیکیاں ہیں اور جو شخص سو بار یہ کلمات کہے اس کے لیے ایک ہزار نیکیاں لکھی جائیں اور جو شخص زیادہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ بھی زیادہ عطا فرمائے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا طالب ہے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دیتا ہے۔

﴿نسائی﴾

اسم اعظم:

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدَ الصَّمَدَ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَد.

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس بندے نے اللہ تعالیٰ سے اس کے اس اسم اعظم کے وسیلہ سے دعا کی ہے کہ جب اس کے وسیلہ سے دعا کی جائے تو وہ قبول ہو جاتی ہے اور سوال کیا جائے تو پورا کیا جاتا ہے۔

﴿ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ﴾

حضرت یونس علیہ السلام کی دعا:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے

ارشاد فرمایا کہ مچھلی والے (یعنی حضرت یونس علیہ السلام) کی دعا مچھلی کے پیٹ میں یہ تھی:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ.

جو مسلمان شخص اس کے وسیلہ سے کسی بھی معاملہ میں دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرماتا ہے۔

﴿نسائی﴾

اسم اعظم کے وسیلہ سے دعا قبول ہوتی ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص نے نماز پڑھنے کے بعد یہ دعا کی:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانَ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمَ.

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا سن کر فرمایا: اس نے اللہ کے اس اسم اعظم کے وسیلہ سے دعا کی ہے کہ جب اس کے واسطے سے دعا کی جائے تو ضرور قبول ہو اور سوال کیا جائے تو پورا کیا جاتا ہے۔

﴿ابوداؤد، نسائی﴾

تین مرتبہ جنت کا سوال:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت کہتی ہے کہ اے اللہ اس کو جنت میں داخل فرما دے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے جہنم سے تین مرتبہ پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے اے اللہ اس کو جہنم سے محفوظ رکھ۔

﴿ترمذی، ابن ماجہ، نسائی﴾

مصیبت زدہ کو دیکھ کر مصیبت سے محفوظ رہنے کی دعا:

حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی

مصیبت زدہ شخص کو دیکھ کر مندرجہ ذیل دعا پڑھے تو وہ اس مصیبت و بلا سے محفوظ رہے خواہ کوئی بھی مصیبت ہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلٰی بِہٖ وَ فَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلاً.

ترجمہ: ''تمام تعریفیں اللہ کے لیے جس نے مجھے عافیت دی اس بلا سے جس میں یہ مبتلا ہے اور اس نے اپنی بہت سی مخلوق پر مجھے برتری بخشی۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو کسی تکلیف و مصیبت میں مبتلا شخص کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے تو وہ اس تکلیف و مصیبت سے محفوظ رہے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَ فَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلاً.

﴿ترمذی﴾

فائدہ:

یہ دعا بہت ہی مجرب ہے۔ ناچیز نے اسکا کئی مرتبہ تجربہ کیا ہے۔ دعا کو دل میں پڑھے۔

﴿از مترجم محمد عبدالواحد قادری﴾

نیند میں گھبراہٹ اور اطمینان کیلئے دعا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو نیند میں گھبراہٹ ہو یا ڈر جائے اور مندرجہ ذیل کلمات پڑھ لے تو وہ ہر طرح کی اذیت سے محفوظ رہے گا۔

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ غَضَبِہٖ وَ عُقَابِہٖ وَ شَرِّ عِبَادِہٖ وَ مِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاِنْ یَّحْضُرُوْنَ.

ترجمہ: ''میں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کی پناہ لیتا ہوں اس کے غضب و غصہ سے اور اسکے عذاب سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیاطین کے وسوسوں سے اور اس سے کہ وہ (شیطان) میرے پاس آئیں۔''

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنے بالغ بچوں کو یہ کلمات پڑھنا سکھا دیتے اور نابالغ بچوں کے گلے میں ان کلمات کو لکھ کر تعویذ کے طور پر ڈال دیتے۔

﴿ابوداؤد، ترمذی﴾

بے خوابی اور نیند نہ آنے کی دعا:

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے خوابی اور سکون سے نیند نہ آنے کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم بستر پر لیٹو تو یہ دعا پڑھ لیا کرو:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَ رَبَّ الْاَرْضِیْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَ رَبَّ الشَّیَاطِیْنَ وَمَا اَضَلَّتْ کُنْ لِّیْ جَاراً مِّنْ شَرِّ خَلْقِکَ کُلِّھِمْ جَمِیْعاً اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِّنْھُمْ اَوْاَنْ یَّبْغٰی عَلَیَّ عَزَّجَارُکَ وَجَلَّ ثَنَاءُکَ وَلَآ اِلٰهَ غَیْرُکَ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ.

ترجمہ: ''اے ساتوں آسمانوں کے رب اور جن چیزوں پر انہوں نے سایہ ڈال رکھا ہے اور اے زمینوں کے رب اور جن چیزوں کو انہوں نے اٹھا رکھا ہے اور شیطانوں کے رب اور جو گمراہیاں انہوں نے پھیلائی ہیں تو اپنی ساری مخلوق کے شر سے میرے لیے محافظ ہو جا کہیں ان میں سے کوئی مجھ پر ظلم یا سرکشی کرنے لگے تیری حفاظت بڑی مضبوط اور تو بڑی ثنا والا ہے اور نہیں سوا تیرے کوئی معبود مگر تو ہی۔''

﴿ترمذی﴾

مسلمان کی غیر موجودگی میں اسکے حق میں دعا:

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مومن مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی غیر موجودگی کے وقت اس کے حق میں دعائے خیر کرتا ہے تو فرشتہ اس کی دعا پر کہتا ہے کہ تیرے لیے بھی ایسا ہی۔ (یعنی اللہ تجھے بھی خیر عطا کرے۔)

﴿مسلم﴾

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے جلدی قبول ہونے والی دعا مسلمان کا کسی مسلمان کی غیر موجودگی کے وقت اس کے حق میں دعائے خیر کرنا ہے۔

﴿ابوداؤد، ترمذی﴾

خدا سے ڈرو اور برائی کے بعد نیکی کرو:

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّئَاتِ.

یعنی ''بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔''

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ سے ڈرو جہاں کہیں تم ہو اور برائی کے بعد نیکی کرو، یہ برائی کو مٹا دیتی ہے اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔ ﴿ترمذی﴾

وہ اعمال جن کی بناء پر آدمی صابر وشاکر لکھا جاتا ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص میں یہ دو خصلتیں ہوں گی اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ صابر وشاکر لکھا جاتا ہے اور جس شخص میں یہ دو خصلتیں نہ ہوں گی تو اللہ تعالیٰ نہ تو اس کو صابر لکھے گا نہ شاکر۔

(۱) جو شخص اعمال دین میں اپنے سے اوپر والے کو دیکھے تاکہ اس کی اطاعت کرے اور دنیا کے بارے میں اپنے سے کمتر کی طرف دیکھے تاکہ اس پر جو فضیلت ہے اس کا شکر کرے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو صابر وشاکر لکھتا ہے۔ (۲) اور جو شخص اعمال دین میں اپنے کمتر کی طرف دیکھے اور دنیا کے بارے میں اپنے سے زیادہ مال والے کو دیکھے اور اپنی ناداری پر افسوس کرے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو نہ تو صابر لکھتا ہے اور نہ ہی شاکر۔

﴿ترمذی﴾

اپنے سے کمتر پر نظر رکھو:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دنیوی

امور میں اپنے سے کمزور پر نگاہ رکھواپنے سے اوپر والے کو نہ دیکھو تا کہ اللہ تعالیٰ کی جو نعمت تم پر ہے اس کی تحقیر نہ ہو۔

﴿مسلم﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی نگاہ اس پر جائے جس کو اللہ تعالیٰ نے تم سے مال و جمال میں فضیلت دی ہے تو اس کو چاہیے کہ اپنے سے نیچے والے پر بھی نگاہ رکھے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

حسن اخلاق کی فضیلت

حسن اخلاق کی وجہ سے درجات کی بلندی:

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یقیناً مؤمن بندہ حسن اخلاق کی وجہ سے روزہ دار اور تہجد گزار کے درجات کو پالیتا ہے۔ ﴿ابوداؤد﴾

حسن اخلاق کے برابر کوئی عمل نہیں:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بندہ مؤمن کے میزان اعمال میں حسن اخلاق کے برابر کوئی عمل وزنی نہیں، اور اللہ تعالیٰ فحش گو اور بدزبان پر غضب فرماتا ہے۔

﴿ابوداؤد، ترمذی﴾

دخول جنت اور جہنم کے اسباب:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کن اعمال کے ذریعہ سے لوگ کثرت سے جنت میں داخل ہوں گے؟ حضور نبی

کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کا تقویٰ اور حسن اخلاق۔ اور یہ بھی پوچھا گیا کہ کن اعمال کی وجہ سے جہنم میں کثرت سے لوگ داخل ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا منہ اور شرمگاہ کی وجہ سے۔ (یعنی بدکلامی، زبان درازی اور حرام فعل کرنا جہنم کے اسباب ہیں۔)

﴿ابن ماجہ، ترمذی﴾

افضل اور عقلمند شخص:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھا ایک انصاری آئے اور سلام کر کے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ایمان والوں میں سب سے افضل شخص کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھے اخلاق والا۔ پھر اس نے دریافت کیا اہل ایمان میں عقلمند کون ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کثرت سے موت کو یاد کرنے والا اور موت کے بعد کے لیے اچھے عمل کرنے والے عقلمند لوگ ہیں۔

﴿ابن ماجہ﴾

بعد موت کیلئے عمل:

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ عقلمند شخص ہے جو اپنے نفس کو قابو میں رکھے اور موت کے بعد کے لیے عمل کرے اور عاجز شخص وہ ہے جو خواہش نفس کی اتباع کرے اور اللہ تعالیٰ پر آرزو باندھے۔

﴿ابن ماجہ، ترمذی﴾

خاموشی کی فضیلت

فضول باتوں سے پرہیز:

حضرت ابوشریح الخزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے بھلائی کی بات کرے یا خاموش رہے۔

(یعنی فضول باتوں سے پرہیز کرے)

﴿بخاری، مسلم﴾

مسلمانوں میں افضل شخص:

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ مسلمانوں میں سب سے افضل شخص کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

خاموشی میں نجات ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے خاموشی اختیار کی اس نے نجات پائی۔

﴿ترمذی﴾

صبر کی فضیلت

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے کچھ لوگوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے سوال کیا آپ ﷺ نے انہیں عطا فرمایا، انہوں نے پھر سوال کیا آپ ﷺ نے پھر عطا کیا حتیٰ کہ آپ ﷺ کے پاس جو کچھ تھا وہ سب ختم ہوگیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جو کچھ ہوتا ہے وہ میں تم سے چھپا کر ذخیرہ نہیں کرتا جو شخص اللہ تعالیٰ سے غنا طلب کرتا ہے، اللہ اس کو غنی کرے گا اور جو شخص اللہ سے پاکدامنی مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پاکدامنی عطا کرتا ہے اور جو صبر طلب کرتا ہے اسے صبر کی توفیق دیتا اور بندہ کے صبر سے بڑھ کر بہتر اور وسیع چیز کوئی چیز نہیں دی گئی۔

﴿بخاری، مسلم﴾

بردباری اور وقار کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے وفد عبدالقیس کے سردار اشج کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کو محبوب ہیں۔ (۱) بردباری اور (۲) وقار۔

﴿بخاری، مسلم﴾

وقار اللہ کی طرف سے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وقار اللہ کی طرف سے ہے اور جلدی بازی شیطانی فعل ہے۔

﴿ترمذی﴾

صفات نبوت جزو:

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حسن اخلاق، سنجیدگی، وقار اور میانہ روی یہ صفات نبوت کے اجزاء میں سے چوبیس (۲۴) واں جزو ہیں۔

﴿ترمذی﴾

نرمی کی فضیلت

اللہ نرمی کو پسند کرتا ہے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
اے عائشہ رضی اللہ عنہا! اللہ تعالیٰ لطف اور نرمی کرنے والا ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے اور

نرمی کرنے پر بندوں کو جو دیتا ہے وہ سختی پر نہیں دیتا اور نرمی ہر چیز کو خوبصورت کر دیتی ہے اور جس سے نرمی سلب کر لی جاتی ہے تو وہ چیز بدصورت اور بھیانک ہو جاتی ہے۔

﴿مسلم﴾

نرمی سے محروم شخص:

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص نرمی سے محروم ہو گیا وہ ہر چیز (بھلائی و عافیت) سے محروم ہو گیا۔

﴿مسلم﴾

تحریر پر مٹی ڈالنا:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنی تحریر کو مٹی سے خشک کیا کرو، یہ زیادہ کامیابی کا ذریعہ ہے بے شک مٹی میں برکت ہے۔

﴿ترمذی، ابن ماجہ﴾

حدود اللہ قائم کرنے کی فضیلت

بارش سے زیادہ نفع بخش عمل:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حدود اللہ میں سے کسی حد کو قائم کرنا خدا کی زمین پر چالیس دن بارش سے زیادہ نفع بخش ہے۔

﴿ابن ماجہ﴾

حد قائم کرنا اہل زمین کیلئے بہتر ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: زمین پر اللہ کی حد کو جاری کرنا یہ اہل زمین کیلئے چالیس دن کی بارش سے زیادہ اچھا ہے۔

﴿ابن ماجہ، نسائی﴾

غرباء کی صفات وفضیلت

اسلام اجنبیت میں شروع ہوا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسلام اجنبیت میں شروع ہوا اور بہت جلد پھر یہ اجنبی ہو جائے گا۔ پس اجنبیت میں اسلام پر چلنے والے خوش نصیب ہیں۔ ﴿مسلم﴾

اسلام بہت جلد اجنبی ہوگا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیشک اسلام غربت میں شروع ہوا اور بہت جلد اجنبی ہو جائے گا جیسا کہ شروع ایام میں تھا۔ ﴿مسلم﴾

غرباء کون ہیں:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسلام اجنبیت میں شروع ہوا، اور یہ پھر اجنبی ہو جائے گا۔ اجنبیت میں اسلام پر چلنے والوں کے لیے اجنبیت ہے۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ غرباء سے مراد کون لوگ ہیں؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ غریب واجنبی جسے اس کے خاندان اور قبیلہ والوں نے نکال دیا ہو۔ ﴿ابن ماجہ، ترمذی﴾

سنت کی اصلاح کرنا:

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیشک دین اجنبیت میں شروع ہوا اور پھر یہ اجنبی ہو جائے گا۔ مبارک کے مستحق ہیں وہ لوگ جو میرے بعد میری سنت میں پیدا ہونے والی خرابیوں کی اصلاح کریں گے۔ ﴿ترمذی﴾

باکمال لوگ:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تھوڑا دکھاوا بھی شرک ہے جس نے اللہ کے ولی سے دشمنی کی تو اللہ تعالیٰ اس سے اعلان جنگ کرتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ متقی، نیک اور اپنے احوال پوشیدہ رکھنے والے لوگوں سے محبت کرتا ہے وہ ایسے لوگ ہیں کہ وہ غائب ہو جائیں تو کوئی انہیں تلاش نہ کرے مجلس میں آئیں تو نہ کوئی ان کی افزائی نہ کرے نہ کوئی پہچانے ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں یہ لوگ ہر تاریکی میں سلامتی سے نکل جاتے ہیں۔ ﴿ابن ماجہ﴾

دنیا سے بے رغبتی کی فضیلت

اللہ کا بندے سے خطاب:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے انسان! تو میری عبادت کے لیے فارغ ہو جا، میں تیرے سینہ کو غنا سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کو ختم کر دوں گا اگر تو ایسا نہ کرے گا تو میں تیرے ہاتھ مشاغل سے بھر دوں گا اور تیرے فقر کو دور نہ کروں گا۔ ﴿ترمذی﴾

دنیا اور آخرت کا فکر:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو آخرت کا فکر و غم ہو، اللہ تعالیٰ اس کے دل کو غنا سے بھر دے گا اور اس کے متفرق کاموں کو جمع کر دے گا اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس آئے گی اور جس شخص کو دنیا کی فکر ہو تو اللہ تعالیٰ ہمیشہ فقر کو اس کے سامنے کر دیتا ہے اور اس کے معاملات کو منتشر کر دیتا ہے اور مقدر سے زیادہ دنیا نہیں ملتی۔ ﴿ترمذی﴾

لوگوں کے پاس جو ہے اس سے مایوس ہو جا:

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے سکھایئے اور مختصر بتا دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب بھی تو نماز کیلئے کھڑا ہو تو یہ خیال کر کہ یہ زندگی کی آخری نماز ہے اور زبان سے ایسی بات نہ کر کہ جسکی معذرت کرنی پڑے اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے مایوس ہو جا۔

﴿ابن ماجہ﴾

خدا اور مخلوق کا محبوب بننے کا عمل:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص بارگاہ نبوت میں آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے کہ جسکے کرنے پر خدا اور مخلوق دونوں مجھ سے محبت کرنے لگیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دنیا سے بے رغبتی اختیار کر اللہ کا محبوب بن جائیگا اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے نظر ہٹا لے لوگ تجھ سے محبت کرینگے۔

﴿ابن ماجہ﴾

متقی انسان کیسے بنتا ہے:

حضرت عطیہ اسعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ آدمی اس وقت تک متقی نہیں ہو سکتا جب تک کہ غیر مشکوک کو بھی مشتبہ کے ڈر سے ترک کر دے۔

﴿ابن ماجہ، ترمذی﴾

پرہیزگاری اور قناعت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! پرہیزگاری اختیار کر، سب سے زیادہ عابد ہو جائے گا اور قناعت اختیار کر، شکر گزار ہو جائے گا اور جو بات اپنے لیے پسند کرے وہ لوگوں کے لیے پسند کر مؤمن ہو جائے گا اور پڑوسیوں سے اچھا سلوک کر مسلمان ہو جائے گا کم ہنسا کر کیونکہ زیادہ ہنسی سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔ ﴿ابن ماجہ﴾

رحمت خداوندی

رحمت کے سو حصے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سو حصے ہیں ان میں سے ایک حصہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اتارا ہے جس سے انسان، جنات، جانور اور حشرات الارض وغیرہ ایک دوسرے سے مہربانی اور رحمت کا معاملہ کرتے ہیں اسی حصہ سے وحشی جانور بھی اپنے بچے پر مہربانی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے رحمت کے ننانوے حصے اپنے پاس رکھے ہیں جس سے وہ یوم قیامت اپنے بندوں پر رحم کرے گا۔ ﴿بخاری﴾

وسیع رحمت:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو پیدا فرمایا اس دن رحمت کے سو حصے بنائے اس میں سے ہر حصہ اتنا وسیع ہے کہ زمین و آسمان کو گھیر لے اس میں سے ایک حصہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر اتارا اسی سے ماں اپنے بچے سے پیار کرتی ہے اور اسی سے درندے پرندے اپنے بچوں سے محبت اور رحمت کا معاملہ کرتے ہیں یوم قیامت اللہ تعالیٰ یہ حصہ بھی اپنے پاس لے کر سو حصہ مکمل فرمائے گا۔ ﴿مسلم﴾

اللہ ماں سے بھی زیادہ پیار کرتا ہے:

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے اس میں ایک عورت بھی تھی جس کا سینہ دودھ سے بھرا ہوا تھا کہ اچانک اس نے قیدیوں میں ایک بچہ پایا تو اسے لے کر سینہ سے چمٹا لیا اور دودھ پلانا شروع کر دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے کیا یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں

ڈال سکتی ہے؟ ہم نے عرض کیا قدرت کے باوجود بھی ہرگز نہیں ڈال سکتی، آپ نے فرمایا اللہ اس سے زیادہ بندوں پر رحیم ہے جتنا کہ یہ عورت اپنے بچے پر رحیم ہے۔

﴿بخاری، مسلم﴾

رحمت سے ستر ہزار بلا حساب جنت میں داخل:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے خدا نے مجھے وعدہ کیا ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار بلا حساب و کتاب جنت میں داخل کریگا اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار داخل کریگا۔ یہ اسکی رحمت کا بہت تھوڑا سا حصہ ہے۔

﴿ابن ماجہ، ترمذی﴾

اللہ رحم الرحمین ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک غزوہ میں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، ایک قوم پر ہمارا گزر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے کہا ہم مسلمان ہیں۔ اور ایک عورت کو دیکھا کہ وہ تنور کو جلا رہی ہے اور اسکے ساتھ اس کا بچہ بھی ہے جب تنور کے شعلے بھڑکتے تو وہ عورت اس بچہ کو لے کر دور ہٹ جاتی پھر بارگاہ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم میں آ کر عرض کیا آپ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں! اس نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا اللہ ارحم الراحمین نہیں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں۔ اس نے عرض کیا: کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ماں کے اپنے بچہ پر رحم سے زیادہ رحیم نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں؟ اس نے عرض کیا: ماں ہرگز اپنے بچہ کو آگ میں نہیں ڈال سکتی۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سرنگوں ہو کر رونے لگے، تھوڑی دیر بعد اس کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے صرف سرکش کو عذاب دے گا جو اللہ تعالیٰ پر سرکشی کرے اور کلمہ توحید کے اقرار سے انکار کرے۔

﴿ابن ماجہ﴾

ضمیمہ

معجزات سرور کونین ﷺ

حافظہ قوی ہو گیا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ ایک دن ہمیں حدیث بیان فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: کون ہے جو اپنا کپڑا بچھائے اور میں اس میں اپنی حدیث رکھوں اور وہ اسے اپنے سینے سے لگا لے تو میں نے اپنا دامن پھیلا دیا۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے ہمارے سامنے حدیث بیان فرمائی اور میں نے اسے اپنے سے چمٹا لیا تو خدا کی قسم! حضور نبی کریم ﷺ نے جو حدیث میں نے سنی میں اسے بالکل نہ بھولا۔ ﴿بخاری، مسلم﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ سے بہت سی حدیثیں سنا کرتا ہوں، مگر میں انہیں بھول جاتا ہوں۔ فرمایا: چادر پھیلاؤ تو میں نے اپنی چادر پھیلا دی، پھر حضور نبی کریم ﷺ نے لپ بھر کر اس میں ڈالا اور فرمایا اس کے چاروں کونے ملا کر اپنے سینے سے چمٹا لو تو اس کے بعد کوئی حدیث نہ بھولا۔ ﴿بخاری﴾

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے سینے پر دست نبوت کا فیضان:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے بھیج رہے ہیں حالانکہ میں جوان ہوں اور کس طرح لوگوں کے درمیان مقدمات کا فیصلہ کروں گا اور میں جانتا بھی نہیں کہ قضا کیا ہے تو حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے

سینے پر رکھا اور دعا کی کہ اے رب العالمین! ان کے دل کو ہدایت عطا فرما اور ان کی زبان کو مستحکم بنا، تو قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ کو پھاڑا، دو فریقوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں مجھے ذرہ بھر تذبذب نہ ہوا۔ ﴿حاکم، بیہقی﴾

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے قوم شیوخ کی طرف بھیج رہے ہیں مجھے اندیشہ ہے کہ میں صحیح فیصلہ نہ کرسکوں۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری زبان کو مضبوط رکھے گا اور تمہارے دل کی رہنمائی کریگا۔ ﴿ابن سعد﴾

بدکلامی سے محفوظ:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک عورت تھی جو مردوں کے ساتھ فحش کلامی کرتی تھی اور بڑی بدزبان تھی۔ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئی، آپ ثرید تناول فرمارہے تھے۔ اس نے حضور نبی کریم ﷺ سے مانگا، آپ نے اسے دیا۔ اس نے کہا: مجھے وہ لقمہ عنایت فرمائیے جو آپ کے دہن اقدس میں ہے تو حضور نبی کریم ﷺ نے اسے اپنا لقمہ عطا فرمایا اور اس نے اسے کھالیا تو وہ اتنی حیادار ہوئی کہ مرنے کے وقت تک کسی سے بدکلامی نہ کی۔ ﴿طبرانی﴾

میں سب کے ساتھ ہوں:

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ بنی اسلم کے لوگوں کے پاس تشریف لائے تو وہ باہم تیراندازی کر رہے تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ملاحظہ کرکے فرمایا: یہ کھیل اچھا ہے، تم تیراندازی کی مشق کرو اور میں حضرت ابن اکوع (رضی اللہ عنہ) کا رفیق ہوں، اس پر لوگوں نے اپنے ہاتھ روک لیے اور عرض کرنے لگے: خدا کی قسم! ہم تیراندازی نہیں کریں گے جب تک تیراندازی میں آپ ان کے ساتھ ہیں۔ اس لیے کہ آپ ہم پر غالب ہی رہیں گے۔ فرمایا: تیراندازی کرو، میں تم سب کے ساتھ ہوں، تو وہ لوگ دن بھر تیراندازی کرتے رہے، جب جدا ہوئے تو

سب مساوی تھے، کسی کو کسی پر فوقیت نہ تھی۔ ﴿بیہقی﴾

آسیب ختم ہو گیا اور علاج آسیب:

حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے دربار میں حاضر تھا کہ ایک اعرابی نے آ کر عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرا ایک بھائی ہے، اسے ایک تکلیف ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے کیا تکلیف ہے؟ اس نے کہا: آسیب کا اثر ہے۔ فرمایا: اسے میرے پاس لے آؤ تو وہ اسے لے کر آیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سامنے اسے بٹھا دیا تو حضور نبی کریم ﷺ نے اس پر سورۂ فاتحہ، سورۂ بقرہ کی چار آیتیں اور یہ دو آیتیں "وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ" اور آیۃ الکرسی اور سورۂ اعراف کی یہ آیہ کریمہ "اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ" اور سورۂ مومنین کا آخر "فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ" اور سورۂ جن کی ایک آیت "وَاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا" اور سورۂ صافات کی دس آیتیں اور سورۂ حشر کی آخری تین آیتیں اور "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" اور معوذ تین پڑھ کر دم کیا۔ وہ شخص اس طرح کھڑا ہو گیا جیسے اسے کبھی کوئی شکایت ہی نہیں تھی۔ ﴿حاکم﴾

ابو امامہ بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے انصار صحابہ کی ایک جماعت نے حضور نبی کریم ﷺ سے آ کر عرض کیا کہ ایک شخص نصف شب کو نماز کیلئے کھڑا ہوا اور اس نے ایک سورہ پڑھنے کا قصد کیا جو کہ اسے یاد تھی مگر وہ اس کے پڑھنے پر قادر نہ ہوا صرف "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھ سکا، اس رات یہ واقعہ آپ کے بہت سے صحابہ کو پیش آیا، جب انہوں نے صبح کی تو صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اس سورۃ کے بارے میں پوچھا، آپ ایک ساعت خاموش رہے اور ان کی طرف بالکل رجوع نہ فرمایا پھر فرمایا: سورۃ آج رات منسوخ کر دی گئی ہے۔ ان سب کے سینوں میں سے بھی اور ہر اس جگہ سے جہاں وہ لکھی ہوئی تھی۔

(بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: دلائل نبوت میں سے یہ بات ظاہر دلیل ہے۔)

﴿بیہقی﴾

انواع جمادات میں معجزات کا ظہور

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ تنہا تشریف فرما تھے، پھر میں آیا اور میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھ گیا۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور وہ سلام کر کے بیٹھ گئے پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آئے پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے۔

رسول اللہ ﷺ کے سامنے کنکریاں تھیں، آپ نے ان کو اٹھا کر ہتھیلی پر رکھا تو وہ تسبیح کرنے لگیں حتی کہ ہم نے ان کی آواز ایسی سنی جیسے شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے۔ اس کے بعد آپ نے ان کو رکھ دیا تو وہ خاموش ہوگئیں۔ پھر آپ نے اٹھا کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رکھ دیا، وہ تسبیح کرنے لگی حتی کہ ہم نے ان کی آواز سنی جیسے کہ مکھیوں کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے پھر آپ نے ان کو رکھ دیا اور وہ خاموش ہوگئیں، اسکے بعد حضور نبی کریم ﷺ نے ان کو اٹھا کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں میں رکھ دیا اور وہ تسبیح کرے لگیں حتی کہ ہم نے مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی مانند ان کی آواز سنی۔ پھر انہوں نے رکھ دیا اور وہ خاموش ہوگئیں، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ نبوت کی خلافت کی شہادت ہے۔ ﴿بزار، طبرانی اوسط، ابونعیم، بیہقی﴾

کنکریوں کا دست اقدس میں تسبیح پڑھنا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے دست مبارک میں کنکریاں لیں اور وہ تسبیح کرنے لگیں، یہاں تک کہ ہم نے ان کی تسبیح کی، آواز سنی۔ پھر آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں پلٹ دیں تو وہ تسبیح کر رہی تھیں اور ہم ان کی تسبیح کی آواز سن رہے تھے، پھر انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پلٹ دیں اور وہ برابر تسبیح کر رہی تھیں اور ہم نے تسبیح کی آواز سنی پھر انہوں نے حضرت عثمان

ﷺ کے ہاتھ میں پلٹ دیں تو وہ برابر تسبیح کر رہی تھیں اور ہم نے ان کی تسبیح کی آواز سنی پھر وہ یکے بعد دیگرے ہمارے ہاتھوں میں آئیں تو ان کنکریوں میں سے کوئی تسبیح نہ کر رہی تھی۔ ﴿ابن عساکر﴾

سنگریزوں کی شہادت:

سدی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ شاہان حضرموت، رسول اللہ ﷺ کے دربار عالی میں آئے۔ ان میں اشعث بن قیس بھی تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے آپ سے ایک بات مخفی رکھی ہے۔ آپ بتائیے: وہ کیا بات ہے؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! ایسی باتیں تو کاہن لوگ بھی کرتے ہیں حالانکہ کاہن اور ان کی کہانت دونوں دوزخ میں جائیں گے، اس پر انہوں نے کہا پھر ہم کیسے جانے کہ آپ واقعی اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے دست اقدس میں سنگریزے لیے اور فرمایا یہ شہادت دیں گے کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو وہ سنگریزے آپ کے دست اقدس میں تسبیح کرنے لگے، ان سب نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ یقیناً آپ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ ﴿ابو نعیم﴾

کھانے کا تسبیح پڑھنا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ثرید کھانا لایا گیا۔ آپ نے فرمایا: یہ کھانا تسبیح کر رہا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ ان کی تسبیح سمجھ رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا کہ اس پیالے کو فلاں شخص کے قریب کر دو تو اس نے ان کے قریب کر دیا۔ اس نے عرض کیا: ہاں! یا رسول اللہ ﷺ، یہ کھانا تسبیح کر رہا ہے، اس کے بعد دوسرے کے پھر تیسرے کے قریب لایا گیا، انہوں نے بھی یہی کیا۔ اس کے بعد حضور نبی کریم ﷺ نے اس پیالے کو واپس کر دیا۔ اس وقت ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کاش آپ تمام لوگوں کو سنانے کا حکم فرماتے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر وہ کسی کے ہاتھ میں خاموش ہوجاتا تو لوگ کہتے یہ اس کے گناہ کی بدولت ہوا ہے اسے واپس کردو تو اس نے واپس کردیا۔ ﴿ابوالشیخ کتاب العظمہ﴾

حضرت خیثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ اور حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ دونوں ایک برتن میں کھا رہے تھے، اچانک برتن کا کھانا تسبیح کرنے لگا۔ ﴿بیہقی، ابونعیم﴾

استن حنانہ کا فراق رسول ﷺ میں رونا:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ کھجور کا تنہ جس سے رسول اللہ ﷺ کھڑے ہونے میں ٹیک لگایا کرتے تھے جب آپ کیلئے منبر بنایا گیا تو ہم نے کھجور کے اس ستون سے حاملہ اونٹنی پر بوجھ لادنے سے جو وہ اونٹنی فریاد کرتی ہے ایسی ہم نے اس سے فریاد کی آواز سنی حتی کہ نبی کریم ﷺ منبر شریف سے اترے اور اپنا دست اقدس اس پر رکھا اور وہ خاموش ہوا۔ ﴿بخاری﴾

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کھجور کے ایک ستون سے ٹیک لگایا کرتے تھے۔ آپ کیلئے صحابہ نے منبر بنایا تو جمعۃ المبارک کے دن حضور نبی کریم ﷺ منبر پر تشریف لائے، اس وقت وہ ستون بچوں کی طرح رونے کی مانند فریاد کرنے لگا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اترے اور اسے سینہ سے لگایا اور وہ ستون اس طرح رونے لگا جس طرح بچہ روتا ہے اور ٹھہر جاتا ہے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ ستون اس لیے روتا ہے کہ اس کے پاس جو ذکر ہوتا تھا وہ اسے سنا کرتا تھا۔ ﴿بخاری﴾

عبداللہ بن بریدہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ! کھجور کے تنہ کے پاس خطبہ دیا کرتے تھے پھر آپ نے منبر کو اختیار فرمایا، جب حضور نبی کریم ﷺ نے اس ستون کو چھوڑ کر اس منبر کا قصد کیا جو بنایا گیا تھا تو وہ ستون فریاد کرنے لگا اور رونے لگا، جس طرح کہ اونٹنی روتی ہے، تو نبی کریم ﷺ واپس تشریف لائے اور اپنا دست اقدس اس پر رکھا اور فرمایا اگر تو چاہے تو میں تجھے

اس جگہ بودوں جہاں تو پہلے تھا اورتو ویسا ہی درخت بن جائے جیسا کہ پہلے تھا، یا اگر تو چاہے تو میں تجھے جنت میں بودوں اور تو جنت کی نہروں اور اس کے چشموں سے پانی پیئے اور تیرا اگنا اچھا ہے تاکہ تو پھل دے اور تیرے پھل کو اولیاء اللہ کھائیں تو نبی کریم ﷺ سے کسی نے پوچھا تو آپ نے فرمایا: اس نے جنت میں بوئے جانے کو پسند کیا ہے۔

(اسے طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے ''اوسط'' میں اور ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی مثل بطریق عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

﴿دارمی﴾

حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کھجور کے تنہ کے پاس خطبہ دیا کرتے تھے پھر آپ کیلئے منبر بنایا گیا، جب حضور نبی کریم ﷺ نے منبر پر قیام فرمایا تو وہ ستون رونے لگا، آپ نے اس سے فرمایا: صبر کر، میں تجھے جنت میں اگا نے دیتا ہوں اور تیرے پھل صالحین کھائیں گے اور اگر تو چاہے تو میں تجھے سرسبز کھجور کا درخت بنا دوں جیسا کہ تو پہلے تھا مگر اس نے دنیا پر آخرت کو ترجیح دی۔ ﴿بغوی، ابونعیم، ابن عساکر﴾

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کھجور کے تنہ کے پاس خطبہ دیا کرتے تھے۔ پھر آپ کیلئے منبر بنایا گیا جب آپ منبر پر کھڑے ہوئے تو وہ تنہ رونے لگا جس طرح اونٹنی اپنے بچہ کی طرف بلبلاتی اور روتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ منبر شریف سے اتر کر اس کے پاس آئے اور سینہ سے لپٹا کر تسلی دی۔ ﴿ابن ابی شیبہ، دارمی، ابونعیم﴾

حضرت ابن عمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ تنہ کے پاس خطبہ دیا کرتے تھے جب منبر بنا تو آپ نے اس کی طرف رخ فرمایا، اس وقت وہ تنہ رونے لگا۔ نبی کریم ﷺ اسکے پاس آئے اور اپنا دست اقدس پھیر کر اسے تسلی دی۔ ﴿بخاری﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ستون کے پاس خطبہ دیا

کرتے تھے، اس وقت تک منبر نہ بنا تھا پھر جب منبر بنا اور آپ نے پر خطبہ دیا تو وہ ستون رونے لگا، نبی کریم ﷺ اس کے پاس آئے اور اسے لپٹا کر تسلی دی اگر نبی کریم ﷺ اسے نہ لپٹاتے تو وہ قیامت تک یونہی روتا رہتا۔ ﴿احمد، ابن سعد، دارمی، ابن ماجہ، ابونعیم، بیہقی﴾

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ستون کے پاس کھڑے ہوا کرتے تھے جب منبر بنا تو آپ نے اس پر جلوس فرمایا تو وہ ستون اس طرح رونے لگا جیسے بیل روتا ہے یہاں تک کہ اس کے رونے سے مسجد ہلنے لگی۔ رسول اللہ ﷺ منبر شریف سے اترے اور اسے چپٹایا اور تسلی دی۔ فرمایا قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضے میں میری جان ہے اگر میں اسے نہ چمٹاتا تو قیامت تک وہ مجھ سے جدائی کے فراق میں اس طرح روتا رہتا۔ ﴿دارمی، ترمذی، ابویعلیٰ، بیہقی، ابونعیم﴾

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک چوب کے پاس کھڑے ہوا کرتے تھے، جب منبر بنا تو وہ چوب رونے لگی اور لوگ اس کے پاس آ کر اس کے پہلو میں کھڑے ہو گئے اور اس کے رونے سے ایسی رقت طاری ہوئی کہ تمام لوگ رونے لگے۔ رسول اللہ ﷺ اتر کر اس کے پاس آئے اور اپنا دست اقدس اس پر رکھ کر اسے تسلی دی تو وہ خاموش ہوئی۔ ﴿ابن سعد، ابن راہویہ المسند، بیہقی﴾

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک چوب تھی جب آپ خطبہ دیتے تو اس سے ٹیک لگایا کرتے تھے پھر آپ کیلئے منبر تیار ہوا، جب اس چوب نے آپ کو نہ پایا تو وہ بیل کی مانند رونے لگی یہاں تک کہ اس کے رونے کی آواز اہل مسجد نے سنی اور رسول اللہ ﷺ اس کے پاس آئے، آپ نے اسے چپٹایا تو وہ خاموش ہوئی۔ ﴿بیہقی، ابونعیم﴾

حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ ستون کے پاس خطبہ دیا کرتے تھے پھر آپ کیلئے منبر تیار ہوا، جب حضور نبی کریم ﷺ اس ستون سے آگے بڑھ کر منبر پر تشریف لے گئے تو وہ فریاد کرنے لگا یہاں تک کہ

پھٹ کر شق ہو گیا اور حضور نبی کریم ﷺ منبر سے اتر کر آئے اور اپنا دست اقدس پھیرا تو وہ خاموش ہوا۔ ﴿دارمی، ابن ماجہ، ابن سعد، ابویعلی، ابونعیم، بیہقی﴾

حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ مسجد نبوی میں جب خطبہ دیتے تو اپنی کمر شریف کو ستون سے ٹیک لگاتے تھے، جب آپ کیلئے منبر بنا اور آپ نے اس پر جلوس فرمایا تو وہ ستون بیل کی مانند رونے لگا، آپ اس کے پاس تشریف لائے اور اسے چپٹایا تو وہ خاموش ہوا اور فرمایا: لوگو! اسے ملامت نہ کرو کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ نے جس چیز کو بھی چھوڑا ہے وہ آپ کے فراق میں غمگین ہوئی ہے۔ ﴿زبیر بن بکار اخبار مدینہ﴾

ستون کے رونے کا معجزہ:

ابوحاتم رازی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عمرو بن سواد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ مجھ سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو جو عطا فرمایا وہ سب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو عطا فرمایا ہے، میں نے ان سے عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مردے زندہ کرنے کا معجزہ عطا فرمایا، اس پر انہوں نے جواب میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو ستون کے رونے کا مرتبہ عطا فرمایا تھا اور یہ معجزہ مرتبہ میں اس سے زیادہ بڑا ہے۔ ﴿بیہقی﴾

نبی کریم ﷺ کی دعا پر در و دیوار کا آمین کہنا:

حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کل صبح تم اور تمہارے فرزند اپنے گھر سے کہیں نہ جائیں جب تک کہ میں تم لوگوں کے پاس نہ آجاؤں کیونکہ مجھے تم سے ایک کام ہے تو جب صبح ہوئی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان کے یہاں تشریف لائے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: تم سب مل کر بیٹھ جاؤ حتی کہ جب وہ سب بیٹھ گئے تو حضور نبی کریم ﷺ نے ان سب پر اپنی چادر شریف ڈالی اور دعا کی کہ اے رب! یہ میرے چچا

بمنزلہ میرے باپ کے ہیں اور یہ ان کے گھر والے ہیں تو ان سب کو دوزخ کی آگ سے اس طرح چھپالے جس طرح میں نے ان سب کو اپنی چادر سے ڈھانپا ہے تو دروازے کی چوکھٹ اور گھر کے درودیوار سے آمین آمین آمین کی آوازیں آئی۔ ﴿بیہقی، ابونعیم﴾

حضرت عبداللہ بن غسیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔آپ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے یہاں تشریف لے گئے، آپ نے فرمایا: اپنے بیٹوں کو میرے ہمراہ کر دو اور وہ سب حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہو گئے پھر آپ نے گھر کے اندر لے جا کر ان سب پر اپنی چادر شریف ڈالی اور دعا کی:

''اے خدا! یہ میرے اہل بیت اور میری عترت ہیں، ان کو دوزخ کی آگ سے اس طرح چھپالے جس طرح میں نے ان کو اس چادر میں چھپالیا ہے۔
راوی نے کہا گھر میں کوئی دیوار و در باقی نہ تھا جس نے آمین نہ کہی ہو۔''

﴿ابونعیم﴾

پہاڑ کا حرکت کرنا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ احد پہاڑ یا کوہ حراء پر چڑھے آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر اور حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہم تھے، اس وقت پہاڑ ہلنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا قدم اقدس مار کر فرمایا: ٹھہرا رہ تجھ پر نبی، صدیق اور دو شہید ہیں۔ ﴿بخاری، مسلم﴾

ابویعلی و بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کی ہے۔ اس میں صرف کوہ احد کا ذکر ہے اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اس کی مثل روایت کی اور اس میں حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بھی مذکور ہیں اور آپ نے فرمایا: ٹھہرا رہ، تجھ پر نبی یا صدیق یا شہید کے سوا کوئی نہیں ہے اور اسے امام احمد نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے صرف لفظ حرا کے ساتھ روایت کیا۔

☆☆☆ختم شدہ☆☆☆